خاص نمبر
ٹارزن اور کوہ قاف کا طلسم

بچوں کے لئے ٹارزن کی انتہائی دلچسپ کہانی

خاص نمبر

ٹارزن اور کوہ قاف کا طلسم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

ذہین ساتھیو۔

السلام علیکم۔

میرا نیا ناول ''ٹارزن اور کوہ قاف کا طلسم'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ سابقہ ناولوں کی طرح یہ ناول بھی یقیناً آپ کو پسند آئے گا جو نئے اور انتہائی انوکھے انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں۔

حیدر آباد سے محمد اسماعیل اور ان کے دوست لکھتے ہیں۔ آپ کے بچوں کے ناول ہمیں بے حد پسند ہیں۔ آپ عمرو عیار، ٹارزن اور شیخ چلی کے ساتھ ساتھ کالے شہزادے کے جو ناول لکھتے ہیں وہ انتہائی دلچسپ ہوتے ہیں۔ اس کے لئے آپ ہماری طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

محمد اسماعیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ میں یہ ناول آپ جیسے دوستوں کی فرمائش پر ہی لکھتا ہوں۔ میرے لکھے ہوئے ناولوں کو جس طرح آپ سراہتے ہیں اور انہیں پذیرائی بخشتے ہیں یہ میرے لئے باعث فخر اور مسرت کی بات ہے۔ دعا کرتے رہا کریں تاکہ میں اس سے بڑھ کر اور عمدہ ناول آپ کے لئے تحریر کر سکوں۔ امید

ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چکوال سے حامد علی اور ان کے دوست لکھتے ہیں۔ ہم نے آپ کے تمام ناول پڑھے ہیں۔ بچوں کے ناولوں کے ساتھ ساتھ آپ عمران سیریز جیسے لازوال کرداروں پر جو طبع آزمائی کر رہے ہیں وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کے عمران سیریز کے ناول بھی اس معیار کے حامل ہیں کہ ہم بے دھڑک انہیں پڑھ سکتے ہیں کیونکہ یہ ناول بھی ہر قسم کی فضولیات اور لغوات سے پاک ہوتے ہیں۔ امید ہے آپ اسی طرح ہمارے لئے بہتر سے بہتر ناول لکھتے رہیں گے۔

حامد علی صاحب۔ آپ کا اور آپ کے دوستوں کا شکریہ جو میرے ناول پڑھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ عمران سیریز میں، میں ہر قسم کی احتیاط برتتا ہوں تاکہ ہر عمر کے دوست ناول پڑھ سکیں اور انہیں کسی ناگواریت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

ٹارزن اپنی جھونپڑی میں بیٹھا منکو کے ساتھ صبح کا ناشتہ کر رہا تھا۔ منکو اس کے لئے جنگل سے بے شمار پھل، ناریل اور شہد لے آیا تھا۔ منکو اس کے لئے پھل لینے گیا تو ٹارزن اس دوران جا کر جھیل میں نہا آیا تھا۔ جب تک منکو پھل لے کر واپس آتا ٹارزن جھونپڑی کے باہر ایک چٹان پر بیٹھا دھوپ سینکتا رہا اور پھر جب منکو پھل لے آیا تو وہ جھونپڑی میں آ گیا اور پھر وہ دونوں ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ دونوں کی عادت تھی کہ ناشتے کے دوران وہ خاموش رہتے تھے۔

''سردار۔ سردار ٹارزن''۔ ابھی وہ ناشتہ کر رہے تھے کہ انہیں باہر سے ایک پرندے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ٹارزن اور منکو پہچانتے تھے۔ یہ ان کے دوست مکاٹو طوطے

کی آواز تھی۔

''میں جھونپڑی میں ہوں مکاٹو طوطے۔ اندر آجاؤ''۔ ٹارزن نے اونچی آواز میں کہا تو اسی لمحے نیلے رنگ کا بڑا سا طوطا پھڑپھڑاتا ہوا اندر آ گیا۔

''ارے۔ تم دونوں تو ناشتہ کر رہے ہو''۔ مکاٹو طوطے نے انہیں ناشتہ کرتے دیکھ کر کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال تھا ہم اندر ناچ رہے ہوں گے''۔ منکو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سردار کے بارے میں تو میں ایسا نہیں سوچ سکتا لیکن تمہارا کوئی پتہ نہیں تم ویسے بھی ناچنے والے بندر لگتے ہو۔ کہیں بھی ناچ سکتے ہو وہ بھی بے ڈھنگے انداز میں''۔ مکاٹو طوطے نے ہنستے ہوئے کہا تو ٹارزن بھی ہنس پڑا۔

''اپنی چونچ بند رکھو۔ ہم ناشتہ کر رہے ہیں اور ناشتے کے دوران ہم خاموش رہتے ہیں''۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

''تو اب کیوں بولے ہو''۔ مکاٹو طوطے نے مسکرا کر کہا۔

''تمہاری بات کا جواب دینے کے لئے''۔ منکو نے کہا۔

''یہ بات نہ بولتے تو کیا تھا''۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

''نہ دیتا جواب تو تم نے منہ بنانا تھا۔ وہ بھی اتنا عجیب

سا کہ ہنسی آ جاتی‘‘۔ منکو نے منہ بنا کر کہا تو مکاٹو طوطا بے اختیار ہنس پڑا۔

’’فی الحال تو تم نے جیسا بدصورت منہ بنایا ہے مجھے دیکھ کر ہنسی آ گئی ہے‘‘۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

’’تو ہنستے رہو مجھے کیا‘‘۔ منکو نے ایک بار پھر منہ بناتے ہوئے کہا تو مکاٹو طوطا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

’’اب کیوں ہنسے ہو‘‘۔ منکو نے کہا۔

’’تمہاری شکل دیکھ کر۔ بندروں جیسی اتنی بری شکل بناتے ہو کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسی نکل جاتی ہے‘‘۔ مکاٹو طوطے نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’اب بندر ہوں تو بندروں جیسی ہی شکل بناؤں گا تم جیسا طوطا تو نہیں کہ گدھوں جیسی شکل بناؤں‘‘۔ منکو نے کہا۔

’’میں طوطا ہوں۔ میں گدھوں جیسی شکل کیسے بنا سکتا ہوں‘‘۔ مکاٹو طوطے نے حیرت سے کہا۔

’’تو بن جاؤ گدھے۔ تم گدھے بن کر زیادہ اچھے لگو گے‘‘۔ منکو نے کہا۔

’’کیا بکواس ہے۔ تم دونوں کچھ دیر خاموش نہیں رہ

سکتے‘‘۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

’’میں تو کچھ نہیں کہہ رہا۔ یہ مکاٹو طوطا ہی ٹرٹر کر رہا ہے‘‘۔ منکو نے کہا۔

’’ٹرٹر مینڈک کرتا ہے۔ میں تو طوطا ہوں۔ ٹیں ٹیں کرتا ہوں‘‘۔ مکاٹو طوطے نے فوراً کہا۔

’’تو اپنی ٹیں ٹیں بند کرو۔ سردار کو اچھی نہیں لگ رہی تمہاری ٹیں ٹیں‘‘۔ منکو نے کہا۔

’’تو کیا سردار کو تمہاری بک بک اچھی لگ رہی ہے‘‘۔ مکاٹو طوطے نے منہ بنا کر کہا۔

’’یہ تم دونوں خاموش ہوئے ہو‘‘۔ ٹارزن نے انہیں گھور کر کہا تو منکو جو جواب میں مکاٹو طوطے کو کچھ کہنے لگا تھا خاموش ہو گیا۔ ٹارزن نے شہد کا چھتہ نچوڑ کر شہد پیا اور پھر ایک طرف پڑا ہوا پانی سے بھرا پیالا اٹھایا اور اس سے ہاتھ منہ صاف کرنے لگا۔

’’ہاں مکاٹو طوطے۔ اب بتاؤ کہاں سے آئے ہو اور اتنے دن سے کہاں گئے ہوئے تھے‘‘۔ ٹارزن نے مکاٹو طوطے سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’کسی طوطی کو دیکھ کر اس کے پیچھے سمندر میں دور کسی

جزیرے کی طرف نکل گیا ہو گا اور اسے کہاں جانا ہوتا ہے۔
جنگل میں کوئی نئی طوطی آ جائے تو یہ پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے جب تک طوطی اسے بھائی نہیں بول دیتی یہ اس کی جان ہی نہیں چھوڑتا"۔ منکو کو جیسے موقع مل گیا اور اس نے فوراً دل کی بھڑاس نکال دی۔

"میں تمہاری طرح احمق بندر نہیں ہوں جو ہر بندریا کو دیکھ کر دم ہلانا شروع کر دیتا ہے اور جب تک وہ بندریا اپنے بچوں کا تمہیں ماموں نہیں بنا دیتی تم پیچھے نہیں ہٹتے۔ میں شریف طوطا ہوں سمجھے"۔ مکاٹو طوطے نے منہ بنا کر کہا۔

"اتنے شریف ہو تو تم نے اپنا نام مکاٹو کیوں رکھا ہوا ہے شریف طوطا رکھ لو"۔ منکو نے کہا۔

"چپ کرو منکو۔ مجھے اس سے بات کرنے دو"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔

"میں جنگلوں کی سیر کرنے گیا ہوا تھا سردار۔ اس بار سیر کرتا ہوا میں واقعی سمندر میں دور ایک جزیرے کی طرف چلا گیا۔ ایک جزیرے پر بھی گھنا اور وسیع جنگل ہے اس جنگل میں جانور کم اور پرندوں کی تعداد زیادہ ہے اس لئے مجھے

وہاں کا ماحول بے حد پسند آیا۔ وہاں رنگ برنگے پھول ہیں۔ ندی نالے اور بے شمار جھرنے ہیں۔ وہاں ایک بڑی آبشار ہے جہاں ہر قسم کے پرندے موجود ہیں۔ ان کے ساتھ اچھا وقت گزرتا تھا اس لئے میں کافی دن ان کے ساتھ رہا اور پھر میں واپس لوٹ آیا"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"تم شاید ناگا جزیرے کی بات کر رہے ہو جہاں نیلے، سرخ اور زرد رنگ کے طوطوں کی کثرت ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں سردار۔ میں اسی جزیرے کے جنگل کی بات کر رہا ہوں"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"وہاں تو ایک قبیلہ بھی آباد ہے۔ کالا قبیلہ جو پرندوں کا شکار کرتا ہے اور خاص طور پر نیلے اور سرخ طوطوں کو مار کر کھا جاتا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں سردار۔ یہ واحد قبیلہ ہے جو طوطوں کا شکار کرتا ہے اور انہیں ہلاک کر کے کھا جاتا ہے حالانکہ دوسرے پرندوں کے مقابلے میں ہمارا گوشت بے حد کڑوا اور بے ذائقہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود کالے قبیلے کے وحشی ہمارا گوشت

پسند کرتے ہیں اور طوطے ان سے بچنے کے لئے چھپتے پھرتے ہیں"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"تو کیا تم اس قبیلے کے کسی وحشی کا شکار نہیں بنے"۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

"میں ان کے علاقے کی طرف گیا ہی نہیں تھا۔ میں نے زیادہ وقت اس آبشار کے پاس گزارا ہے اور اس آبشار تک جانے کے راستے بے حد دشوار گزار ہیں۔ قبیلے کے لوگ اس طرف نہیں آتے اس لئے طوطے ایسی ہی جگہوں پر رہنا پسند کرتے ہیں تا کہ وہ وحشیوں سے بچ سکیں"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"کاش تم اس قبیلے کی طرف چلے گئے ہوتے اور ان وحشیوں کا شکار بن گئے ہوتے تو تمہاری ٹیں ٹیں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی"۔ منکو نے کہا۔

"اس قبیلے کے وحشی طوطوں کو ہی نہیں بندروں کو بھی بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ انہوں نے جنگل کے تمام بندروں کو مار کھایا ہے۔ اب وہاں ایک بھی بندر موجود نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ تم چلے جاؤ اس جنگل میں اور ان وحشیوں کی خوراک بن جاؤ تا کہ تم جیسے احمق بندروں کی اس

جنگل سے بھی کچھ تعداد کم ہو جائے"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"فضول باتیں چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ تم مجھے خاص طور پر کیا بتانے کے لئے آئے ہو"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ارے۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں تمہیں کوئی خاص بات بتانے کے لئے آیا ہوں"۔ مکاٹو طوطے نے چونک کر کہا۔

"اگر تم عام حالات میں آتے تو تم مجھے بڑے اہتمام کے ساتھ سلام کرتے اور منکو کی باتوں کا برا نہ مناتے لیکن تم کچھ پریشان تھے اور تم نے مجھے سلام تو کیا لیکن عام انداز میں اور آتے ہی منکو کے ساتھ الجھ پڑے جس سے تمہاری پریشانی اور زیادہ واضح ہو گئی اور پھر تمہاری آنکھوں میں بھی حیرت اور پریشانی واضح دکھائی دے رہی ہے جسے تم چھپانے کی کوشش تو کر رہے ہو لیکن تم سے چھپائی نہیں جا رہی"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اوہ۔ تم واقعی ذہین ہو سردار۔ تم نے واقعی ٹھیک اندازہ لگایا ہے کہ میں سچ میں پریشان ہوں اور بری طرح سے الجھا ہوا بھی ہوں"۔ منکو نے کہا۔

"بات کیا ہے۔ بتاؤ مجھے"۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں جس جزیرے پر سیر کرنے گیا تھا وہاں میں کوہ قاف کے ایک طلسم کا بھی چکر لگا کر آیا ہوں سردار''۔ مکاٹو طوطے نے کہا تو ٹارزن کے ساتھ ساتھ اس کی بات سن کر منکو بھی چونک پڑا۔

''کوہ قاف کا طلسم''۔ ٹارزن نے حیرت سے کہا۔

''ہاں سردار۔ وہ کوہ قاف کا طلسم ہے۔ ایک بڑا اور انتہائی بھیانک طلسم جہاں سے میں بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر نکلا ہوں''۔ مکاٹو طوطے نے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی۔

''یہ طلسم، جادوئی دنیا کو کہتے ہیں نا''۔ منکو نے کہا۔

''ہاں۔ ایک ایسی دنیا جہاں صرف اور صرف جادو چلتا ہے اور یہ مخصوص حصہ جادوئی اور شیطانی عملوں سے بنایا جاتا ہے جو شیطانی مخلوق کی آماجگاہ ہوتا ہے اور یہاں شیطانی طاقتوں کا زور ہوتا ہے جسے عام انسان تو کیا جنات تک عبور نہیں کر سکتے ہیں''۔ ٹارزن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ناگا جزیرے پر جادوئی دنیا کہاں سے آ گئی۔ ہم وہاں کئی بار سیر کرنے کے لئے جا چکے ہیں۔ اس جزیرے کے جنگل کے قبیلوں کے وحشی ٹارزن کو اپنا بڑا سردار مانتے

ہیں اور اس کی عزت اور تکریم کرتے ہیں۔ سردار اس جنگل کے ایک ایک حصے کو جانتا ہے اور آبشار تک جا چکا ہے۔ میں بھی سردار کے ساتھ اس جزیرے کے ایک ایک حصے پر جا چکا ہوں لیکن ہم نے تو کبھی وہاں کوئی جادوئی دنیا نہیں دیکھی اور نہ کوئی طلسم"۔ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"منکو سچ کہہ رہا ہے۔ وہاں ہم نے واقعی کوئی طلسماتی دنیا نہیں دیکھی"۔ ٹارزن نے کہا۔

"لیکن میں نے دیکھی ہے سردار۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں غلطی سے اس طرف چلا گیا تھا اور پھر میں اس طلسم میں داخل ہو گیا جہاں بھیانک دنیا آباد تھی۔ سبز بدروحوں کی خوفناک دنیا"۔ مکاٹو طوطے نے جواب دیا۔

"سبز بدروحوں کی خوفناک دنیا"۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ سبز بدروحیں ہیں۔ بوڑھی اور انتہائی ڈراؤنی"۔ مکاٹو طوطے نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو کیا تمہیں ان بدروحوں سے ڈر نہیں لگا"۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں لگا۔ ہر طرف بدروحیں چیختی اور چنگھاڑتی پھر

رہی تھیں۔ ان کی شکلیں ہی اتنی ڈراؤنی تھیں کہ خوف سے میری جان ہی نکل رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ مجھ پر لپکیں تو میں نے پلٹ کر واپس اس طرف اُڑنا شروع کر دیا جس طرف سے میں آیا تھا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میں واپسی کا راستہ نہیں بھولا تھا۔ جس راستے سے میں اس طلسم میں گیا تھا میں فوراً ہی اس راستے سے طلسم سے باہر آ گیا"۔ مکاٹو طوطے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ کوئی طلسم تھا اور کوہ قاف کا طلسم تھا"۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس طلسم کے بارے میں مجھے آبشار پر موجود ایک بوڑھے طوطے نے بتایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس طلسم سے نکلنے کا موقع مل گیا ورنہ اس طلسم میں داخل ہونے والا کسی صورت میں زندہ نہیں بچتا۔ طلسم کی سبز بدروحیں طلسم میں جانے والے کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہیں چاہے وہ کوئی ہی کیوں نہ ہو"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"کیا نام ہے اس بوڑے طوطے کا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"اس طوطے کا نام جو جو طوطا ہے۔ سرخ رنگ کا انتہائی بوڑھا طوطا ہے جو طویل عرصہ سے وہاں رہتا ہے"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"کیا بتایا تھا اس طوطے نے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"جو جو طوطے نے بتایا تھا کہ یہ کوہ قاف کے ایک جن کا بنایا ہوا طلسم ہے۔ اس طلسم میں اس جن کی جان ہے اور اس جن نے جسے عام طور پر کالا جن کہتے ہیں کوہ قاف پر قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ بے حد ظالم، سفاک اور بے رحم جن ہے۔ کوہ قاف کی رعایا اس ظالم جن کی وجہ سے بے حد پریشان ہے"۔ مکاٹو طوطے نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں سردار۔ کوہ قاف کے اس جن نے کوہ قاف سے ہزاروں کوس دور یہ طلسم بنایا ہے تاکہ اس طلسم میں اس کی جان محفوظ رہ سکے۔ اسے ڈر ہے کہ اگر کوئی اس کے طلسم میں داخل ہو گیا تو وہ اس چیز جس میں اس کی جان ہے کو فنا کر سکتا ہے اور اگر وہ چیز فنا ہو گئی تو کالا جن بھی ہلاک ہو جائے گا اس لئے اس نے طلسم کو اس قدر خوفناک بنایا ہوا ہے کہ اگر کوئی اس میں داخل ہو جائے تو کسی طرح سے

طلسم کے اس حصے تک نہیں پہنچ سکتا جہاں اس کی جان موجود ہے"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"بوڑھے طوطے نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ اس جن کی جان وہاں کس چیز میں موجود ہے"۔ منکو نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کے بارے میں بوڑھا طوطا نہیں جانتا"۔ مکاٹو طوطے نے جواب دیا۔

"اور اس کالے جن کے بارے میں بھی اس نے تمہیں کچھ نہیں بتایا کہ وہ کوہ قاف میں کہاں ہے اور اس نے کیسے جنات کی دنیا کوہ قاف پر قبضہ کیا تھا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں۔ بوڑھے طوطے نے یہ ساری تفصیل نہیں بتائی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اس جن کا فرضی نام کالا جن بتا رہا ہے جبکہ اس کا نام کچھ اور ہے۔ اس نے مجھے اس جن کا نام ٹکڑوں مین بتایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر کوئی اس جن کا اصل نام پورا لے گا تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی اور اس کے طلسم سے ایک سبز بدروح آئے گی اور اس جن کا نام لینے والے کو پتھر کا بت بنا دے گی"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"اوہ۔ کیا نام ہے اس جن کا"۔ منکو نے پوچھا۔

"میں اسے ٹکڑوں میں ہی بتاؤں گا کیونکہ اگر میں نے

اس جن کا پورا نام لیا تو پھر سبز بدروح کو میرے بارے میں علم ہو جائے گا اور وہ مجھے یہاں آ کر بھی پتھر کے بت میں بدل جائے گی"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ اس جن کا نام ٹکڑوں میں"۔ ٹارن نے کہا۔

"اس کا نام کا، ٹا، کا جن ہے"۔ مکاٹو طوطے نے رک رک کر کہا۔

"تو کیا اگر میں اس جن کا نام لوں گا تو سبز بدروح آ کر مجھے بھی پتھر کا بت بنا دے گی"۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس جن کا نام کوئی بھی اپنی زبان پر لائے گا تو کوہ قاف کے طلسم میں موجود سبز بدروحوں کو اس کا پتہ چل جائے گا پھر ان میں سے کوئی ایک بدروح آئے گی اور اس جن کا نام لینے والے کو یا تو جلا کر بھسم کر دے گی یا پھر پتھر کا بت بنا دے گی۔ اس لئے بھول کر بھی تم اس جن کا نام زبان پر نہ لانا خاص طور پر ایک ہی بار میں اس کا نام نہ بول دینا"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس طلسم میں کیسے داخل ہوئے۔ وہاں

تم نے کیا دیکھا اور تمہارے ساتھ کیا ہوا مجھے اس کی پوری تفصیل بتاؤ"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"تو شروع ہو جاؤ"۔ ٹارزن نے کہا۔

"میں کالے قبیلے کے وحشیوں سے بچنے کے لئے بڑی آبشار کی طرف چلا گیا تھا۔ وہاں چونکہ پرندوں اور خاص طور پر ہر نسل کے طوطوں کی دنیا آباد تھی اس لئے میں نے بھی کچھ دن وہیں رہنے کا فیصلہ کیا تھا اور پھر میں نے ایک چٹان پر موجود جھاڑیوں میں ڈیرہ ڈال دیا۔ میری وہاں کئی پرندوں سے دوستی ہو گئی۔ ہم ٹولیوں کی شکل میں آبشار اور خوبصورت سبز وادی میں اُڑتے پھرتے تھے اور دور تک نکل جاتے تھے اور شام کے وقت واپس لوٹ آتے تھے۔ ایک دن ہم لوٹ کر آبشار والی پہاڑی کے عقب سے گھوم کر واپس آ رہے تھے کہ اچانک"۔ مکاٹو طوطے نے کہا اور پھر وہ بولتے بولتے رک گیا۔

"کیا ہوا۔ رک کیوں گئے۔ آگے کیا ہوا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"ایک منٹ سردار۔ نجانے مجھے ایسا کیوں محسوس ہو رہا

ہے کہ جیسے یہاں ہم تینوں کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہو"۔ مکاٹو طوطے نے کہا تو ٹارزن چونک پڑا۔ مکاٹو طوطا پریشانی کے عالم میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی گول گول آنکھوں میں خوف کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

"ہمارے علاوہ بھی یہاں کوئی موجود ہے۔ کیا مطلب۔ یہاں ہمارے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ بھی مکاٹو طوطے کی طرح چاروں طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔

"یہاں تو کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ نہ ہی کسی کی موجودگی کا مجھے کوئی احساس ہو رہا ہے"۔ منکو نے کہا۔

"ہے۔ کوئی نہ کوئی تو ہے"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"کون ہے۔ کہاں ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"وہ ظاہری حالت میں نہیں ہے سردار لیکن مجھے کسی اور کے سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی ہے"۔ مکاٹو طوطے نے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے مکاٹو طوطے اور منکو کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور کان لگا کر غور سے سننے لگا لیکن اسے کوئی آواز

سنائی نہ دی۔

"نہیں۔ یہ تمہارا وہم ہے مکاٹو طوطے۔ یہاں کوئی نہیں ہے۔ میرے کان بے حد حساس ہیں۔ ہلکی سے ہلکی آواز کو بھی بخوبی سن سکتے ہیں لیکن مجھے کسی چوتھے جاندار کے سانس لینے کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی۔ میرا مطلب ہے تمہارے، میرے اور منکو کے سوا یہاں اور کوئی نہیں ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں سردار۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ کسی جن یا پھر کسی بدروح کے سانس لینے کی آواز ہے۔ یہ آواز میں پہلے بھی سن چکا ہوں"۔ مکاٹو طوطے نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا تو منکو اچھل پڑا اور خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"جن۔ بدروح۔ ارے باپ رے"۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی۔ یہاں کسی جن یا بدروح کا کیا کام"۔ ٹارزن نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے سانس لینے کی

یہ آواز یا تو کوہ قاف کے طلسم کی سبز بد روح کی ہو یا پھر"۔ مکاٹو طوطے نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"یا پھر"۔ منکو نے حیرت سے کہا۔

"یا پھر جیسے مجھے ہلاک کرنے کے لئے وہ جن خود یہاں آ گیا ہو"۔ مکاٹو طوطے نے کہا۔

"کک کک۔ کون سا جن"۔ منکو نے بھی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاٹا کا جن"۔ مکاٹو طوطے نے کہا اور پھر وہ یکلخت بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ارے باپ رے۔ یہ کیا ہو گیا۔ میں نے اس جن کا نام لے لیا ہے"۔ مکاٹو طوطے نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن یا منکو اسے کچھ کہتا اسی لمحے اچانک ایک زور دار کڑاکا ہوا اور ان کے سامنے زمین پر دھواں سا پھیلا اور تیزی سے بلند ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ایک تیز اور بھیانک قہقہے کی آواز سنائی دی اور انہوں نے اس دھویں سے سبز رنگ کی ایک عورت کو نمودار ہوتے دیکھا۔ اس عورت نے ہلکے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے کی رنگت بھی سبز دکھائی دے رہی تھی اور اس

کے سر کے بال جو بے حد سفید تھے ان میں بھی سبز رنگ جھلک رہا تھا۔ عورت بے حد بھیانک تھی اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور اس کے ہاتھوں کی انگلیاں لمبی لمبی تھیں اور ناخن چھریوں کی طرح بڑھے ہوئے تھے۔ بڑھیا حلق پھاڑ کر قہقہے لگا رہی تھی۔ اس بدشکل اور بھیانک شکل والی بڑھیا کو دیکھ کر ٹارزن اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ مکاٹو طوطا بھی پھڑ پھڑاتا ہوا ٹارزن کے قریب آ گیا جبکہ اس بڑھیا کو دیکھ کر منکو کو تو غش آ گیا تھا وہ چیختا ہوا لہرایا اور الٹ کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

"مکاٹو طوطے تم نے ہمارے آقا کا نام لیا ہے۔ تم نے کوہ قاف کے طلسم میں بھی آنے کی جرأت کی تھی۔ کوہ قاف کے طلسم میں آنے اور آقا کے نام لینے کے جرم میں تمہیں سزا دی جاتی ہے۔ تم اس سزا سے بچ نہیں سکتے"۔ بڑھیا نے اچانک بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے ایک ہاتھ کی لمبے اور نوکیلے ناخن والی انگلی مکاٹو طوطے کی طرف کر دی۔ اسی لمحے اس کی انگلی سے بجلی کی لہر سی نکل کر مکاٹو طوطے پر پڑی اور دوسرے لمحے مکاٹو طوطے کو ایک جھٹکا لگا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ ٹارزن

نے بوکھلا کر مکاٹو طوطے کی طرف دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر اس کا منہ حیرت سے کھل گیا کہ مکاٹو طوطا پتھر کا بت بن چکا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ تم نے کیا کیا ہے منحوس بڑھیا''۔ ٹارزن نے غصے سے سبز رنگ کی بڑھیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ بڑھیا نے ایک زور دار قہقہہ لگایا اور پھر وہ یکلخت وہاں سے غائب ہوتی چلی گئی۔

کوہ قاف کے شاہی محل کے تہہ خانوں میں ایک بڑا قید خانہ تھا جہاں ہر طرف دیواروں پر بڑی بڑی مشعلیں روشن دکھائی دے رہی تھیں۔ اس قید خانے میں بے شمار جن ہاتھوں میں بڑے بڑے کلہاڑے، تلواریں اور نیزے پکڑے پہرہ دے رہے تھے۔

اس قید خانے میں چھوٹی بڑی کئی کوٹھریاں بنی ہوئی تھیں جن میں جنات اور پریاں قید دکھائی دے رہی تھیں۔ دائیں طرف ایک راہداری تھی جس کے سامنے ایک بڑا سا قید خانہ بنا ہوا تھا۔ اس قید خانے پر سلاخوں والا دروازہ لگا ہوا تھا۔ اس قید خانے کے سامنے کئی جن تلواریں، کلہاڑے اور نیزے لئے چوکس کھڑے تھے۔ قید خانے کے اندر دیواروں پر چار بڑی مشعلیں جل رہی تھیں جن سے قید خانہ بے حد

روشن دکھائی دے رہا تھا۔ قید خانے کے اندر دیواروں کے ساتھ چھوٹے بڑے تین چبوترے بنے ہوئے تھے۔ ایک طرف بڑے بڑے گھڑے پڑے تھے اور دوسری طرف کھانے پینے کا سامان۔ قید خانے کی ایک دیوار کے ساتھ بیٹھنے کے لئے بڑا سا چبوترا بنا ہوا تھا جس پر ایک بوڑھا جن، ایک بوڑھی پری اور ایک نوجوان پری بیٹھے ہوئے تھے۔ ان تینوں کا حال بے حد خراب تھا۔ ان کے لباس میلے تھے۔ سروں کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر جگہ جگہ زخموں کے نشانات دکھائی دے رہے تھے جنہیں دیکھ کر لگتا تھا کہ انہیں کوڑوں سے پیٹا گیا ہو۔

کوڑوں کے نشان والی جگہوں پر خون جما ہوا تھا اور ان کی رنگت انتہائی زرد دکھائی دے رہی تھی۔ وہ تینوں سر جھکائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ مشعلوں کی روشنی میں ان تینوں کے چہروں پر پریشانی، خوف اور مایوسی کی کیفیات واضح طور پر دیکھی جا سکتی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ تینوں اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے ہوں اور اپنی موت کے منتظر ہوں۔

یہ کوہ قاف کا بادشاہ شاہ تاج جن تھا اور عورت اس کی

بیوی ملکہ پری تھی جبکہ نوجوان پری ان کی بیٹی سرخ پری تھی جس کا اصل نام شاکی پری تھا لیکن چونکہ وہ شہزادی تھی اس لئے سب اسے احترام سے سرخ پری کہتے تھے۔

وہ تینوں کئی روز سے اس قید خانے میں قید تھے اور ان کے گرد جنات کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا تھا تاکہ وہ اس قید خانے سے فرار نہ سکیں۔ قید خانے کے دروازے پر جادوئی کھوپڑی والا تالا لگا ہوا تھا جسے کوئی جن توڑنے کی جسارت نہیں کرسکتا تھا کیونکہ اس تالے کو ہاتھ لگانے والا ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتا تھا۔

جس طرح سے قید خانے کے باہر جنات کا پہرہ تھا اسی طرح نیلے رنگ کا ایک طاقتور اور بھیانک شکل والا جن قید خانے کے اندر بھی موجود تھا۔ اس جن نے بھاری پھل والی تلوار اٹھا رکھی تھی اور وہ قید خانے کے وسط میں تن کر کھڑا تھا اور اس کی نظریں ان تینوں پر گڑی ہوئی تھیں۔ اس جن کے گلے میں سیاہ رنگ کا ایک کوڑا لٹکا ہوا تھا جس پر خون کے نشانات صاف دکھائی دے رہے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسی جن نے کوڑے سے شاہ تاج جن، ملکہ اور سرخ پری کو پیٹا ہو۔

"کیوں شاہ تاج جن۔ اب تو تمہاری عقل ٹھکانے پر آ گئی ہے یا نہیں"۔ اس جن نے اچانک شاہ تاج جن کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو شاہ تاج جن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ سب تم جو کر رہے ہو اچھا نہیں کر رہے ناگو جن۔ تم نے مجھ پر جو ظلم کیا اس کے لئے تو میں تمہیں معاف کر دوں گا لیکن تم نے ملکہ اور سرخ پری کو کوڑے مار کر ان پر جو ظلم ڈھایا ہے اور ان کا خون بہایا ہے ان کے خون کے ایک ایک قطرے کا تمہیں حساب دینا پڑے گا اور میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کروں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"۔ شاہ تاج جن نے غراتے ہوئے کہا تو نیلا ناگو جن بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کی ہنسی میں طنز کا عنصر شامل تھا۔

"رسی جل گئی لیکن بل نہیں گیا۔ تم اس وقت بے بس ہو شاہ تاج جن۔ تمہارے پاس نہ تو کوئی شاہی طاقت ہے اور نہ ہی کوئی جناتی طاقت۔ اس وقت تم ایک عام سے جن اور میرے قیدی ہو۔ میں نے تمہیں سردار کالے جن کے حکم سے قید کیا ہے اور تمہاری نگرانی کرنا میری ذمہ داری ہے۔ میری اجازت کے بغیر تم ایک تنکا تک نہیں توڑ سکتے اور تم

مجھے سزا دینے کا سوچ رہے ہو''۔ ناگو جن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وقت وقت کی بات ہے ناگو جن۔ اس وقت تمہارا اور کالے جن کا وقت ہے اس لئے تم اپنی من مانیاں کر رہے ہو لیکن جلد ہی میرا وقت واپس آئے گا اور جب میرا وقت آیا تو میں تمہارا اور تمہارے آقا کالے جن کا عبرتناک حشر کروں گا۔ ایسا حشر کہ مرنے کے بعد بھی صدیوں تک تمہاری روحیں بلبلاتی رہیں گی''۔ شاہ تاج جن نے اسی طرح انتہائی سخت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے شاہ تاج جن۔ جو وقت گزر جائے وہ واپس نہیں آتا اس لئے اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دو کہ تم دوبارہ کوہ قاف کے بادشاہ بنو گے اور دوبارہ تمہاری حکمرانی ہو گی۔ یہ وقت اب ہمارا ہے اور ہمیشہ ہمارا ہی رہے گا''۔ ناگو جن نے فاخرانہ لہجے میں کہا تو شاہ تاج جن ہنس پڑا۔

''یہ تمہاری بھول ہے ناگو جن۔ اگر وقت ہمارا نہیں رہا تو تمہارا کیسے رہ سکتا ہے۔ وقت ہمیشہ اچھوں کا ساتھ دیتا ہے۔ بروں کا وقت کم ہوتا ہے بے حد کم''۔ شاہ تاج جن

نے کہا۔

''ان باتوں کو چھوڑو۔ میں تم سے جو پوچھ رہا ہوں مجھے اس بات کا جواب دو''۔ ناگو جن نے سر جھٹک کر کہا۔

''کیا پوچھ رہے ہو تم''۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

''تمہاری اکڑ اب ختم ہوئی ہے یا نہیں۔ اب تم میرا کہا مانو گے یا نہیں''۔ ناگو جن نے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہاری اور تمہارے شیطان آقا کالے جن کی بات نہیں مانوں گا۔ تم یہ چاہتے ہو نا کہ میں اپنا شاہی تاج اپنے ہاتھوں سے کالے جن کے سر پر رکھ دوں تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے کوہ قاف کا بادشاہ بن جائے تو ایسا نہیں ہو گا۔ اس نے میرے تخت پر زبردستی قبضہ تو کر لیا ہے لیکن وہ مجھ سے اپنے سر پر شاہی تاج نہیں رکھوا سکتا۔ جب تک میں اس کے سر پر اپنے ہاتھوں سے شاہی تاج نہیں رکھوں گا وہ کوہ قاف کی کسی بھی ریاست کا مکمل بادشاہ نہیں بن سکے گا''۔ شاہ تاج نے سخت اور فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''تب تمہیں اور تمہاری ملکہ اور سرخ پری کو اسی طرح بھیانک عذاب بھگتنے پڑیں گے۔ سردار کالے جن نے تمہیں سوچنے کے لئے تین دن کا وقت دیا تھا۔ آج تیسرا اور

آخری دن ہے۔ وہ ابھی کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائے گا اگر تم نے آج بھی اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو پھر تمہارے ساتھ ساتھ تمہاری ملکہ اور شہزادی کو بھی خوفناک عذابوں کا سامنا کرنا پڑے گا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم سے اپنی بات منوانے کے لئے کالا جن ملکہ اور شہزادی کو تمہاری آنکھوں کے سامنے قتل کر دے۔ میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ کالا جن آئے تو اس کی بات مان لینا ورنہ تم اس دنیا میں اکیلے رہ جاؤ گے۔ سمجھے تم"۔ ناگو جن نے کہا۔

"تم اور تمہارا آقا کچھ بھی کر لیں میں اپنی ملکہ اور شہزادی کو بچانے کے لئے کوہ قاف کی پوری رعایا کو عذاب میں نہیں ڈالوں گا۔ یہ میرا نہیں میری ملکہ اور سرخ پری کا بھی فیصلہ ہے۔ اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے یہ اپنی جانیں بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہیں"۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

"بابا سچ کہہ رہے ہیں ناگو جن۔ ہم اپنے دیس اور اپنی قوم کی حفاظت اور انہیں کالے جن جیسے شیطان جن سے بچانے کے لئے اپنی جانیں بھی دے سکتی ہیں۔ بابا سے تم جو سلوک مرضی کر لو لیکن یہ کسی بھی حال میں شاہی تاج

کالے جن کے سر پر نہیں رکھیں گے“۔ سرخ پری نے سر اٹھا کر ناگو جن کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”تو پھر تم سب کو خوفناک عذاب بھگتنا ہو گا۔ سردار کالے جن کے بارے میں تم کچھ نہیں جانتے اگر وہ تمہیں عذاب دینے پر آ گیا تو تم سب پاگل ہو جاؤ گے اور اس کے عذابوں کا سامنا کرنا تمہارے لئے مشکل نہیں ناممکن ہو گا“۔ ناگو جن نے غرا کر کہا۔

”کیا کرے گا وہ۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ وہ ہمیں ہلاک کر دے گا۔ ہم مرنے سے نہیں ڈرتے“۔ ملکہ پری نے سختی سے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میرا کام تمہیں سمجھانا تھا۔ تم نہیں سمجھنا چاہتے تو تمہاری مرضی۔ بس تھوڑی دیر اور رک جاؤ پھر کالا جن خود یہاں آئے گا اور اب وہی تم سے بات کرے گا“۔ ناگو جن نے کہا۔

”آنے دو۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے“۔ سرخ پری نے کہا۔

”تم سب کچھ جانتے ہو ناگو جن۔ ہمیں اس کالے جن

کے بارے میں بتاؤ۔ کون ہے وہ کہاں سے آیا ہے اور اس نے راتوں رات کوہ قاف پر کیسے قبضہ کر لیا۔ ہمیں صرف اتنا یاد ہے کہ رات ہم اپنے شاہی کمرے میں سوئے تھے اور صبح جب جاگے تو ہم اس قید خانے میں تھے۔ ہمارے ساتھ ملکہ پری اور سرخ پری تھیں۔ تم نے ہمیں صرف اتنا بتایا تھا کہ کوہ قاف اور شاہی محل پر کالے جن نے حملہ کیا تھا اور اس نے محل پر قبضہ کر لیا ہے اور اسی نے ہمیں بے ہوش کر کے اس قید خانے میں قید کیا ہے۔ آخر وہ ہے کون اور یہ سب کیوں کر رہا ہے اور اس کے ساتھ اور کون کون شامل ہے "۔ شاہ تاج جن نے ناگو جن کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" تمہاری ان باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ تمہارے لئے بس اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ اب کوہ قاف پر تمہاری نہیں سردار کالے جن کی حکومت ہے۔ وہ کوہ قاف کا بلا شرکت غیرے مالک بننا چاہتا ہے۔ اسے کوہ قاف کی حکومت تو مل گئی ہے۔ شاہی محل کے تمام جنات اور سپہ سالار سمیت تمام لڑاکا جنوں نے اس کے سامنے سر جھکا دیا ہے اور اس کی وفاداری قبول کر لی ہے لیکن وہ کوہ

قاف کی رعایا کو ابھی اپنا تابع کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ شہنشاہ بن کر کوہ قاف کی تمام ریاستوں پر حکمرانی کر سکے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اس سردار کالے جن کے سر پر اپنے ہاتھوں سے اپنا شاہی تاج رکھو اور اعلان کرو کہ کوہ قاف کا بادشاہ تم نہیں سردار کالا جن ہے۔ صرف سردار کالا جن''۔ ناگو جن نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ تو دھوکہ ہے۔ کالے جن نے ہم پر شب خون مارا ہے اور شب خون مارنے والا غدار ہوتا ہے اور چونکہ تم سب بھی اس غدار کا ساتھ دے رہے ہو اس لئے تم بھی غدار ہو''۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

''ہاں ہم غدار ہیں کیونکہ تمہارے مقابلے میں سردار کالا جن بہت زیادہ طاقتور ہے۔ اس کے پاس ان گنت شیطانی طاقتیں ہیں اور وہ جادو بھی جانتا ہے۔ اس نے دولت کے ساتھ ساتھ ہمیں بے حد مراعات دی ہیں اور ہمارے جسموں میں اتنی طاقتیں بھر دی ہیں کہ ہم اب ایک ساتھ دس دس جنوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں یہی نہیں سردار کالے جن نے ہم سب کو بھی جادوئی طاقتیں دی ہیں۔ کوہ قاف تو کیا اب اگر ہمارے سامنے پرستان کے جن بھی آ جائیں تو ہم انہیں

ایک لمحے میں ڈھیر کر سکتے ہیں"۔ ناگو جن نے کہا۔

"شیطان کا ساتھ دینے والا بھی شیطان ہوتا ہے۔ اس نے یہ سب کر کے تمہیں بھی شیطان بنا دیا ہے ناگو جن۔ یہ مت بھولو اس نے تمہیں اور تمہارے جتنے بھی ساتھیوں کو شیطانی طاقتیں دی ہیں وہ طاقتیں تم سب کی موت کا باعث بنیں گی۔ جب کالا جن ہلاک ہو گا تو اس کے ساتھ ساتھ تم سب بھی مارے جاؤ گے وہ بھی بھیانک موت"۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

"کالا جن ناقابل تسخیر ہے شاہ تاج جن۔ اس نے اپنی جان کوہ قاف کے کسی طلسم میں چھپا رکھی ہے۔ ایسے طلسم میں جس کے بارے میں نہ تو کوئی سوچ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی وہاں جانے کی جرأت کر سکتا ہے۔ جب تک سردار کالے جن کی جان اس طلسم میں محفوظ ہے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اس لئے اس کی جان بھی محفوظ ہے اور ہماری بھی"۔ ناگو جن نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"دنیا میں کوئی تو ایسی طاقت ہو گی جو کوہ قاف کے طلسم میں جانے کی نہ صرف جرأت کرے گی بلکہ اس طلسم کو ختم کر کے اس جگہ پہنچ جائے گی جہاں کالے جن کی جان محفوظ

ہے۔ بس ایک بار وہ چیز ختم ہونے کی دیر ہے پھر کالا جن اور اس کی تمام طاقتوں سمیت تم سب بھی فنا ہو جاؤ گے۔ کوئی نہیں بچے گا تم میں سے"۔ شاہ تاج جن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا وقت کبھی نہیں آئے گا۔ دنیا میں ایسا کوئی ذی روح نہیں ہے جو سردار کالے جن کے کوہ قاف طلسم میں جانے کی ہمت بھی کر سکے اور پھر تم نے شاید میری بات غور سے نہیں سنی۔ سردار کالے جن نے کوہ قاف کا طلسم ایسی جگہ بنایا ہے جس کے بارے میں کوئی سوچ ہی نہیں سکتا اسی لئے وہاں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔ ناگو جن نے کہا۔

"جب کسی کی موت آتی ہے تو موت خود ہی مرنے والے کا ٹھکانہ ڈھونڈ لیتی ہے۔ کالے جن نے آب حیات نہیں پیا ہوا جو وہ قیامت تک زندہ رہے۔ موت ایک دن اسے بھی ڈھونڈ لے گی اور پھر اسے مرنا ہی پڑے گا چاہے وہ اپنی حفاظت کے لئے کوئی بھی انتظام کر لے"۔ سرخ پری نے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک جھماکا ہوا اور ان کے سامنے سیاہ رنگ کا ایک پہلوان نما طاقتور اور خوفناک جن آ گیا۔ اس جن کے سر پر

لمبے لمبے اور نوکیلے سینگ تھے۔ اس جن نے سرخ رنگ کا جانگیہ پہنا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں گول اور سرخ تھیں۔ اس کے ہونٹ بھی بے حد موٹے اور سرخ تھے جیسے وہ کسی کا تازہ خون پی کر آ رہا ہو۔ اس جن کی ناک بھی بے حد پھیلی ہوئی تھی۔

وہ بے حد ڈراؤنا اور خوفناک جن تھا جسے دیکھ کر روح لرز جاتی تھی۔ اس جن کو نمودار ہوتے دیکھ کر نہ صرف ناگو جن اس کے سامنے جھک گیا بلکہ باہر موجود تمام پہرے دار جنوں نے بھی سر جھکا دیئے۔ جبکہ شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری کے چہرے اس بھیانک جن کو دیکھ کر بدل گئے۔ ان کے چہروں پر انتہائی نفرت اور غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''ناگو جن کوہ قاف کے نئے بادشاہ کالے جن کو دل سے سلام کرتا ہے''۔ ناگو جن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہم نے تمہارا سلام قبول کیا ناگو جن۔ بولو۔ شاہ تاج جن کیا کہتا ہے۔ اس کی عقل ٹھکانے پر آئی ہے یا نہیں''۔ سردار کالے جن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز اس کی طرح انتہائی حد تک ڈراؤنی تھی۔

"نہیں آقا۔ اس کی اکڑ ابھی تک قائم ہے۔ اتنی سزا اور تکلیف سہنے کے باوجود یہ اپنی بات پر اڑا ہوا ہے"۔ ناگو جن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب اس کی اکڑ مجھے ودتوڑنی پڑے گی۔ ٹھیک ہے۔ ان تینوں کو لے کر دربار میں آؤ۔ اب میں سب کے سامنے انہیں اذیتیں دوں گا"۔ سردار کالے جن نے کہا اور اسی لمحے دھواں بنا اور دھواں ہوا میں غائب ہوتا چلا گیا۔

"سنو۔ ہماری بات سنو"۔ شاہ تاج جن نے چیخ کر کہا لیکن اس وقت تک کالا جن وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

"تم نے اپنی ہٹ دھرمی کی انتہا کر دی ہے شاہ تاج جن۔ اب کالا جن تمہارے ساتھ ساتھ ملکہ پری اور سرخ پری کا جو حشر کرے گا وہ تم برداشت نہیں کر سکو گے۔ وہ انتہائی سفاک اور ظالم جن ہے۔ اس کی اذیتوں کے سامنے اب تم ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکو گے"۔ ناگو جن نے کہا۔

"وہ میرے ٹکڑے بھی کر دے میں تب بھی اس کی کوئی بات نہیں مانوں گا"۔ شاہ تاج جن نے غرا کر کہا۔

"اپنا نہیں تو اپنی بیٹی اور ملکہ پری کا ہی خیال کر لو"۔

ناگوجن نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

''ہم بھی ان کے ساتھ ہیں، چلو۔ ہمیں لے چلو دربار میں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے''۔ ملکہ پری نے کہا۔

''ہم مرنا قبول کریں گی لیکن بابا کو اس کے سر پر تاج نہیں رکھنے دیں گی''۔ سرخ پری نے کہا۔

''پھر تو تم دونوں کسی صورت میں زندہ نہیں بچو گی''۔ ناگوجن نے کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں''۔ سرخ پری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو پھر''۔ ناگوجن نے کہا۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر ان کی طرف کیا تو اچانک سیاہ رنگ کی موٹی موٹی زنجیریں نمودار ہوئیں اور سانپوں کی طرح ان کے جسموں سے لپٹتی چلی گئیں۔

''یہ۔ یہ کیا۔ یہ تم نے ہمیں زنجیروں میں کیوں باندھا ہے''۔ شاہ تاج جن نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم سردار کالے جن کے مجرم ہو اور دربار میں مجرموں کو زنجیروں میں باندھ کر ہی بادشاہ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے''۔ ناگوجن نے کہا۔ اس نے ایک بار پھر ہاتھ جھٹکا تو

اس کے ہاتھ سے بجلی کی لہریں نکل کر ان تینوں پر پڑیں۔ دوسرے لمحے جھماکا ہوا اور وہ تینوں زنجیروں سمیت غائب ہو گئے۔ ناگو جن نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بھی غائب ہو گیا۔

مکاٹو طوطے کو پتھر کا بت بناتے ہی سبز بدروح وہاں سے غائب ہو گئی تھی اور ٹارزن آنکھیں پھاڑے مکاٹو طوطے کو دیکھ رہا تھا جو پتھر کی طرح سخت اور بے جان ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ یہ مکاٹو طوطا تو سچ مچ پتھر کا بن گیا ہے"۔ ٹارزن نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مکاٹو طوطے کو اٹھا لیا۔ مکاٹو طوطا واقعی انتہائی ٹھوس پتھر میں بدل چکا تھا۔

"یہ تو برا ہوا ہے۔ بہت برا۔ سبز بدروح نے میرے سامنے مکاٹو طوطے کو پتھر کا بت بنا دیا ہے اور میں اس بدروح کو ایسا کرنے سے روک بھی نہیں سکا"۔ ٹارزن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب غصہ دکھائی

دے رہا تھا۔ اس نے منکو کی طرف دیکھا۔ منکو جھونپڑی کے فرش پر موجود خشک اور نرم گھاس پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

''منکو۔ ہوش میں آؤ منکو اور دیکھو مکاٹو طوطے کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ اس نے کالے جن کا اصل نام لیا تو سچ میں یہاں سبز بدروح آ گئی ا نے ایک لمحے میں مکاٹو طوطے کو پتھر کا بت بنا د میں آؤ منکو''۔ ٹارزن نے چیختے ہوئے کہا لیکن منکو اپنی جگہ بے ہوش پڑا رہا۔

''منکو منکو''۔ ٹارزن نے آگے بڑھ کر منکو کو اٹھا کر اس کے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو منکو اچانک چیخیں مارتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

''بدروح۔ بدروح۔ بچاؤ۔ مجھے اس بھیانک بدروح بچاؤ ورنہ وہ میرا خون پی جائے گی''۔ منکو نے ہوش میں آتے ہی بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں سے جا چکی ہے منکو۔ ہوش کرو''۔ ٹارزن نے غصے سے کہا تو منکو بوکھلا گیا اور پھر وہ خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''چلی گئی۔ اوہ اوہ۔ اچھا ہوا وہ چلی گئی ورنہ وہ سچ میں میرا خون پی جاتی اور میں بے موت مارا جاتا''۔ منکو نے

اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے مکاٹو طوطے کو پتھر کا بت بنا دیا ہے''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو چونک کر ایک طرف پڑے ہوئے پتھر بنے مکاٹو طوطے کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے سچ کہا تھا۔ اس نے اس جن کا نام لیا اور اس جن کا نام لیتے ہی سبز بدروح یہاں آ گئی اور اس نے مکاٹو طوطے کو پتھر کا بت بنا دیا''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مکاٹو طوطے کو سبز بدروح کی یہاں موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔ وہ خوف اور گھبراہٹ کی کیفیت میں تھا اور اسی وجہ سے کالے جن کا اصل نام اس کے منہ سے نکل گیا۔ جیسے ہی اس نے جن کا نام لیا سبز بدروح ظاہر ہوئی اور اس نے مکاٹو طوطے کو ایک لمحے میں پتھر کا بت بنا دیا''۔ ٹارزن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا پتھر کا بت بن کر یہ مر گیا ہے''۔ منکو نے کہا۔

''پتہ نہیں۔ پتھر کے بت سانس نہیں لیتے۔ فی الحال تو یہ مجھے بھی مرا ہوا ہی لگ رہا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

”اب کیا ہو گا۔ یہ سبز بدروح تو واقعی بہت طاقتور تھی اس نے ایک لمحے میں مکاٹو طوطے کو پتھر کا بنا دیا۔ اگر مکاٹو طوطے کی جگہ میں ہوتا تو کیا ہوتا“۔ منکو نے کہا۔

”اس کی جگہ تم پتھر کے بت بنے ہوتے اور کیا ہونا تھا“۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

”اب اس پتھر کے طوطے کا کیا ہو گا سردار۔ کیا اب یہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ کیا یہ اپنی اصل حالت میں نہیں آئے گا“۔ منکو نے کہا۔

”ایسا ہونا تو نہیں چاہئے۔ یہ شریف اور اچھا طوطا ہے اور میرا دوست بھی۔ میرا کوئی بھی دوست کسی پریشانی یا تکلیف میں ہو میں یہ برداشت نہیں کر سکتا“۔ ٹارزن نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن تم کرو گے کیا۔ کیا تم اس طوطے کو اصل حالت میں لا سکتے ہو“۔ منکو نے کہا۔

”میں جادو نہیں جانتا۔ مکاٹو طوطے کو جادو کے ذریعے پتھر کا بنایا گیا ہے“۔ ٹارزن نے کہا۔

”تب تو اسے کوئی ایسا انسان ہی اصل حالت میں لا سکتا ہے جو جادو کا توڑ جانتا ہو“۔ منکو نے کہا۔

''ہاں۔ ایسے انسان صرف ایک ہی ہیں''۔ ٹارزن نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کون۔ آ کو بابا''۔ منکو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ آ کو بابا۔ جادوئی اور طلسماتی معاملے میں وہی ہماری صحیح رہنمائی کرتے ہیں۔ وہ یقیناً اس سارے معاملے سے آگاہ ہوں گے۔ جو ہمیں مکاٹو طوطا نہیں بتا سکا وہ سب آ کو بابا ہی ہمیں بتا سکتے ہیں اور کوئی نہیں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''تو پھر چلیں آ کو بابا کے پاس''۔ منکو نے کہا۔

''ہاں چلو''۔ ٹارزن نے کہا اور دیوار میں بانس کے ساتھ لگا ہوا خنجر [illegible] کر۔ اپنے جانگیئے میں اڑس لیا او ایک طرف پڑا ہوا اپنا بھالا بھی اٹھا لیا۔

''[illegible]ٹو۔ میرا مطلب ہے پتھر کا بنا ہوا مکاٹو طوطا۔ کیا اسے ساتھ نہیں لے جانا''۔ منکو نے کہا۔

''او [illegible]ں۔ تم اٹھاؤ اسے اور میرے پیچھے آ جاؤ''۔ ٹار[illegible]

ارے باپ [illegible]۔ کہیں [illegible] کہ میں اسے اٹھاؤں تو جادو کا اثر مجھ پر بھی ہو جائے اور میں بھی پتھر کا بت بن

جاؤں''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں ہوتے تم کسی جادو کا شکار۔ اٹھاؤ اسے اور چلو میرے ساتھ''۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ کچھ دیر بعد منکو بھی باہر آ گیا اس کے ہاتھ میں پتھر کا .. مکاٹو طوطا تھا جسے دیکھ کر وہ اب بھی خوفزدہ ہو رہا تھا۔

''چلو''۔ ٹارزن نے کہا اور بھالا اٹھائے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ منکو بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔ کافی دیر چلتے رہنے کے بعد آخر کار وہ آکو بابا کے مخصوص ٹھکانے پر پہنچ گئے۔ آکو بابا انہیں جھونپڑی سے باہر ہی مل گئے وہ ایک چٹان پر بیٹھے دھوپ سینک رہے تھے۔ ٹارزن اور منکو نے انہیں نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا جس کا انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ ٹارزن آکو بابا کے سامنے ایک گول پتھر پر بیٹھ گیا جبکہ منکو ٹارزن کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا۔

''کیا بات ہے۔ پریشان دکھائی دے رہے ہو''۔ آکو بابا نے ٹارزن کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں آکو بابا۔ میں واقعی پریشان ہوں''۔ ٹارزن نے

سنجیدگی سے کہا۔

''کیا ہوا''۔ آ کو بابا نے کہا۔

''منکو''۔ ٹارزن نے منکو کی طرف دیکھ کر کہا تو منکو آگے بڑھا اور اس نے پتھر بنے مکاٹو طوطے کو آ کو بابا کے سامنے کر دیا۔ آ کو بابا نے پتھر بنے مکاٹو طوطے کو دیکھا تو وہ بری طرح سے چونک پڑے۔

''مکاٹو طوطا۔ یہ تو مکاٹو طوطا ہے۔ اسے کیا ہوا''۔ آ کو بابا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹارزن نے انہیں ساری بات بتا دی۔

''اس پر تو لکوٹا جادو کیا گیا ہے''۔ آ کو بابا نے مکاٹو طوطے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''لکوٹا جادو۔ یہ کیا ہے''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''یہ کالی دنیا کا سب سے طاقتور جادو ہے جس سے کسی بھی جاندار کو پتھر کا بنایا جا سکتا ہے۔ سبز بدروح نے مکاٹو طوطے پر یہی جادو کیا ہے''۔ آ کو بابا نے کہا۔

''کیا۔ یہ زندہ ہے یا مر چکا ہے''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''یہ زندہ ہے۔ یہ سن سکتا ہے دیکھ سکتا ہے لیکن نہ تو ہل سکتا ہے اور نہ کچھ بول سکتا ہے۔ اس کا سانس بھی غیر

محسوس انداز میں چل رہا ہے"۔ آکو بابا نے جواب دیا تو ٹارزن کے چہرے پر سکون کے تاثرات ابھر آئے۔

"اب یہ اصل حالت میں کیسے آئے گا آکو بابا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اس جادو کا ایک ہی توڑ ہے ٹارزن بیٹا۔ جس نے اس پر جادو کیا ہے اسے فنا کرنا پڑے گا۔ جیسے ہی وہ سبز بدروح فنا ہو گی مکاٹو طوطے پر سے اس کے جادو کا اثر ختم ہو جائے گا اور یہ پہلے جیسا جیتا جاگتا طوطا بن جائے گا"۔ آکو بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن مجھے اس بدروح کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آئی تھی۔ اگر یہ کوہ قاف کے طلسم کی بدروح ہے تو پھر میں اسے کہاں ڈھونڈوں گا۔ مکاٹو طوطے نے مجھے کوہ قاف کے طلسم کے بارے میں تو بتا دیا تھا لیکن اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ اس طلسم میں جانے کا راستہ کہاں ہے اور کون سا ہے"۔ ٹارزن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"رکو۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ یہ سارا چکر ہے کیا اور کوہ قاف کا طلسم کیوں بنایا گیا ہے"۔ آکو بابا نے چٹان سے

اترتے ہوئے کہا۔ اسے چٹان سے اترتے دیکھ کر ٹارزن اور منکو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''تم دونوں یہیں بیٹھو۔ میں جھونپڑی میں جا کر ایک عمل کرتا ہوں تب ہی مجھے اس طلسم کی حقیقت معلوم ہو گئی۔ بس تھوڑی دیر میں، میں واپس آ جاؤں گا''۔ آکو بابا نے کہا۔

''ٹھیک ہے آکو بابا''۔ ٹارزن نے کہا اور آکو بابا آہستہ آہستہ چلتے ہوئے جھونپڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جب وہ جھونپڑی میں داخل ہو گئے تو ٹارزن دوبارہ پتھر پر بیٹھ گیا۔

''تو کیا اب مکاٹو طوطے کو اصل حالت میں لانے کے لئے تم کوہ قاف کے اس طلسم میں جاؤ گے جہاں سبز بدروحیں ہیں جس کے بارے میں مکاٹو طوطے نے بتایا تھا''۔ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ میں مکاٹو طوطے کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتا۔ تمہاری طرح یہ بھی میرا دوست ہے اور میرے جنگل کی رعایا ہے اور میں اپنی رعایا کو کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ مکاٹو طوطے کو اصل حالت میں لانے کے لئے مجھے جو بھی

کرنا پڑے گا کروں گا چاہے مجھے کوہ قاف کے طلسم میں جا کر اس سبز بدروح کو ڈھونڈ کر اسے فنا کرنا پڑے یا ان سب سے مقابلہ کرنا پڑے میں کروں گا اور مکاٹو طوطے کو اصل حالت میں ضرور واپس لاؤں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"لیکن تم ان بدروحوں کا کیسے مقابلہ کرو گے۔ تم نے دیکھا نہیں وہ کس قدر بھیانک بدروح تھی اور اس نے انگلی کے ایک اشارے سے مکاٹو طوطے کو پتھر کا بت بنا دیا تھا۔ اگر اس نے تم پر بھی جادو کر دیا تو کیا ہو گا سردار"۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اسی لئے تو میں آکو بابا کے پاس آیا ہوں۔ ان کی مدد سے میں پہلے بھی کئی بدروحوں، جنوں اور دیوؤں سے ٹکرا چکا ہوں۔ اس بار بھی آکو بابا یقیناً میری رہنمائی کریں گے اور اس معاملے کو انجام تک پہنچانے میں میری مدد بھی کریں گے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں آکو بابا واقعی ایسے معاملات میں تمہاری کئی بار مدد کر چکے ہیں لیکن نجانے کیا بات ہے جب سے میں نے اس بدروح کو دیکھا ہے میری تو ابھی تک روح لرز رہی ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ اگر تم کوہ قاف کے اس طلسم میں

گئے تو پھر تم شاید وہاں سے کبھی واپس نہ آ سکو"۔ منکو نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا۔ آ کو بابا اگر میرا ساتھ دیں گے تو میں اس بدروح کو تلاش کر کے اسے فنا کر دوں گا"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو اس کی بات سن کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں آ کو بابا جھونپڑی سے نکلتے دکھائی دیئے۔ انہیں دیکھ کر ٹارزن اور منکو ایک بار پھر ان کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ آ کو بابا آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آ کر اس مخصوص چٹان پر چڑھ کر بیٹھ گئے جس پر وہ پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا آ کو بابا۔ کچھ پتہ چلا"۔ ٹارزن نے ان کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ آ کو بابا نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو بتائیں۔ میں مکاٹو طوطے کو پھر سے اصل حالت میں لانے کے لئے کیا کروں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"مکاٹو طوطے نے سچ کہا تھا۔ ناگا جزیرے کی آبشار کے عقب میں ہی وہ طلسم موجود ہے جسے کوہ قاف کا طلسم کہا جاتا ہے۔ یہ طلسم ایک شیطان جن نے بنایا ہے۔ اس طلسم میں ایک کالی چڑیا ہے جس میں اس نے اپنی جان چھپائی

ہوئی ہے۔ کوئی اس کالی چڑیا تک نہ پہنچ کر اسے ہلاک کر دے اس لئے اس جن نے یہ طلسم خوفناک بنا دیا ہے۔ اس طلسم میں سبز بدروحیں ہیں جو جادو بھی جانتی ہیں اور ان میں اتنی طاقت ہے کہ ان کے مقابلے میں ہزاروں جنات اور دیو بھی آ جائیں تو وہ انہیں ایک لمحے میں کاٹ کر رکھ دیں"۔ آکو بابا نے کہا۔

"مکاٹو طوطے نے کہا تھا وہ طلسم کسی کالے جن کا ہے جس کا اصل نام لینے پر سبز بدروحیں سامنے آ جاتی ہیں اور نام لینے والے کو یا تو جلا کر بھسم کر دیتی ہیں یا پھر اسے پتھر کا بت بنا دیتی ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ وہ واقعی شیطانوں کا شیطان ہے۔ اس کا نام میں بھی نہیں لے سکتا۔ ورنہ بدروحیں یہاں آ جائیں گی۔ یہ بدروحیں مجھے تو نقصان نہ پہنچا سکیں گی لیکن وہ تمہیں یا منکو کو جلا کر بھسم کر دیں گی یا پھر مکاٹو طوطے کی طرح پتھر کا بت بنا دے گی"۔ آکو بابا نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر آپ اس کا نام نہ لیں آکو بابا۔ اسے کالا جن ہی کہیں۔ میں مکاٹو طوطے کی طرح پتھر کا بت نہیں بننا چاہتا اور نہ ہی جل کر بھسم ہونا چاہتا ہوں۔ ابھی تو میں نے

شادی بھی نہیں کی ہے۔ اگر میں مر گیا تو پھر میرے ہونے والے بچے میری شفقت سے محروم رہ جائیں گے"۔ منکو نے بے حد گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کالا جن شیطان کا پیروکار ہے اور وہ کوہ قاف پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس نے اپنی طاقتوں سے کوہ قاف کے شاہی محل پر قبضہ کر رکھا ہے اور کوہ قاف کے بادشاہ، اس کی ملکہ اور اس کی بیٹی سرخ پری کو قید خانے میں ڈال رکھا ہے۔ وہ پورے کوہ قاف پر قبضہ کرنا چاہتا ہے لیکن ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کوہ قاف کا اصل بادشاہ اپنے ہاتھوں سے اس کے سر پر شاہی تاج رکھے اور کالے جن کی بادشاہت کا اعلان کر دے۔ لیکن شاہ تاج جن ایسا کرنے سے انکاری ہے جس پر کالا جن اور اس کے حواری نہ صرف شاہ تاج جن بلکہ اس کی ملکہ اور اس کی بیٹی پر بھی بے حد ظلم ڈھا رہا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے کالے جن کے سر پر شاہی تاج رکھ دیا تو وہ بلا شرکت غیرے کوہ قاف کا بادشاہ بن جائے گا اور چونکہ وہ بے حد ظالم، بے رحم اور سفاک جن ہے اس لئے وہ رعایا پر بے حد ظلم ڈھائے گا اس لئے شاہ تاج جن سمیت اس کی ملکہ اور بیٹی ان جنات کے ظلم

سہ رہے ہیں۔ چونکہ کالا جن شیطانی طاقتوں کا مالک اور وہ انتہائی طاقتور ہے اور اس نے اپنی جان کوہ قاف کے طلسم میں چھپائی ہوئی ہے اس لئے کوئی اس کے خلاف آواز تک بلند نہیں کرسکتا ہے"۔ آکو بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی ظلم ہے۔ آپ بتائیں کہ اگر میں کوہ قاف کے شاہ تاج جن، ملکہ اور ان کی بیٹی کی مدد کرنا چاہوں تو کیا کر کروں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ان کی مدد اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ کالے جن کو ہلاک کر دیا جائے"۔ آکو بابا نے کہا۔

"آپ بتا رہے ہیں کہ کوہ قاف میں کالے جن کے حواری بھی موجود ہیں۔ کیا مجھے ان سب کو بھی کالے جن سمیت ختم کرنا پڑے گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں۔ جو جن، کالے جن کے ساتھی بنے ہیں کالے جن نے انہیں جادوئی طاقتیں دی ہیں اس لئے وہ بھی اس کے ساتھ شیطان کے پیروکار بن چکے ہیں اور چونکہ ان کا تعلق اب شیطان اور کالے جن سے ہوگیا ہے اس لئے ان سب کی جانیں بھی کالے جن کے ساتھ منسلک ہوگئی ہیں۔ اگر کالے جن کو ہلاک کر دیا جائے تو اس کے ساتھ اس کے

تمام حواری بھی ہلاک ہو جائیں گے"۔ آکو بابا نے کہا۔

"اور کالے جن کی موت کوہ قاف کے طلسم میں موجود ایک سیاہ چڑیا میں ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ جب تک کوہ قاف کے طلسم کو ختم کر کے اس سیاہ چڑیا تک نہ پہنچا جائے اور اسے ہلاک نہ کر دیا جائے اس وقت تک کالا جن ہلاک نہیں ہو سکتا ہے"۔ آکو بابا نے کہا۔

"کوہ قاف کا شاہ تاج جن اس کی ملکہ اور بیٹی اب کہاں ہیں"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"وہ کالے جن کی قید میں ہیں۔ اس نے انہیں شاہی قید خانے میں رکھا ہوا ہے۔ اپنی بات منوانے کے لئے وہ انہیں قید خانے سے باہر لا کر ان پر ظلم کرتا رہتا ہے لیکن انتہائی ظلم سہنے کے باوجود وہ کالے جن کی بات نہیں مانتے تو وہ انہیں پھر سے قید خانے میں ڈال دیتا ہے۔ اس کی مجبوری ہے جب تک شاہ تاج جن خود اس کے سر پر اپنا تاج نہیں رکھ دیتا اور اس کی بادشاہت کا اعلان نہیں کر دیتا وہ انہیں ہلاک نہیں کر سکتا۔ بادشاہ کے ساتھ ساتھ وہ ملکہ اور ان کی بیٹی کو بھی زندہ رکھنے پر مجبور ہے کیونکہ ان دونوں کی

موجودگی اور ان کی رضا مندی کے بعد ہی شاہ تاج جن، کالے جن کے سر پر شاہی تاج رکھ سکتا ہے"۔ آ کو بابا نے کہا۔

"کیا کسی طرح سے میں شاہ تاج جن، ملکہ اور شہزادی پری سے مل سکتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں کوہ قاف کے شاہی قید خانے میں جانا ہو گا بیٹا اور وہاں جنات کا سخت پہرہ ہے۔ شاہ تاج جن اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کر غائب نہ ہو جائے اس لئے کالے جن نے ہر طرف جنات کا پہرہ لگایا ہوا ہے۔ جنات دن رات ان تینوں پر نظر رکھتے ہیں یہاں تک کہ قید خانے کے باہر اور اندر بھی جن موجود ہیں جو ایک لمحے کے لئے بھی پلکیں نہیں جھپکاتے اور ان تینوں پر نظر رکھتے ہیں۔ اگر تم وہاں گئے تو جنات کی نظروں میں آ جاؤ گے اور وہ فوراً تم پر حملہ کر دیں گے جس کے نتیجے میں ظاہر ہے تمہیں نقصان ہی ہو گا۔ اس لئے وہاں جانے کا خیال دل سے نکال دو"۔ آ کو بابا نے کہا۔

"لیکن یہ کالا جن ہے کون اور اس نے کوہ قاف پر کیسے قبضہ کر لیا۔ کیا کوہ قاف میں ایسا کوئی نہیں جو اسے ایسا

کرنے سے روک سکے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کالے جن کا تعلق شیطانی دنیا سے ہے اور وہ شیطانی دنیا سے ہی آیا ہے۔ اس کے پاس انتہائی طاقتور جادوئی طاقتیں ہیں اور اس نے کوہ قاف پر قبضہ کرنے کے لئے جادو کا ہی سہارا لیا تھا''۔ آکو بابا نے کہا۔

''کیا مطلب۔ اس نے جادو سے کیسے کوہ قاف پر قبضہ کر لیا''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے کوہ قاف پر شب خون مارا تھا۔ وہ غیبی حالت میں کوہ قاف کے شاہی محل میں پہنچا اور پھر اس نے جادو کے ذریعے محل کے سب باسیوں کو گہری نیند سلا دیا۔ اس نے ان سب پر نیند کی حالت میں جادو چلایا اور پھر محل کے تقریباً ہر جن، پری اور پری زاد کو اپنا تابع کر لیا۔ اس نے جادو کے زور سے ہی شاہ تاج جن، ملکہ اور ان کی بیٹی سرخ پری کو گہری نیند سلا کر قید خانے میں پہنچا دیا تھا۔ یہ سب کیسے ہوا۔ کیوں ہوا اس کے بارے میں وہ سب کچھ نہیں جانتے''۔ آکو بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو اب مجھے کیا کرنا چاہئے''۔ ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ تم خود کیا چاہتے ہو"۔ آ کو بابا نے پوچھا۔

"میں ان کی مدد کرنا چاہتا ہوں اور کالے جن کی ایک بدروح نے میرے دوست مکاٹو طوطے کو بھی پتھر کا بت بنایا ہے مجھے اسے بھی اصل حالت میں واپس لانا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تب اس کے لئے تمہیں کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے ٹارزن بیٹا۔ تم مکاٹو طوطے کو اصل حالت میں لانا چاہتے ہو اور کوہ قاف کے بادشاہ، ملکہ اور ان کی بیٹی کی مدد کرنا چاہتے ہو تو تم کوہ قاف جانے کی بجائے کوہ قاف کے طلسم میں جاؤ اور اس طلسم میں موجود اس سیاہ چڑیا کو ہلاک کر دو۔ سیاہ چڑیا کے ہلاک ہوتے ہی کالا جن اور اس کے تمام حواری جن ہلاک ہو جائیں گے اور شاہ تاج جن، ملکہ اور ان کی بیٹی کو رہائی مل جائے گی۔ شاہ تاج جن نیک اور انتہائی رحمدل بادشاہ ہے اسی کو کوہ قاف پر حکومت کرنا چاہئے اور یہ سب اب تب ممکن ہے کہ اس کالے جن کو ہلاک کر دیا جائے"۔ آ کو بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں کوہ قاف کے طلسم میں کیسے جاؤں گا بابا۔ میں تو وہاں جانے کا راستہ بھی نہیں جانتا اور نہ ہی مجھے اس

طلسم کے بارے میں معلوم ہے کہ وہاں سبز بدروحوں کے علاوہ اور کیا ہے اور میں اس طلسم کو کیسے ختم کر سکتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تم ہمت کرو بیٹا۔ طلسم تک پہنچا اور اس کے سارے راز تمہیں میں بتا دوں گا۔ ان طلسمات کو ختم کرنے کے لئے میں تمہاری مدد بھی کروں گا"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"اگر آپ یہ سب کچھ کریں گے تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی آکو بابا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"نیکی کے کاموں میں مدد کرنا بھی نیکی ہی ہوتا ہے ٹارزن بیٹا۔ تم جس طرح سے دوسروں کی مدد کرتے ہو اور دوسروں کی جان بچانے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالتے ہو یہ دنیا کی سب سے بڑی نیکی ہے اور نیک انسانوں کے ساتھ آسمانوں کا مالک ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ آسمانوں کا مالک ہوتا ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی"۔ آکو بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آکو بابا۔ کیا مدد کرنے کے لئے آپ خود سردار کے ساتھ کوہ قاف کے طلسم میں جائیں گے"۔ منکو نے کہا جو

اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"نہیں۔ میں بوڑھا اور کمزور انسان ہوں میں ٹارزن کے ساتھ تو نہیں جا سکتا لیکن میری دعائیں ٹارزن کے ساتھ ہوں گی اور میں ٹارزن پر مسلسل نظر رکھوں گا۔ جہاں بھی ٹارزن کو میری مدد کی ضرورت ہو گی میں اس کی بھرپور انداز میں مدد بھی کروں گا"۔ آکو بابا نے کہا۔

"تو پھر سردار کے ساتھ بدروحوں کی دنیا میں مجھے بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے نا"۔ منکو نے اپنی جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"ایسا نہیں ہے۔ تمہیں ٹارزن کے ساتھ جانا پڑے گا"۔ آکو بابا نے کہا تو منکو کا رنگ اُڑ گیا۔

"مم مم۔ میں سردار کے ساتھ بدروحوں کے طلسم میں جاؤں گا۔ لیکن آکو بابا بدروحوں کا نام سنتے ہی مجھے پسینہ آ جاتا ہے۔ اگر میں انہیں سامنے دیکھ لوں گا تو میرا کیا حشر ہو گا"۔ منکو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے تمہیں اپنا دل بڑا کرنا ہو گا منکو۔ میں تمہارے ذریعے ہی ٹارزن پر نظر رکھ سکوں گا اور ضرورت پڑنے پر میں تمہارے ذریعے ہی اس کی مدد بھی کروں گا۔

یہ سمجھ لو کہ میں تمہارے ذہن میں گھس کر یہ سب کر سکتا ہوں اگر تم ٹارزن کے ساتھ نہ گئے تو پھر میں بھی ٹارزن کی کوئی مدد نہ کر سکوں گا اور ٹارزن کوہ قاف کے طلسم میں پھنس جائے گا۔ ایک بار یہ طلسم میں پھنس گیا تو پھر تم اور یہ سارا جنگل اپنے سردار سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائے گا اگر تم ایسا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی"۔ آ کو بابا نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ سردار ہم سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے یہ میں تو کیا جنگل کا کوئی باسی بھی نہیں سوچ سکتا۔ سردار کی مدد کرنے اور اس کی کامیابی کے لئے تو میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں"۔ منکو نے سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ تم جیسے بہادر دوست جب ٹارزن کے ساتھ ہوں تو بھلا ٹارزن کو کون شکست دے سکتا ہے"۔ آ کو بابا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹارزن بھی مسکرا دیا۔

"اب آپ مجھے اس طلسم کے بارے میں تفصیل بتائیں آ کو بابا اور وہاں جانے کے راستے کے بارے میں بھی"۔ ٹارزن نے کہا تو آ کو بابا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ انہیں تفصیل کے ساتھ کوہ قاف کے طلسم کے بارے میں

بتانا شروع ہو گئے جو بے حد ڈراؤنا، خوفناک اور انتہائی خطرناک تھا۔ کوہ قاف کے طلسم کے بارے میں تفصیل سن کر منکو کا تو جیسے خون ہی خشک ہوتا جا رہا تھا لیکن اس نے آکو بابا کو روکنے اور ٹوکنے کی کوئی کوشش نہ کی اور ٹارزن کی طرح خاموشی سے ان کی باتیں سننے لگا۔

کوہ قاف کا شاہی دربار سجا ہوا تھا۔ لا جن شاہی تخت پر بڑی شان اور رعب بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے بے شمار درباری جن موجود تھے اور دیواروں کے ساتھ محافظ جن ہاتھوں میں تلواریں اور ڈھالیں لئے مستعد کھڑے تھے۔ کالے جن کے تخت کے ارد گرد دو خوبصورت پریاں کھڑی تھیں جن کے ہاتھوں میں مور پنکھ تھے اور وہ ان سے کالے جن کو ہوا جھل رہی تھیں۔

دربار کے عین وسط میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری موجود تھے ان کے چہروں پر نفرت کے ساتھ ساتھ غصے کے بھی تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے قریب سیاہ رنگ کے تین ہٹے کٹے جن موجود تھے۔ ان جنوں کے جسموں پر سرخ رنگ کے جانگیئے

تھے اور انہوں نے ہاتھوں میں بھاری ڈنڈے اٹھائے ہوئے
تھے جن کے آگے کانٹوں والے گولے لگے ہوئے صاف
دکھائی دے رہے تھے۔ ان جنوں کے چہروں پر وحشت اور
انتہائی سفاکی دکھائی دے رہی تھی۔ ان سب سے آگے ناگو
جن کھڑا تھا۔ جس نے کالے جن کے سامنے سر جھکا یا ہوا
تھا اور کالا جن اس کی جانب خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔
"تو تم شاہ تاج جن کو سمجھانے اور یہ منانے میں ناکام
ہو گئے ہو ناگو جن کہ یہ مجھے کوہ قاف کا بادشاہ بنا دے"۔
اچانک کالے جن نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔
"میں معافی چاہتا ہوں حضور۔ میں نے ہر ممکن کوشش کر
لی ہے۔ شاہ تاج جن کے ساتھ ساتھ میں نے ملکہ پری اور
سرخ پری پر بھی بے حد تشدد کیا ہے لیکن یہ ٹس سے مس
نہیں ہو رہے اور ان کی ایک ہی رٹ ہے کہ یہ آپ کو کسی
بھی صورت میں کوہ قاف کا بادشاہ نہیں بننے دیں گے"۔ ناگو
جن نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیوں شاہ تاج جن۔ کیا اب بھی تمہارا یہی فیصلہ
ہے"۔ کالے جن نے اس بار شاہ تاج جن سے مخاطب ہو
کر کہا۔

''ہاں۔ تم شیطان ہو، ظالم اور بے رحم جن ہو۔ میں تم جیسے ظالم جن کو کسی بھی صورت میں اپنی رعایا پر مسلط نہیں ہونے دوں گا''۔ شاہ تاج جن نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ایسی صورت میں تمہارا کیا انجام ہو گا یہ سوچا ہے تم نے''۔ کالے جن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے اپنے انجام کی کوئی پرواہ نہیں ہے''۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

''تم پر ابھی تمہارے ہی محل کے جن نے تشدد کیا ہے۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں نہ صرف تمہارا بلکہ تمہاری ملکہ اور تمہاری بیٹی کا ایسا بھیانک حشر کروں گا کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روحیں صدیوں بلبلاتی رہیں گی''۔ کالے جن نے کہا۔

''تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ لیکن ہمارا فیصلہ نہیں بدلے گا''۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

''اگر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہاری ملکہ اور سرخ پری کو ہلاک کر دوں تو''۔ کالے جن نے غصے سے کہا۔

''اپنی رعایا کو تم جیسے ظالم سے بچانے کے لئے مجھے اپنی ملکہ اور بیٹی کی قربانی منظور ہے کالے جن۔ میں انہیں مرتے

ہوئے دیکھنے کا حوصلہ رکھتا ہوں"۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

"تو تم ایسے نہیں مانو گے"۔ کالے جن نے کہا۔

"ایسے کیا میں کسی بھی حال میں نہیں مانوں گا"۔ شاہ تاج جن نے اٹل لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم کب تک اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتے ہو۔ میں اب تم تینوں کا کوئی لحاظ نہیں کروں گا۔ جب تک تم اپنا فیصلہ نہیں بدل لیتے اور مجھے کوہ قاف کا بادشاہ نہیں بنا دیتے اس وقت تک میں تم پر ایسا ظلم کروں گا کہ تمہاری ساری اکڑ اور ہٹ دھرمی ختم ہو جائے گی اور تم اپنے ہاتھوں سے میری تاج پوشی کرو گے اور مجھے کوہ قاف کا بادشاہ بنانے کا اعلان کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے"۔ کالے جن نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا"۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔ کالے جن نے غرا کر کہا۔

"داگم، بالو اور ہاڈو جنو۔ ان تینوں کی زنجیروں کو پکڑ لو"۔ کالے جن نے سیاہ فام جلاد جیسے جنوں کو دیکھتے ہوئے گرجدار لہجے میں کہا۔ اس کا حکم سنتے ہی تینوں جلاد جن آگے بڑھے اور انہوں نے شاہ تاج جن، ملکہ اور سرخ پری

کے جسموں پر لپٹی ہوئی زنجیروں کے سروں کو ہاتھوں میں پکڑ لیا۔ جیسے ہی انہوں نے زنجیروں پر ہاتھ رکھے اسی لمحے شاہ تاج جن، ملکہ اور سرخ پری کے جسم ساکت ہوتے چلے گئے۔ جیسے وہ تینوں پتھر کے بتوں میں تبدیل ہو گئے ہوں۔ وہ سن سکتے تھے، بول سکتے تھے اور دیکھ بھی سکتے تھے لیکن اپنی جگہوں سے حرکت نہ کر سکتے تھے۔ چند ہی لمحوں بعد اچانک ان کے جسموں کے ان حصوں سے دھواں سا نکلنا شروع ہو گیا جہاں جہاں موٹی فولادی زنجیریں بندھی ہوئی تھیں۔ زنجیریں آہستہ آہستہ سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔ شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری کی چیخیں کچھ ہی دیر میں دربار کی چھتیں اُڑانے لگیں۔ ان کے جسم جل رہے تھے۔ ہر طرف عجیب سی سرانڈ پھیل رہی تھی۔ وہ بری طرح سے تڑپنا اور خود کو جلنے سے بچانا چاہتے تھے لیکن نجانے کیوں ان کے جسم ساکت ہو گئے تھے اور وہ اسی جگہ کھڑے جلنے کی اذیت برداشت کر رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے زنجیروں کا رنگ سرخ ہو گیا اور پھر ان زنجیروں میں آگ لگ گئی۔ یہ آگ ان تینوں کی کھال جلانے لگی۔

دربار میں موجود جنات آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر شاہ تاج

جن، ملکہ پری اور سرخ پری کو ملنے والے اس ہولناک عذاب کو دیکھ کر خوفزدہ ہو رہے تھے۔ وہ سب چونکہ کالے جن کے غلام تھے اس لئے ان میں سے کوئی ایک بھی شاہ تاج جن، ملکہ پری اور شہزادی پری کی مدد کے لئے آگے نہ بڑھ رہا تھا۔ زنجیروں کو یوں آگ لگی ہوئی تھی جیسے وہ فولاد کی نہ بنی ہوئی ہوں بلکہ موم کی بنی ہوئی ہوں۔

"یہ آگ تمہیں اس وقت تک جلاتی اور اذیت دیتی رہے گی جب تک تم میری بات مان نہیں جاتے"۔ کالے جن نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں تمہاری بات نہیں مانوں گا۔ تم مجھے چاہے جلا کر راکھ کر دو میں تمہیں کوہ قاف کا بادشاہ نہیں بننے دوں گا"۔ شاہ تاج جن نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو بھگتو پھر"۔ کالے جن نے غرا کر کہا۔ آگ تیز ہو گئی تھی اور اب وہ تینوں آگ کے شعلے بنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ دربار ان کی تیز اور ہولناک چیخوں سے گونج رہا تھا لیکن کالے جن پر جیسے ان کی چیخوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"ہونہہ۔ یہ تینوں واقعی ضرورت سے زیادہ ہی ڈھیٹ

ہیں۔ آگ میں جلنے کے باوجود ان کی ہٹ دھرمی ختم نہیں ہو رہی۔ زنجیروں چھوڑ دو"۔ کالے جن نے گرج کر کہا تو تینوں جلاد جنوں نے زنجیروں پر سے ہاتھ ہٹا لئے۔ ان کے ہاتھ ہٹاتے ہی نہ صرف زنجیروں پر لگی ہوئی آگ بجھ گئی بلکہ ان تینوں کے بے جان جسموں میں بھی جیسے جان آ گئی اور وہ تینوں فرش پر گرتے چلے گئے اور بری طرح سے تڑپنے لگے۔ ان کے جسم جگہ جگہ سے جل گئے تھے اور ان کے منہ سے بدستور چیخیں نکل رہی تھیں۔ کالے جن نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر ان کی طرف کر کے جھٹکا تو اچانک ان تینوں کے جسم دھویں میں چھپ گئے۔ پھر ان کی چیخوں کی آوازیں کم ہونے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ ان کی چیخیں ختم ہوگئیں۔ چند لمحوں بعد دھواں چھٹ گیا تو وہ تینوں ایک بار پھر دکھائی دینے لگے۔ اب ان کے جسموں پر کسی زخم اور آگ سے جلنے کا کوئی نشان دکھائی نہ دے رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے انہیں کبھی کوئی خراش تک نہ آئی ہو۔ بھاری زنجیروں میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں سکتے تھے اس لئے اسی طرح فرش پر پڑے ہوئے تھے

"انہیں اٹھا کر کھڑا کر دو"۔ کالے جن نے کہا تو جلاد

جنوں نے انہیں اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"میں نے تمہیں ہر تکلیف سے راحت دلا دی ہے شاہ تاج جن۔ تم، تمہاری ملکہ اور تمہاری بیٹی کے سارے زخم بھی میں نے جادو سے ٹھیک کر دیئے ہیں۔ تم تینوں نے جو عذاب بھگتا ہے یہ تو ابھی اذیتوں کی ابتدا تھی۔ میں تمہیں نئی سے نئی اور ہولناک اذیتوں میں مبتلا کروں گا اور پھر اسی طرح سے ٹھیک کر دوں گا تاکہ تمہیں پہلے سے زیادہ اذیت میں مبتلا کر سکوں۔ تمہیں آگ میں جلانے کا یہ چھوٹا سا نمونہ تھا۔ اب تمہیں اذیتیں ملیں گی وہ اس سے کہیں زیادہ دردناک اور بھیانک ہوں گی۔ اب بھی وقت ہے مان جاؤ"۔ کالے جن نے شاہ تاج جن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ہمارے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دو تو بھی پرواہ نہیں ہے کالے جن۔ ہم ہر اذیت برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو لیکن ہم اپنا ارادہ کبھی نہیں بدلیں گے"۔ شاہ تاج جن نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی سہی"۔ کالے جن نے کہا۔ اس

نے سیاہ جنوں کو اشارہ کیا تو سیاہ جن تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ڈنڈے اٹھا لئے جن کے روں پر نوکیلے کانٹوں والے گولے لگے ہوئے تھے۔ دوسرے لمحے ان کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور ان میں سے ایک سیاہ جن، شاہ تاج جن دوسرا ملکہ پری اور تیسرا جن کانٹوں والا ڈنڈا سرخ پری کو مارنا شروع ہو گیا۔ ان تینوں کے جسموں سے یکلخت خون کی دھاریں بہنے لگیں اور دربار ایک بار پھر ان کی تیز اور انتہائی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔

ٹارزن اپنے دوست بندر منکو کے ہمراہ نالگا جزیرے میں موجود ایک قبیلے کے سردار ہاٹو کے ساتھ اس کی جھونپڑی میں موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک کشتی کے ذریعے اس جزیرے پر پہنچا تھا۔ اس نے منکو کو بھیج کر جنگل میں موجود ہاٹو قبیلے کے سردار کو اپنی آمد کی خبر بھجوا دی تھی۔

یہ قبیلہ چونکہ ٹارزن کو اپنا بڑا سردار مانتا تھا اس لئے جیسے ہی انہیں ٹارزن کی آمد کی اطلاع ملی وہ فوراً اس کے استقبال کے لئے ساحل پر دوڑ آئے۔ انہوں نے ٹارزن کا شاندار استقبال کیا اور وہ ٹارزن کو لے کر قبیلے میں آ گئے۔ ٹارزن کا استقبال کرنے والوں میں سردار ہاٹو بھی تھا۔ وہ ٹارزن اور منکو کو لے کر اپنی جھونپڑی میں آ گیا۔ اس نے ٹارزن کو شیر کی کھال پر بٹھایا۔ کچھ ہی دیر میں ایک وحشی ان

کے لئے بہت سے پھل اور شہد کے چھتے لے آیا۔ سردار ہاٹو کے کہنے پر ٹارزن اور منکو پھل اور شہد کھانے لگے۔

شہد اور پھل کھانے کے بعد جب ٹارزن نے سردار ہاٹو کو کوہ قاف کے طلسم کے بارے میں بتایا تو وہ یہ سب سن کر بے حد حیران ہوا اور فوراً ٹارزن کی مدد کرنے کے لئے تیار ہو گیا پھر پھر وہ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد چند وحشیوں کو لے کر ٹارزن کے ساتھ بڑی آبشار کی جانب روانہ ہو گیا۔ ٹارزن کے کہنے پر انہوں نے ایک چھوٹی کشتی اور اس کے چپو بھی ساتھ لے لئے تھے۔ جنگل سے نکل کر وہ ایک پہاڑی علاقے میں آئے اور طویل اور دشوار گزار راستوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک بڑی پہاڑی تک پہنچ گئے جہاں ایک آبشار گر رہی تھی۔ آبشار بہت بڑی تھی اور پانی کی سفید اور تیز دھاریں پرشور آواز کے ساتھ زمین پر گر رہی تھیں۔ پہاڑی کے نیچے ایک بڑا سا تالاب بنا ہوا تھا اور اس تالاب کا پانی مختلف اطراف میں نہروں کی شکل میں بہہ رہا تھا۔ یہ علاقہ بہت سرسبز اور شاداب تھا۔ ہر طرف رنگ برنگے پرندے اُڑتے پھر رہے تھے۔ ندی نالوں کے دائیں بائیں درخت تھے جن پر ان پرندوں نے گھونسلے

بنائے ہوئے تھے۔ آبشار کے دائیں بائیں خالی چٹانوں اور جھاڑیوں میں بھی گھونسلے بنے ہوئے تھے جہاں مختلف رنگ اورنسل کے طوطے رہتے تھے۔ چونکہ وہ راستے میں آرام کرتے ہوئے آئے تھے اس لئے ان میں سے کوئی بھی تھکا ہوا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''اب آگے کہاں جانا ہے بڑے سردار''۔ سردار ہاٹو نے ٹارزن کے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آگے میں اور منکو جائیں گے سردار ہاٹو۔ اب تم کچھ دیر آرام کرو اور پھر واپس اپنے قبیلے میں چلے جاؤ۔ ہم اپنا کام ختم کر کے جلد ہی واپس آ جائیں گے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ لیکن''۔ سردار ہاٹو نے کہنا چاہا۔

''ہمارا آگے کا سفر ان ندی نالوں میں کشتی کے ذریعے ہو گا۔ ہم اپنے ساتھ ایک ہی کشتی لائے ہیں جس میں منکو اور میں ہی سفر کر سکیں گے اس لئے مجبوری ہے۔ ویسے بھی میں جس سفر پر جا رہا ہوں وہ آسان نہیں ہے۔ ہماری منزل بے حد مشکل اور خطرناک ہے اور میں تم میں سے کسی کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''پھر بھی بڑے سردار۔ ہم میں سے کسی ایک کو تو تمہارے ساتھ جانا چاہئے''۔ سردار ہاٹو نے کہا۔

''منکو ہے نا میرے ساتھ''۔ ٹارزن نے کہا۔ سردار ہاٹو نے اعتراض کرنا چاہا لیکن ٹارزن نے اسے خاموش کرا دیا۔

''ٹھیک ہے بڑے سردار۔ اگر تم ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تو کوئی بات نہیں لیکن ہم واپس قبیلے میں نہیں جائیں گے۔ ہم تمہارا یہیں پر انتظار کریں گے۔ جب تم واپس آ جاؤ گے تب ہم ایک ساتھ ہی قبیلے میں جائیں گے''۔ سردار ہاٹو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ارے لیکن۔ ہم نجانے کب واپس آئیں تو کیا تب تک تم یہیں رہو گے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں سردار۔ تمہیں واپس آنے میں ایک ماہ یا اس سے زیادہ بھی لگ جائے تب بھی کوئی پرواہ نہیں۔ ہم یہیں رکیں گے اور یہی ہم سب کا متفقہ فیصلہ ہے کیوں ساتھیو''۔ سردار ہاٹو نے پہلے ٹارزن سے اور پھر اپنے ساتھ آئے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو ان سب نے اونچی آواز میں، ہاں ہاں کرنا شروع کر دی۔

''لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے میں اس طلسم میں جا کر زندہ

ہی نہ رہوں۔ ایسی صورت میں کیا تم ہمیشہ یہاں رہو گے"۔
ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

"آسمانوں کا مالک تم پر رحمتوں کے سائے بنائے رکھے بڑے سردار۔ تم اپنے منہ سے ایسی منحوس باتیں نہ نکالا کرو۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ تم ایسے معاملات میں پہلے بھی کامیاب ہوتے رہے ہو۔ اس بار بھی تمہیں کامیابی ہی ملے گی۔ مجھے یقین ہے کہ تم ضرور واپس آؤ گے اور بہت جلد واپس آؤ گے"۔ سردار ہاٹو نے کہا اور اس کا خلوص اور اس کا یقین دیکھ کر ٹارزن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہاں تم سب کے لئے کھانے پینے کی کوئی کمی نہیں ہے۔ پھلوں سے درخت لدے ہوئے ہیں اور آبشار کا ٹھنڈا میٹھا پانی بھی موجود ہے۔ تم ساری زندگی بھی یہاں آسانی سے گزار سکتے ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمہارے قبیلے کو بھی تمہاری ضرورت ہے اس لئے تم ایک ہفتے تک یہاں رکنا اگر میں واپس آ گیا تو ہم اکٹھے واپس جائیں گے اور اگر میں ایک ہفتے تک واپس نہ آیا تو پھر تم میرے لئے دعا کرنا اور واپس چلے جانا"۔ ٹارزن نے کہا۔

''لیکن بڑے سردار''۔ سردار ہاٹو نے کچھ کہنا چاہا۔

''یہ میرا حکم ہے''۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں کہا تو سردار ہاٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے بڑے سردار۔ ہم تمہارا حکم نہیں ٹال سکتے۔ ہم ایک ہفتے تک یہاں رکیں گے اور پھر واپس جائیں گے''۔ سردار ہاٹو نے جواب دیا۔

''اب تم یہاں اپنے رکنے کے لئے انتظام کرو۔ میں یہاں موجود بوڑھے طوطے جوجو کو بلاتا ہوں۔ کوہ طلسمات کا راستہ کہاں ہے آکو بابا کے کہنے کے مطابق وہی مجھے وہاں لے جا سکتا ہے''۔ ٹارزن نے کہا تو سردار ہاٹو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ بڑھ گیا تا کہ ان کے ساتھ مل کر یہاں رکنے کے لئے عارضی جھونپڑیاں بنا سکے۔ ٹارزن ہوا میں اُڑتے پھرتے پرندوں کی طرف دیکھ ، ہا تھا۔ اس نے مخصوص انداز میں سیٹی بجائی تو ایک نیلے رنگ کا طوطا تیزی سے اُڑتا ہوا اس کی طرف آ گیا اور اس کے سامنے موجود ایک درخت پر بیٹھ گیا۔

''تم ٹارزن ہو نا''۔ نیلے طوطے نے ٹارزن کی طرف غور سے اور حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیا تم مجھے جانتے ہو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ تمہارے بارے میں مجھے مکاٹو طوطے نے بتایا تھا۔ اس نے مجھے تمہارے انداز میں سیٹی بجا کر بتایا تھا کہ اس سیٹی کی مدد سے تم ہم میں سے کسی بھی پرندے کو اپنے پاس بلا سکتے ہو اور تمہاری سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تم چرند پرند کی آواز میں سب سے آسانی سے بات کر سکتے ہو''۔ نیلے طوطے نے کہا تو ٹارزن مسکرا دیا۔

''ہاں۔ میں جنگل کا باسی ہوں اور تمام جانوروں اور پرندوں کی زبانیں جانتا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''لیکن تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تم تو یہاں سے دور ایک بڑے جنگل میں رہتے ہو''۔ نیلے طوطے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے بوڑھے طوطے جوجو سے ملنا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر اس طوطے کو مکاٹو طوطے کے بارے میں نہیں بتایا تھا کہ وہ کس طرح جادوئی عمل کی وجہ سے پتھر کا بنا ہوا ہے۔ ٹارزن پتھر بنے مکاٹو طوطے کو اپنے ساتھ ہی لایا تھا جسے ایک وحشی نے ایک کپڑے میں چھپا دیا تھا اور کپڑے میں لپٹا ہوا پتھر کا بنا مکاٹو طوطا، منکو کے

ہاتھوں میں تھا۔

''جوجو طوطے سے۔ کیوں۔ تم اس سے کیوں ملنا چاہتے ہو''۔ نیلے طوطے نے حیرت سے کہا۔

''مجھے اس سے ضروری باتیں کرنی ہیں۔ کیا تم مجھے اس طوطے کے پاس لے جا سکتے ہو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن وہ آبشار والی پہاڑی کی سب سے بلند چٹان میں بنے ہوئے ایک سوراخ کے اندر رہتا ہے۔ وہ بوڑھا ہو چکا ہے اس لئے اُڑ نہیں سکتا۔ اگر تمہیں اس سے ملنا ہے تو تمہیں اس پہاڑی پر چڑھنا پڑے گا اور اس چٹان پر جانا پڑے گا جہاں جوجو طوطا رہتا ہے''۔ نیلے طوطے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم میری اس چٹان تک رہنمائی کرو میں پہاڑی پر چڑھنے کے لئے تیار ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''سوچ لو سردار ٹارزن۔ اس پہاڑی کی چٹانوں پر بے حد پھسلن ہے۔ اوپر چڑھتے ہوئے تم اگر پھسل کر تالاب میں گر گئے تو یہ یاد رکھنا اس تالاب میں آبشار کا جو پانی گر رہا ہے یہ تم کو اپنے ساتھ اتنی گہرائی میں لے جائے گا کہ تم واپس نہیں آ سکو گے''۔ نیلے طوطے نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو نیلے طوطے۔ میں خود کو سنبھال سکتا ہوں“۔ ٹارزن نے کہا۔

”میرا نام ماٹو طوطا ہے“۔ نیلے طوطے نے کہا۔

”تمہاری طرح تمہارا نام بھی خوبصورت ہے“۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا تو ماٹو طوطا ہنس پڑا۔

”شکریہ“۔ ماٹو طوطے نے کہا۔

”چلو۔ میں اس پہاڑی پر چڑھتا ہوں۔ تم بتاؤ مجھے کس طرف جانا ہے“۔ ٹارزن نے کہا۔

”سامنے سے چڑھو وہ سب سے اوپر نوک کی طرح باہر کی طرف جو ابھری ہوئی چٹان ہے تمہیں اس پر جانا ہے“۔ ماٹو طوطے نے گرتی ہوئی آبشار کے ایک کنارے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ٹارزن نے چونک کر دیکھا تو اسے واقعی وہاں ایک بڑی سی چٹان دکھائی دی جو دوسری چٹانوں کے مقابلے میں زیادہ باہر کی طرف ابھری ہوئی اور نوکیلی تھی۔

”ٹھیک ہے تمہارا شکریہ“۔ ٹارزن نے کہا۔

”اگر تمہارے پر ہوتے تو تم میری طرح سے اُڑ کر جلد ہی اس چٹان تک پہنچ جاتے لیکن تم انسان ہو اس لئے تمہیں

اوپر چڑھنا ہو گا۔ میں اب بس اتنا کہوں گا کہ احتیاط سے اوپر چڑھنا''۔ ماٹو طوطے نے سنجیدگی سے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''چلو منکو''۔ ٹارزن نے منکو سے کہا تو منکو بوکھلا گیا۔

''ارے۔ تم نے بوڑھے طوطے سے ملنے جانا ہے۔ اس سے ملنے کے بعد تم نے نیچے ہی آنا ہے تو پھر مجھے تمہارے ساتھ جانے کی کیا ضرورت ہے۔ تم جاؤ میں یہیں رکتا ہوں''۔ منکو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ سردار ہاٹو اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنگل کی طرف گیا ہے۔ تم اس کے ساتھ یہیں رکو اور اسے بتا دینا کہ میں اوپر گیا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ تم جاؤ۔ میں اسے بتا دوں گا''۔ منکو نے اپنی جان بچتے دیکھ کر فوراً کہا تو ٹارزن مسکراتا ہوا پہاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ پہاڑی کے قریب پہنچ کر وہ آبشار کے کنارے پر آیا۔ یہاں پانی گرنے کا بے حد شور تھا اور یہاں واقعی پانی کی گہرائی بے حد زیادہ معلوم ہو رہی تھی کیونکہ دھار کی شکل میں گرتا ہوا پانی جہاں گر رہا تھا وہاں کافی بڑا خلاء دکھائی دے رہا تھا اور اطراف کا پانی کسی بھنور

کی طرح سے گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ٹارزن کی جگہ کوئی اور ہوتا تو پانی کی گہرائی دیکھ کر وہ یقیناً ڈر جاتا لیکن یہ ٹارزن تھا جو کسی خطرے سے نہیں ڈرتا تھا اور جنگلوں میں خطرناک جانوروں کے درمیان رہ کر جوان ہوا تھا۔ اس نے شیرنی کا دودھ پیا تھا اور خوفناک بن مانسوں کے ساتھ کھیل کود کر بڑا ہوا تھا۔

ٹارزن چٹان پر کودا اور پھر وہ چٹانوں کے کنارے پکڑتا ہوا آہستہ آہستہ اوپر چڑھنا شروع ہو گیا۔ شروع شروع میں خشک چٹانیں تھیں وہ آسانی سے اوپر چڑھ گیا لیکن جیسے جیسے وہ اوپر چڑھتا گیا چٹانیں نہ صرف گیلی اور پھسلن بھری ہو گئیں بلکہ ان کے کناروں پر کائی بھی جمی ہوئی تھی جنہیں پکڑنے اور اوپر چڑھنے میں ٹارزن کو بے حد دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور پھر کچھ دیر بعد وہ اوپر سے گرتی ہوئی پانی کی بڑی دھار کے نیچے تھا اور یہاں چٹانیں زیادہ گیلی اور پھسلواں تھی۔ ٹارزن کے ہاتھ پیر بار بار پھسل رہے تھے اور وہ بمشکل خود کو گرنے سے بچا رہا تھا۔ وہ آدھی پہاڑی پر چڑھ چکا تھا۔ اب اگر وہ یہاں سے گر پڑتا تو ٹھیک اس بھنور میں گرتا جہاں پانی اس قدر تیزی سے گر اور چکرا رہا تھا

کہ واقعی ٹارزن کو خود کو بچانا مشکل ہو جاتا۔ لیکن ٹارزن نے ہمت نہ ہاری بار بار ہاتھ چھوٹ جانے اور پیر پھسل جانے کے بعد بھی وہ چٹانوں کے ساتھ جونک کی طرح چمٹ کر مسلسل اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کوشش میں اسے بے حد محنت کرنی پڑ رہی تھی جس نے اسے بری طرح سے تھکا دیا تھا۔

اس کے ہاتھ پاؤں بری طرح سے پھسل رہے تھے لیکن وہ مسلسل اوپر چڑھا جا رہا تھا۔ دور منکو اپنی جگہ پر بیٹھا ٹارزن کو اس طرح پہاڑی پر چڑھتا اور پھسلتا ہوا دیکھ رہا تھا جیسے ہی وہ ٹارزن کو پھسلتا ہوا دیکھتا اس کا یکلخت سانس رک سا جاتا لیکن ٹارزن کو سنبھلتے اور چٹان سے چمٹتے دیکھ کر اس کا سانس پھر سے بحال ہو جاتا۔ وہ مسلسل ٹارزن کے لئے دعائیں کر رہا تھا۔ اسے یہی ڈر لگا ہوا تھا کہ اگر ٹارزن پھسل کر نیچے گر گیا تو کیا ہو گا اور پھر جیسے اس کے ڈر نے حقیقت کا روپ دھار لیا اس نے اچانک ٹارزن کو ایک چٹان سے پھسلتے اور تیزی سے نیچے گرتے دیکھا۔ ٹارزن کو پھسل کر نیچے گرتے دیکھ کر منکو کے منہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی خوف بھری چیخ نکل گئی۔

شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری کو تینوں جلاد جن بری طرح سے مار رہے تھے۔ ان تینوں کے جسم بری طرح سے زخمی ہو گئے تھے۔ ان کے اردگرد خون کا تالاب سا بنتا جا رہا تھا لیکن کالے جن، وہاں موجود درباری جنوں اور خاص طور پر سیاہ جلاد جنوں کو ان پر کوئی ترس نہ آ رہا تھا۔ تینوں کی دردناک اور فلک شگاف چیخیں دربار میں گونج رہی تھیں۔ نوکیلے کانٹوں نے ان کے جسموں کو بری طرح سے ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔

"بس رک جاؤ"۔ اچانک کالے جن نے چیخ کر کہا تو جلادوں کے ہاتھ وہیں رک گئے۔ انہوں نے کالے جن کی طرف دیکھ کر سر جھکایا اور پھر الٹے قدموں پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ شاہ تاج جن، ملکہ پری اور ان کی بیٹی سرخ پری شدید

زخمی حالت میں فرش پر پڑے بری طرح سے تڑپ رہے تھے۔ ان کی حالت انتہائی خراب ہو چکی تھی اور وہ تینوں اکھڑے اکھڑے سانس لے رہے تھے جیسے ان کی جان بس کسی بھی پل نکل جائے گی۔ وہ تینوں کچھ دیر تڑپتے رہے پھر وہ ساکت ہوتے چلے گئے۔ کالا جن اور وہاں موجود تمام جنات انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

''دیکھو۔ ان میں سے کوئی مر تو نہیں گیا''۔ کالے جن نے گرج کر کہا تو ناگو جن آگے بڑھا اور وہ شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری کو جھک کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے۔

''یہ زندہ ہیں بادشاہ سلامت۔ مگر بے ہوش ہیں''۔ ناگو جن نے کہا تو کالے جن کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم پیچھے ہٹ جاؤ''۔ کالے جن نے کہا تو ناگو جن اٹھا اور پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے کالے جن نے اپنا ہاتھ اٹھا کر ان تینوں کی طرف کیا تو ان تینوں کے جسم ایک بار پھر دھویں میں چھپ گئے۔ کچھ دیر بعد جب دھواں چھٹا تو ان تینوں کے جسموں پر زخم کا ایک بھی نشان دکھائی نہ دے رہا تھا یہاں تک کہ زمین پر ان کا جو خون گرا تھا وہ

بھی غائب ہو گیا تھا اور ان کے لباس بھی ایسے دکھائی دے رہے تھے جیسے انہیں کچھ بھی نہ ہوا ہو۔

انہیں اٹھا کر کھڑا کر دو"۔ کالے جن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ سیاہ جلاد جن آگے بڑھے اور انہوں نے شاہ تاج جن، ملکہ پری اور ان کی بیٹی سرخ پری کو اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ ان تینوں کے سر ڈھلکے ہوئے تھے وہ بے ہوش تھے۔ کالے جن نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی اور مٹھی ان کی طرف کرتے ہوئے ایک جھٹکے سے کھول دی۔ یکے بعد دیگرے تین بار جھماکے ہوئے اور شاہ تاج جن، ملکہ پری اور ان کی بیٹی سرخ پری گردنوں تک ستونوں میں قید نظر آئے ایسا لگ رہا تھا جیسے ان تینوں کو ستون بنا کر ان میں چن دیا گیا ہو۔ ستونوں کے اوپر والے حصے سے صرف ان کی گردنیں ہی باہر تھیں باقی سارا جسم ان ستونوں میں چھپ گیا تھا۔ ستون بنتے ہی سیاہ جلاد جن فوراً پیچھے ہٹ گئے۔

"ناگو جن"۔ کالے جن نے ناگو جن کو مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم بادشاہ سلامت"۔ ناگو جن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہوش میں لاؤ انہیں"۔ کالے جن نے گرجدار لہجے میں

کہا تو ناگو جن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر ستونوں کے اوپر نظر آنے والے شاہ تاج جن، ملکہ پری اور ان کی بیٹی سرخ پری پر ایک منتر پڑھ کر پھونکا تو دوسرے لمحے ان تینوں کو جھٹکے لگے اور وہ یکلخت ہوش میں آ گئے۔ ہوش میں آتے ہی خود کو انہوں نے ستونوں میں جکڑے پایا تو ان کے منہ سے چیخیں نکلنا شروع ہو گئیں۔

"کالے جن۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تم نے ہمیں اس طرح ان ستونوں میں کیوں چن دیا ہے"۔ شاہ تاج جن نے کالے جن کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو کالا جن یکلخت زور دار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"میں نے تم پر، تمہاری بیوی اور تمہاری بیٹی پر دو عذاب مسلط کئے تھے لیکن تم، تمہاری بیوی اور تمہاری بیٹی انتہائی سخت جان ثابت ہوئے شدید اذیت سہنے کے باوجود اپنی ہٹ دھرمی سے نہیں باز آئے لیکن اس بار میں تم تینوں کو جو اذیت دوں گا وہ تمہارے لئے انتہائی ہولناک بھی ہو گی اور ناقابل برداشت بھی تمہارے جسم ان ستونوں میں قید ہیں۔ ستونوں کے اندر خلاء ہے۔ اس خلاء میں میں نے لاکھوں

زہریلے سیاہ مکوڑے بھر دیئے ہیں ابھی کچھ ہی دیر میں وہ تمہارے جسموں پر چڑھ جائیں گے اور تمہاری بوٹیاں نوچ لیں گے۔ وہ تمہارے جسموں کے اندر گھس جائیں گے اور تمہاری ہڈیاں بھی چٹ کر جائیں گے یہ اس قدر ہولناک اور دردناک عذاب ہے جو تم میں سے کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔ تمہارا گردن سے نیچے کا سارا دھڑ غائب ہو جائے گا لیکن میں نے تم پر چونکہ جادو کر رکھا ہے اس لئے تم ہلاک نہیں ہو گے جب تک تمہاری گردن اور سر سلامت ہیں تمہیں موت نہیں آئے گی لیکن جسم نہ ہونے پر تمہارا جو حشر ہو گا وہ تمہارے لئے بھیانک موت سے کم نہیں ہو گا۔ ابھی میں نے ان زہریلے مکوڑوں کو تم تینوں کو کاٹنے سے روک رکھا ہے۔ میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں کہ تم مجھے کوہ کاف کا بادشاہ بناؤ گے یا نہیں"۔ کالے جن نے شاہ تاج جن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف شاہ تاج جن بلکہ ملکہ پری اور سرخ پری کے رنگ زرد پڑ گئے اور ان کی آنکھوں میں پہلی بار موت کا خوف سا پھیل گیا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ تم ہمارے ساتھ ایسا بھیانک سلوک

نہیں کر سکتے کالے جن۔ اگر ہمارے جسم فنا ہو گئے تو ہم زندہ ہونے کے باوجود بھی مردوں سے بدتر ہو جائیں گے۔ ہمیں چھوڑ دو۔ ہمیں اس خوفناک موت کے حوالے نہ کرو۔ تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو تو کر دو لیکن ملکہ پری اور میری بیٹی سرخ پری کو چھوڑ دو۔ انہیں ان موت کے ستونوں سے آزاد کر دو"۔ شاہ تاج جن نے اس بار بری طرح سے گڑگڑاتے ہوئے کہا اس کا چہرہ خوف سے لرز رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے۔ شاہ تاج جن کو اس طرح خوفزدہ ہوتے اور گڑگڑاتے دیکھ کر کالا جن بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا وہ آگے بڑھا اور پھر چبوترے کی سیڑھیاں اترتا ہوا ان ستونوں کے پاس آ گیا۔ جن میں شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری گڑے ہوئے تھے۔ وہ ان ستونوں کے اردگرد گھوم کر ان تینوں کے چہروں کو دیکھنے لگا۔ تینوں کے چہروں پر اس بار واقعی انتہائی خوف پھیلا ہوا تھا۔ کالا جن ستونوں کے گرد گھومتا ہوا شاہ تاج جن کے چہرے کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ شاہ تاج جن کا چہرہ بدستور لرز رہا تھا۔

"پہلی بار۔ ہاں پہلی بار میں تم تینوں کے چہروں پر خوف

دیکھ رہا ہوں۔ موت کا خوف۔ یہی خوف دیکھنے کے لئے میری آنکھیں ترس رہی تھیں اب تمہیں پتا چلا کہ موت کیا ہوتی ہے اور اس کا خوف کیا ہوتا ہے۔ میں تم تینوں کی اسی صورت میں جان بخشی کروں گا جب تم مجھے اپنے ہاتھوں سے شاہی تاج پہناؤ گے اور اس بات کا اعلان کرو گے کہ کوہ کاف کا بادشاہ کالا جن ہے۔ اس بات کا اقرار کر لو تو میں تم تینوں کی جانیں بخش دوں گا ورنہ تم تینوں زندہ تو رہو گے لیکن تمہارے دھڑ نہیں ہوں گے۔ بے دھڑ کے زندہ جن اور پریاں اگر تم ایسا بننا چاہتے ہو تو سوچ لو میں بے رحم جن ہوں مجھے رحم کے معنی بھی نہیں آتے"۔ کالے جن نے شاہ تاج جن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا تو شاہ تاج جن کا چہرہ اور سیاہ پڑ گیا۔

"مم۔ مم۔ میں یہ سب نہیں کر سکتا۔ ہمیں چھوڑ دو کالے جن میں تمہیں کسی بھی صورت میں کوہ کاف کا بادشاہ نہیں بنا سکتا۔ تم بس میری ملکہ اور میری بیٹی کو یہاں سے جانے دو۔ میرے تخت اور تاج پر تم نے پہلے ہی قبضہ کر رکھا ہے تم اس محل میں رہنا چاہو تو رہ لو اور اگر مجھے مارنا چاہو تو مار دو مجھے اپنی موت کا کوئی ڈر نہیں ہے"۔ شاہ تاج جن نے

لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو تم ابھی تک اڑے ہوئے ہو۔ میں تو سمجھا تھا کہ اس بھیانک موت کا سن کر تمہاری ساری اکڑ ٹوٹ جائے گی لیکن تم نادان ہو۔ احمق ہو۔ تمہیں نہ تو اپنی جان کا خوف ہے اور نہ اس بات کا ڈر کے تمہاری ملکہ اور تمہاری اکلوتی بیٹی کس بھیانک عذاب میں مبتلا ہونے والی ہیں۔ ٹھیک ہے اب بھگتوں عذاب''۔ کالے جن نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا چبوترے کی طرف بڑھا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا دوبارہ اپنے تخت پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ بے حد بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔ وہ پورا شیطان نظر آ رہا تھا۔

''میں ستونوں میں موجود زہریلے سیاہ مکوڑوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری کے جسموں کو کھا جائیں''۔ کالے جن نے انتہائی گرجدار لہجے میں کہا تو شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری کے منہ سے چیخوں کا طوفان سا امنڈ پڑا۔ انہیں یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے سرخ مکوڑے واقعی ان کے جسموں کے ایک ایک حصے کو کاٹ رہے ہوں اور ان کے جسم تیزی سے ختم ہوتے جا رہے ہوں۔

''رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ کالے جن۔ ان مکوڑوں کو روک دو''۔ شاہ تاج جن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ تکلیف اور اذیت کی وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔

''تم مجھے کوہ کاف کا بادشاہ بناؤ گے یا نہیں''۔ کالے جن نے گرج کر کہا۔

''ہاں ہاں مجھے منظور ہے۔ میں تمہیں کوہ کاف کا بادشاہ بنانے کے لئے تیار ہوں۔ بس تم ہمیں اس خوفناک عذاب سے نجات دلا دو''۔ شاہ تاج جن نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا تو کالے جن کے آنکھوں میں چمک آ گئی وہ ایک بار پھر جھٹکے سے اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا چبوترے سے اتر کر وہ شاہ تاج جن کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''تو کیا تم اپنے ہاتھوں سے میرے سر پر اپنا شاہی تاج رکھنے کے لئے تیار ہو''۔ کالے جن نے شاہ تاج جن کی طرف دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں اپنا شاہی تاج اپنے ہاتھوں سے تمہارے سر پر رکھوں گا''۔ شاہ تاج جن نے چیختے ہوئے کہا۔ شدید تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ کر رہ گیا تھا۔

''میرے سر پر شاہی تاج رکھ کر کیا تم اس بات کا بھی

اعلان کرو گے کہ کالا جن کوہ کاف کا اصل بادشاہ ہے۔ بولو۔ جواب دو"۔ کالے جن نے اسی انداز میں کہا۔

"ہاں میں اعلان کروں گا کہ کالا جن کوہ کاف کا بادشاہ ہے۔ کوہ کاف کا بادشاہ کالا جن ہے صرف کالا جن"۔ شاہ تاج جن نے خوف اور اذیت سے چیختے ہوئے کہا تو کالا جن یکلخت اچھل پڑا اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"سنا۔ سنا تم سب نے۔ میں تم سے مخاطب ہوں درباری جنو۔ شاہ تاج جن نے کیا کہا ہے سن لیا تم نے۔ یہ میرے سر پر اپنے ہاتھوں سے اپنا شاہی تاج بھی رکھے گا اور اس بات کا اعلان بھی کرے گا کہ کوہ کاف کا بادشاہ کالا جن ہے۔ کالا جن اور وہ کالا جن میں ہوں۔ کوہ کاف کا بادشاہ کالا جن میں ہوں"۔ کالے جن نے درباری جنوں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بادشاہ سلامت ہم سب نے سن لیا"۔ درباری جنوں نے یک زبان ہوں کر کہا۔ کالے جن دوبارہ ستونوں کی طرف مڑا اس نے تالی بجائی۔

"ستون میں موجود سیاہ مکوڑو رک جاؤ۔ ان کے جسموں

کو مت کاٹو اور غائب ہو جاؤ"۔ کالے جن نے تیز لہجے
میں کہا۔ اسی لمحے تینوں ستونوں کے گرد دھواں چھا گیا۔
ستونوں سمیت شاہ تاج جن، ملکہ پری اور ان کی بیٹی سرخ
پری کے سر بھی اس دھویں میں چھپ گئے۔ کالے جن نے
ایک بار پھر تالی بجائی تو دھواں فوراً غائب ہو گیا اور دوسرے
لمحے شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری دکھائی دیئے۔ ان
کے جسم اب ستونوں میں قید نہیں تھے اور نہ ہی ان کے جسم
زخمی تھے۔ ان کے جسموں پر البتہ زنجیریں بندھی ہوئی تھیں۔
ان کی آنکھیں بند تھیں اور سر ڈھلکے ہوئے تھے جیسے وہ بے
ہوش ہوں۔ بے ہوش ہونے کے باوجود اس بار وہ اپنے
پیروں پر کھڑے تھے البتہ ان کے جسم ایسے لہرا رہے تھے
جیسے وہ ابھی الٹ کر گر پڑیں گے۔ کالے جن نے ان کی
طرف ہاتھ لہرایا تو اچانک ان تینوں کو جھٹکے لگے اور وہ فوراً
ہوش میں آ گئے۔ ہوش میں آتے ہی انہوں نے اپنے ارد
گرد اور پھر اپنے جسموں کو دیکھا تو ان کے چہروں پر سکون
آ گیا۔

"سیاہ مکوڑوں نے تمہیں ابھی کاٹنا ہی شروع کیا تھا۔ وہ
ابھی تمہارے جسموں کے اندر نہیں گھسے تھے۔ اگر ایسا ہو

جاتا تو پھر انہیں میں بھی نہیں روک سکتا تھا وہ ہر حال میں تمہارے جسم چٹ کر جاتے۔ چونکہ تم نے فوراً ہی میری بات مان لی تھی اس لئے میں نے تمہیں نہ صرف ان مکوڑوں سے بچا لیا بلکہ تمہارے زخم بھی مندمل کر دیئے اب تم پہلے کی طرح تندرست ہو۔ تم میں سے کسی کے جسم پر معمولی سی خراش تک نہیں ہے اور نہ ہی اب تمہیں تکلیف کا کوئی احساس ہو گا۔ تم نے جلد اور بروقت فیصلہ کیا ہے شاہ تاج جن۔ اس فیصلے سے نہ صرف تم نے اپنی بلکہ اپنی ملکہ اور بیٹی کی بھی جان بچا لی ہے۔ تم واقعی عقلمند ہو"۔ کالے جن نے شاہ تاج جن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ شاہ تاج جن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

"اب اس طرح خاموش رہنے سے کچھ نہیں ہو گا شاہ تاج جن، تم نے بھرے دربار میں کہا ہے کہ اب تم اپنا تاج میرے سر پر رکھو گے اور مجھے کوہ قاف کا بادشاہ بناؤ گے۔ اب تم اپنی بات سے مکر نہیں سکتے۔ اگر اب تم نے انکار کرنے کی کوشش کی تو تم، تمہاری ملکہ اور بیٹی ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جاؤ گے"۔ کالے جن نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ میں نے کب کہا ہے کہ میں اپنی بات سے مکر جاؤں گا''۔ شاہ تاج جن نے منہ بنا کر کہا۔

''بہت خوب۔ تو بتاؤ پھر تم میری تاجپوشی کب کرو گے''۔ کالے جن نے کہا۔

''مجھے تین دن دے دو کالے جن۔ آج سے ٹھیک تیسرے دن میں نہ صرف اپنے ہاتھوں سے تمہاری تاجپوشی کر دوں گا بلکہ کوہ قاف میں اس بات کا اعلان بھی کر دوں گا کہ کوہ قاف کے بادشاہ تم ہو''۔ شاہ تاج جن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بے حد دھیمے اور شکست خوردہ سے لہجے میں کہا۔

''تین دن کیوں۔ تم تین دن کس لئے مانگ رہے ہو مجھ سے''۔ کالے جن نے چونک کر کہا۔

''ہمارے ہاں چاند کی تاریخوں کو بہت اہمیت دی جاتی ہے کالے جن۔ ہم ہر اہم ترین کام چاند کی چودہ تاریخ کو کرتے ہیں جب چاند پوری طرح سے روشن ہوتا ہے۔ ہم ہر ماہ چاند کی چودھویں کو کوہ قاف میں جشن مناتے ہیں۔ اس رات کوہ قاف کے تمام جنات کوہ قاف کے میدان میں جمع ہوتے ہیں اور سب وہیں جشن مناتے ہیں اور ہمیں

جب بھی کوئی اہم ترین اعلان کرنا ہوتا ہے یا رعایا کو اپنے اعتماد میں لینا ہوتا ہے تو ہم اسی میدان میں ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور وہ ہماری ہر بات نہایت توجہ سے سنتے ہیں اور ہمارے ہر حکم کو مانتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کوہ قاف کی تاریخ کا یہ اعلان بھی میں اسی رات کو کروں اور تمہاری تاجپوشی کی رسم کوہ قاف کی رعایا کے سامنے کروں اور اس بات کا اعلان بھی اسی روز کیا جائے کہ تم کوہ قاف کے بادشاہ ہو۔ اگر میں نے یہاں تمہاری تاجپوشی کی اور بعد میں اس بات کا اعلان کیا کہ تم کوہ قاف کے بادشاہ ہو تو رعایا اس بات پر یقین نہیں کرے گی اور نہ ہی تمہیں اپنا بادشاہ تسلیم کرے گی۔ رعایا میں میرے بہت سے حامی اور مخالف ہیں۔ حامیوں کی تعداد زیادہ ہے اور مخالفوں کی تعداد بے حد کم۔ مخالف تو ہماری اس بات پر خوشی کا اظہار کریں گے کہ ہم نے تخت و تاج چھوڑ دیا ہے لیکن ہمارے حامی اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے اور وہ سب اس پر شدید احتجاج کریں گے اور کوہ قاف میں ہر طرف بدامنی پھیل جائے گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم تین دن صبر کر لو۔ جشن کی رات میری طرف سے جو بھی اعلان کیا جائے گا اسے کوہ

قاف کی رعایا ہر صورت میں تسلیم کرے گی کیونکہ اس رات جو بھی اعلان یا فیصلہ کیا جاتا ہے اسے رعایا کو من وعن تسلیم کرنا پڑتا ہے اور اس پر عمل کرنا پڑتا ہے۔اس وقت وہ میرے کسی فیصلے پر نہ تو پھر کوئی احتجاج کرسکیں گے اور نہ ہی مخالفت"۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

"شاہ تاج جن ٹھیک بول رہے ہیں بادشاہ سلامت۔ جشن کی رات کوہ قاف کی رعایا کے لئے مخصوص ہے۔ اس رات رعایا کو بادشاہ سلامت کی ہر بات کو ماننا پڑتا ہے۔ اگر بادشاہ سلامت انہیں اپنی گردنیں کاٹنے کا بھی کہہ دیں تو وہ بلا چوں چرا ان کی بات ماننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں"۔ ناگو جن نے آگے بڑھ کر شاہ تاج جن کی حمایت میں بولتے ہوئے کہا تو کالا جن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ جہاں میں نے اتنا انتظار کیا ہے وہاں تین دن اور سہی۔ تین دن بہر حال گزر ہی جائیں گے اور پھر میں کوہ قاف کا بادشاہ بن جاؤں گا۔ اب مجھے کوہ قاف پر حکمرانی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ کوئی بھی نہیں"۔ کالے جن نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ بادشاہ سلامت۔ چاند رات کو آپ کو کوہ قاف کا بادشاہ بننے سے کوئی نہیں روک سکے گا“۔ ناگو جن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ انہیں لے جاؤ۔ اب یہ تین دن بعد چاند رات کو ہمارے ساتھ جشن منائیں گے“۔ کالے جن نے کہا۔

”کہاں لے جانا ہے انہیں حضور۔ اسی قید خانے میں یا کہیں اور“۔ ناگو جن نے کہا۔

”نہیں۔ اب انہیں قید خانے میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاہ تاج جن نے چونکہ ہماری بات مان لی ہے کہ یہ ہماری تاج پوشی بھی کرے گا اور ہمیں کوہ قاف کا بادشاہ بھی بنائے گا تو اس کی قید ختم کی جاتی ہے۔ اب یہ تینوں ہمارے ساتھ محل میں رہیں گے۔ تین دن کے لئے یہ اپنے شاہی کمرے میں رہ سکتے ہیں۔ ہم انہیں محل میں گھومنے پھرنے اور محل کے ہر حصے میں جانے اور کچھ بھی کرنے کی مکمل اجازت دیتے ہیں لیکن یہ محل سے باہر نہیں جا سکتے۔ جاؤ انہیں ان کے شاہی کمروں میں پہنچا دو“۔ کالے جن نے کہا تو ناگو جن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کالے جن نے شاہ تاج جن، ملکہ جن اور سرخ پری کی

طرف انگلی سے اشارہ کیا تو ان تینوں کے جسموں پر بندھی ہوئی زنجیریں غائب ہوتی چلی گئیں اور وہ تینوں ان زنجیروں سے آزاد ہو گئے۔ اس آزادی کے باوجود ان کے چہروں پر خوشی کی کوئی علامت دکھائی نہ دے رہے تھی بلکہ وہ اداس تھے اور ان کے چہرے بجھے ہوئے تھے۔

•

ٹارزن ایک عمودی چٹان پر چڑھ رہا تھا کہ اس کا ہاتھ پھسل گیا۔ چٹان پر اتنی پھسلن تھی کہ وہ اس کے رخنوں میں انگلیاں پھنسا کر نہ رک سکا تھا اور پھسل کر تیزی سے اس چٹان سے نیچے پھسلتا چلا گیا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا جسم چٹان سے نیچے گرتا اور وہ پانی کی گہرائی میں جا گرتا۔ نیچے جاتے جاتے اس کی انگلیاں اس چٹان کے نچلے حصے میں موجود رخنوں میں پھنس گئیں اور وہ اس چٹان کے ساتھ لٹکتا چلا گیا۔ اس کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا تھا اور ایک لمحے کے لئے ٹارزن کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس کے ہاتھوں کی ساری انگلیاں یکلخت ٹوٹ گئی ہوں لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنی انگلیوں کی مدد سے ہی اس چٹان سے لٹک گیا تھا اور نیچے گرنے سے بچ گیا تھا۔

یہی وہ منظر تھا جسے دیکھ کر منکو کے منہ سے خوف بھری چیخ نکل گئی تھی۔ ٹارزن کچھ دیر اسی طرح سے چٹان سے لٹکا اور اپنے حواس مجتمع کرتا رہا پھر اس نے خود کو سنبھالا اور اپنی انگلیوں اور ہاتھوں کے زور سے ایک بار پھر اوپر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے چٹان کے ایک کنارے پر اپنے پیر جمائے اور پھر وہ قدرے اوپر اٹھا اور اس نے چٹان کے اوپر والے حصے کے رخنوں میں اپنی انگلیاں پھنسا لیں اور پھر وہ آہستہ آہستہ اوپر اٹھتا چلا گیا۔ وہ اب اس چٹان پر سیدھا اوپر جانے کی بجائے ساتھ والی چٹان کی طرف کھسک رہا تھا جس میں اس چٹان کی بہ نسبت زیادہ دراڑیں تھیں جلد ہی اس کے ہاتھ اس چٹان پر پہنچ گئے اور وہ اس چٹان پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس چٹان پر آتے ہی اس نے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں دراڑوں میں پھنسائیں اور چٹان کے ساتھ لگ کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

کچھ دیر وہ اسی طرح چٹان سے چپکا رہا پھر اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔ وہ چٹانوں کے جس رخ پر موجود تھا وہاں اب زیادہ تر چٹانیں ترچھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جن کی مدد سے وہ پہلے والی چٹانوں سے زیادہ بہتر اور محفوظ انداز

میں اوپر چڑھ سکتا تھا۔ اس نے کچھ دیر رک کر اپنا سانس بحال کیا اور پھر وہ ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں چٹانوں کے رخنوں میں پھنساتے ہوئے ایک بار پھر اوپر چڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ یہ چٹانیں بھی گیلی اور پھسلن زدہ تھیں لیکن چونکہ چٹانیں زیادہ ہی ترخی ہوئی تھیں اس لئے اسے یہاں سے پھسل کر نیچے گرنے کا کوئی ڈر نہ تھا۔ وہ چٹانوں پر چڑھتا ہوا اس پہاڑی تک پہنچ گیا جہاں باہر کی طرف ابھری ہوئی نوکدار چٹان تھی۔ اس چٹان پر آتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا اور اس چٹان پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ یہ چٹان گرتے ہوئے پانی سے کافی ہٹ کر تھی۔ چٹان کے ساتھ کئی اور چٹانیں ملی ہوئی تھیں اور وہاں جگہ جگہ چھوٹے بڑے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ ان سوراخوں میں یہاں رہنے والے پرندوں نے گھونسلے بنائے ہوئے تھے۔

"مبارک ہو سردار ٹارزن۔ تم نے واقعی بڑا کارنامہ دکھایا ہے اور اپنی ہمت اور جذبے سے یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو نجانے کب کا چٹانوں سے پھسل کر اس بھنور میں غرق ہو گیا ہوتا۔ تم واقعی انتہائی باہمت اور بہادر انسان ہو۔ مکاٹو طوطے نے

تمہارے بارے میں جو بتایا تھا وہ سچ تھا اور یہ سچ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیا ہے"۔ ماٹو طوطے نے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے تحسین بھرے لہجے میں کہا جو اُڑ کر اس کے اوپر موجود ایک چٹان پر آ کر بیٹھ گیا تھا اور ٹارزن کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہاں ہے جوجو طوطا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تم رکو۔ میں اسے بلاتا ہوں"۔ ماٹو طوطے نے کہا اور پھر وہ اُڑ کر ایک چٹان پر گیا اور اس میں موجود بڑے سوراخ میں گھستا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے نیلے رنگ کا ہی بوڑھا سا ایک طوطا بھی باہر آ گیا۔

"بڑے سردار ٹارزن کو اس بوڑھے جوجو طوطے کا سلام"۔ بوڑھے طوطے نے اپنے گھونسلے سے باہر آ کر ٹارزن کو مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔ ٹارزن نے اس کے سلام کا جواب دیا اور حیرت سے اس طوطے کو دیکھنے لگا۔ طوطا اس کی توقع سے کہیں زیادہ بوڑھا تھا۔ اس کی گردن پر پر نہیں تھے اور اس کی کھال سمٹی اور لٹکی ہوئی

دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بے حد کمزور اور لاغر سا دکھائی دے رہا تھا۔

"میں آج تمہیں کئی برسوں بعد دیکھ رہا ہوں سردار۔ جب میں جوان تھا تو میں تمہارے جنگلوں میں آیا کرتا تھا اس وقت تم بے حد چھوٹے ہوا کرتے تھے لیکن چھوٹے ہونے کے باوجود میں تمہاری دلیری اور بہادری سے بے حد متاثر تھا۔ مجھے اس بات کا بہت اشتیاق تھا کہ تمہاری جوانی میں بھی میں تم سے مل سکوں لیکن میں چونکہ بیمار اور بوڑھا ہو چکا تھا اس لئے کوشش کے باوجود کبھی تم سے ملنے نہ آ سکا۔ مکاٹو طوطا کبھی کبھار میرے پاس آ جاتا ہے تو وہ مجھے تمہارے کارناموں کا بتا دیتا ہے جسے سن کر میری تم سے محبت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اب مجھے ماٹو طوطے نے بتایا ہے کہ مجھ سے ملنے کے لئے تم اس خطرناک پہاڑی کی اونچائی پر کیسے چڑھے ہو تو یقین کرو کہ میں حیران رہ گیا ہوں۔ کوئی اس پہاڑی کے نزدیک بھی آنا پسند نہیں کرتا جبکہ تم اس پہاڑی کی چٹانوں پر چڑھ کر یہاں آئے ہو۔ تم بے حد بہادر ہو سردار ٹارزن اور میں بوڑھا طوطا جو تمہاری اس بہادری کو سلام کرتا ہے"۔ بوڑھا طوطا بولنے پر آیا تو

پھر رکے بغیر بولتا ہی چلا گیا۔

''میں ایک انتہائی اہم کام کے لئے یہاں آیا ہوں جوجو طوطے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس معاملے میں تم ہی میری مدد کر سکتے ہو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ اگر میں بوڑھا طوطا تمہاری کوئی مدد کر سکوں تو اس سے بڑھ کر میرے لئے خوشی کی اور کیا بات ہو گی سردار۔ تم بتاؤ۔ تمہارے لئے میں جو کچھ بھی ہو سکا ضرور کروں گا''۔ جوجو طوطے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مکاٹو طوطے اور ہمارے جنگل کے ایک بزرگ نے مجھے بتایا ہے کہ تم بوڑھے ہونے کے باوجود دور اندیش ہو اور دور کی نظر رکھتے ہو۔ تمہیں جزیرے کے ایک ایک حصے کی خبر ہوتی ہے''۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جنگل کے تمام پرندے میرے دوست ہیں اور مجھے ہر بات سے باخبر رکھتے ہیں''۔ جوجو طوطے نے جواب دیا۔

''تو پھر بتاؤ کہ کوہ قاف کے طلسم کا راستہ کہاں ہے''۔

ٹارزن نے کہا۔

''کوہ قاف کے طلسم کا راستہ''۔ جوجو طوطے نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی تو ٹارزن نے اسے ساری باتیں بتا دیں کہ مکاٹو طوطے کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

''اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا ہے کہ مکاٹو طوطا کوہ قاف کے طلسم کا شکار ہو گیا ہے''۔ جوجو طوطے نے سنجیدگی سے کہا۔

''مجھے اس طلسم کو ہر صورت میں ختم کرنا ہے۔ تم مجھے اس طلسم میں جانے کا راستہ بتا دو بس باقی جو کرنا ہے وہ میں خود کر لوں گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کوہ قاف کے طلسم کا راستہ عجیب ہے جو ایک دھند میں چھپا ہوا ہے۔ وہ دھند اس جھرنے اور اس کے ارد گرد ہی موجود ہے بس ہوتا یہ ہے کہ وہ دھند کبھی تالاب کے درمیان میں ہوتی ہے کبھی اس پہاڑی پر اور کبھی گرتے ہوئے جھرنے کے نیچے۔ دھند روز ہی جگہ بدلتی رہتی ہے۔ اس دھند کے بادل میں جانے والا خود بخود کوہ قاف کے طلسم میں پہنچ جاتا ہے۔ جب مکاٹو طوطا غلطی سے اُڑتا ہوا اس دھند میں چلا گیا تھا تو وہ کوہ قاف کے طلسم میں پہنچ گیا تھا۔ یہ تو اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہ زیادہ دور نہ گیا تھا اور

سبز بدروحوں کو دیکھتے ہی واپس پلٹ آیا تھا اگر وہ کچھ اور آگے چلا گیا ہوتا تو اس کی واپسی ناممکن ہو جاتی۔ اس وقت دھند اس پہاڑی کے عقب میں موجود تھی اب وہ وہاں سے سرک کر کسی اور طرف چلی گئی ہے''۔ جوجو طوطے نے کہا۔

''اوہ۔ کہاں گئی ہے وہ دھند۔ بتاؤ مجھے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''پرندے ہر وقت یہاں اُڑتے پھرتے ہیں۔ وہ اس دھند کو عام سی دھند سمجھتے ہیں۔ وہ غلطی سے اس دھند میں نہ چلے جائیں اس لئے میں خاص طور پر اس دھند کی نگرانی کراتا ہوں اور پھر سب پرندوں کو ہدایات دیتا ہوں کہ وہ اس دھند سے دور رہیں۔ سارے پرندے میری عزت کرتے ہیں اور بوڑھا ہونے کی وجہ سے میری کسی بھی بات کو نہیں ٹالتے اس لئے ان پرندوں سے ہی مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ دھند کس طرف موجود ہے۔ آج صبح مجھے ایک گلابی چڑیا نے بتایا تھا کہ اس نے پراسرار دھند کو سرخ پتوں والے درختوں کے جھنڈ میں موجود پرانے اور خشک کنویں پر دیکھا ہے''۔ جوجو طوطے نے بتایا۔

''سرخ پتوں والے درختوں میں موجود خشک اور پرانا

کنواں۔ یہ کہاں پر ہے''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔
''یہیں نزدیک ہے۔ تمہیں وہاں تک ماٹو طوطا پہنچا دے گا''۔ جوجو طوطے نے کہا۔
''ہاں جوجو طوطے۔ میں سردار کو اس کنویں تک لے جاؤں گا''۔ ماٹو طوطے نے کہا جو اب تک خاموش تھا۔
''ایک بات کا خیال رکھنا سردار۔ تم جب اس دھند میں کودو تو اپنی آنکھیں بند کر لینا۔ تم ایک لمحے میں کوہ قاف کے طلسم میں پہنچ جاؤ گے۔ وہاں موجود سبز بدروحیں بے حد خطرناک ہیں۔ ان کے پاس تلواریں ہیں۔ تم جیسے ہی کوہ قاف کے طلسم میں داخل ہو گے وہ بدروحیں تلواریں لے کر تم پر پل پڑیں گی اور ایک لمحے میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دیں گی۔ اگر تم ان کے فوری حملے سے بچنا چاہتے ہو تو تم اپنی آنکھیں بند رکھنا۔ جب تک تمہاری آنکھیں بند رہیں گی اس وقت تک سبز بدروحیں تمہیں نہیں دیکھ سکیں گی۔ انہیں تمہاری آمد کا فوراً علم ہو جائے گا لیکن چونکہ تمہاری آنکھیں بند ہوں گی اس لئے وہ تمہیں نہ دیکھ سکیں گی اور تمہیں ہر طرف تلاش کرتی پھریں گی۔ وہ بھیانک آوازوں میں چیخ رہی ہوں گی۔ جب وہ تمہیں ڈھونڈتی ہوئیں دور

چلی جائیں گی تو ان کی آوازیں ختم ہو جائیں گی تب تم آنکھیں کھول دینا۔ تمہاری آنکھیں کھلتے ہی ان کی آنکھیں بھی روشن ہو جائیں گی اور وہ دوڑتی ہوئی واپس تمہارے پاس آ جائیں گی لیکن اس بار وہ ایک ساتھ نہیں بلکہ الگ الگ آئیں گی اور تم پر تلواروں سے حملہ کریں گی۔ تم سب کو ایک ساتھ تو فنا نہیں کر سکو گے اس لئے تمہیں ان کے ساتھ الگ الگ ہی لڑنا ہو گا۔ میں یہ تو نہیں جانتا کہ ان بدروحوں کو کیسے فنا کیا جا سکتا ہے لیکن تمہاری مدد کے لئے یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ جیسے ہی تم اپنے لئے خطرہ محسوس کرو اور خود کو ان بدروحوں میں گھرا ہوا پاؤ تو تم فوراً اپنی آنکھیں بند کر لینا۔ تمہاری آنکھیں بند ہوتے ہی ان بدروحوں کی بھی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ تمہیں نہ دیکھ سکیں گے۔ اس طلسم کی یہی خاصیت ہے کہ سبز بدروحیں طلسم میں داخل ہونے والے کو اپنی نہیں بلکہ طلسم میں داخل ہونے والے جاندار کی آنکھوں سے ہی دیکھ سکتی ہیں۔ آنکھیں کھولو گے تو تم انہیں دیکھ سکو گے اور وہ تمہیں لیکن اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہو گا تو ان بدروحوں کی آنکھیں بھی کچھ نہیں دیکھ سکیں گی''۔ جوجو طوطے نے کہا۔

''اوہ۔ یہ بتا کر تم نے مجھ پر احسان کیا ہے جوجو طوطے۔ میں اس طلسم اور ان بدروحوں کو فنا کرنے کا طریقہ تو جانتا ہوں۔ آکو بابا نے مجھے اس کی تفصیل بتا دی تھی لیکن یہ بات انہوں نے بھی مجھے نہیں بتائی تھی کہ طلسم کی بدروحیں اپنی نہیں بلکہ دوسرے کی آنکھوں سے دیکھتی ہیں۔ تمہارا شکریہ۔ بہت بہت شکریہ''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں سردار۔ یہ تو میرا فرض تھا''۔ جوجو طوطے نے کہا۔

''میں اپنے ساتھ اپنے دوست بندر منکو کو بھی لے جا رہا ہوں کیا اسے بھی آنکھیں بند رکھنی پڑیں گی''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں سردار۔ آنکھوں والا کوئی بھی جاندار ان بدروحوں کو دیکھنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اس بندر کو ساتھ لے جا کر تم اچھا کر رہے ہو اس کی موجودگی میں تم پر کوئی جادو اثر نہیں کرے گا۔ بھورے بالوں والے بندروں کے جسم میں ایک خاص بو ہوتی ہے جس سے عام طور پر جادوئی طاقتیں دور ہی رہتی ہیں اور ان کے قریب رہنے والوں پر بھی جادو

اثر نہیں کرتا۔ اس کا تمہارے ساتھ ہونا اچھا ہے۔ بدروحیں تم پر جادوئی وار کرنے کا سوچیں گی بھی نہیں اور وہ تم پر عام ہتھیاروں سے ہی حملہ کریں گی جس کا تم آسانی سے دفاع بھی کر سکو گے اور ان کا مقابلہ بھی"۔ جوجو طوطے نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کچھ دیر جوجو طوطے کے ساتھ رہا اور باتیں کرتا رہا پھر وہ اس سے اجازت لے کر پہاڑی سے نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ جوجو طوطے نے اسے پہاڑی کی سائیڈ پر موجود ابھری ہوئی چٹانوں والے راستے کے بارے میں بتا دیا تھا جہاں سے ٹارزن کو نیچے آنے میں مسئلہ نہ ہوا تھا اور وہ بخیر و عافیت نیچے آ گیا تھا۔

"شکر ہے سردار کہ تم نیچے آ گئے۔ مجھے تو ڈر لگ رہا تھا کہ تمہارے لئے جس قدر پہاڑی پر چڑھنا مشکل ہو رہا تھا اس سے کہیں زیادہ خطرہ تمہارے نیچے اترنے کا تھا"۔ ٹارزن کو نیچے آتے دیکھ کر منکو نے دوڑ کر ٹارزن کے پاس آتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے جوجو طوطے نے ایک آسان راستہ بتا دیا تھا وہاں سے نیچے آنے میں کوئی خطرہ نہیں تھا"۔ ٹارزن نے کہا۔

''تو چلو اب ہم کشتی میں سوار ہو کر پہاڑی کے عقب میں جاتے ہیں جہاں کوہ قاف کا طلسم ہے''۔ منکو نے کہا۔

''نہیں۔ اب ہمیں کشتی لے جانے کی ضرورت نہیں ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ کیوں''۔ منکو نے کہا۔

''کوہ قاف کے طلسم میں جانے کا راستہ یہیں ان درختوں میں کہیں موجود ہے''۔ ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے جوجو طوطے سے ہونے والے تمام باتیں منکو کو بتا دیں اور اسے ہدایات دینے لگا کہ کوہ قاف کے طلسم میں کودنے سے پہلے اسے آنکھیں بند کرنی ہوں گی اور جب تک وہ اسے آنکھیں کھولنے کا نہ کہے وہ آنکھیں نہیں کھولے گا۔

''ٹھیک ہے سردار۔ اس طلسم میں کودنے کے بعد جب تم مجھے آواز بھی دو گے تب بھی میں آنکھیں نہیں کھولوں گا۔ اصل میں مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ میں ان بدروحوں کو دیکھ سکوں اس لئے میں آنکھیں بند ہی رکھوں گا''۔ منکو نے کہا۔

''اب چلو''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ماٹو طوطا نیچے آ گیا تھا وہ ہوا میں اُڑ کر آگے بڑھا تو

ٹارزن اور منکو اس کے پیچھے ہو لئے۔ جنگل میں داخل ہو کر وہ مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے درختوں کے ایک ایسے جھنڈ میں پہنچ گئے جن کے پتے واقعی سرخ تھے۔ یہ درخت ایک دائرے کی شکل میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ درخت چونکہ اوپر سے پھیل کر آپس میں چھتریوں کی طرح ملے ہوئے تھے اس لئے یہاں اندھیرا تھا۔

"یہ ہے سردار درختوں کا وہ جھنڈ جہاں پرانا اور خشک کنواں موجود ہے۔ اس کنویں پر ہی دھند ہے۔ تم اندر جاؤ گے تو تمہیں کنواں آسانی سے دکھائی دے جائے گا اس پر ہلکے نیلے رنگ کا دھواں سا ہو گا جس میں تمہیں چمکتے ہوئے انگارے دکھائی دیں گے"۔ ماٹو طوطے نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو کیا تم آگے نہیں آؤ گے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے اندھیرے سے خوف آتا ہے۔ تم جاؤ۔ میں یہیں رکتا ہوں"۔ ماٹو طوطے نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر منکو اور وہ آگے بڑھے اور درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ اندھیرے میں آتے ہی انہیں درختوں کے درمیان زمین پر ایک بڑا سا کنواں دکھائی دی۔

منکو فوراً اچھل کر ٹارزن کے کاندھوں پر سوار ہو گیا۔ ٹارزن اسے لئے کنویں کی منڈیر پر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ کنویں کی منڈیر پر دھندسی چھائی ہوئی تھی جس میں واقعی ایک لمحے کے لئے چھوٹی چھوٹی چنگاریاں سی پھوٹتی دکھائی دیتی تھیں اور فوراً بجھ جاتی تھیں۔

''یہ ہے وہ راستہ جہاں سے ہم سیدھے کوہ قاف کے طلسم میں پہنچ جائیں گے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں سردار۔ مجھے تو چنگاریاں دیکھ کر ہی خوف محسوس ہو رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس میں کودیں تو یہ چنگاریاں ہمیں جلا کر بھسم کر دیں''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا نہیں ہو گا۔ تم ڈرو نہیں''۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

''میں ڈر بھی جاؤں تو تم نے مجھے کون سا یہاں چھوڑ جانا ہے۔ تم پھر بھی مجھے ساتھ ہی لے جاؤ گے''۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

''ان باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ تمہیں یاد ہے نا آکو بابا نے کیا کہا تھا تمہیں''۔ ٹارزن نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ سب یاد ہے مجھے''۔ منکو نے جواب دیا۔

"پھر بھی میں تمہیں یاد کرا دیتا ہوں۔ تم نے طلسم کی سبز بدروحوں میں سے کسی ایک بدروح کی تلوار چھین کر مجھے لا کر دینی ہے۔ ان کی اپنی تلوار کی مدد سے ہی میں انہیں فنا کر سکتا ہوں ورنہ انہیں کسی بھی صورت میں فنا نہیں کیا جا سکتا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"میں جانتا ہوں سردار۔ تم فکر نہ کرو۔ میں کسی ایک بدروح کی تلوار چھین لوں گا اور لا کر تمہیں دے دوں گا پھر میں کہیں بھی چھپ جاؤں گا اور تم ان سب کا ایک ایک کر کے خاتمہ کر دینا"۔ منکو نے کہا۔

"ہاں۔ اب تم آنکھیں بند کر لو اور کچھ بھی ہو تم نے اس وقت تک آنکھیں نہیں کھولنی جب تک میں تمہیں نہ کہوں ورنہ طلسم میں داخل ہوتے ہی بدروحیں ہم پر پل پڑیں گی اور ہمارے ٹکڑے اُڑا دیں گی"۔ ٹارزن نے کہا۔

"نن نن۔ نہیں کھولوں گا۔ تم کہو گے تب بھی نہیں کھولوں گا آنکھیں"۔ منکو نے خوف سے کہا۔

"نہیں۔ میرے کہنے پر تمہیں آنکھیں کھولنی پڑیں گی۔ اگر تم آنکھیں نہیں کھولو گے تو تم ان بدروحوں کے پاس کیسے جاؤ گے اور ان میں سے کسی ایک کی تلوار کیسے کھینچو

گے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"لیکن اگر تلواریں لے کر بدروحوں نے مجھ پر حملہ کر دیا تو"۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان کی تلواروں سے بچ سکتے ہو۔ تم بھورے بالوں والے بندر ہو اس لئے وہ تم پر کوئی جادو نہیں چلا سکیں گی۔ بے فکر رہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی"۔ ٹارزن نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار"۔ منکو نے مرے مرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹارزن کے کہنے پر آنکھیں بند کر لیں۔ ٹارزن نے بھی آنکھیں بند کیں اور پھر اس نے یکلخت کنویں میں چھلانگ لگا دی۔

''یہ آپ نے کیا کیا ہے ابا حضور۔ آپ نے کالے جن کی بات کیوں مان لی۔ وہ ہمیں مارنا چاہتا تھا تو مارنے دیتے اسے۔ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ہم مر جائیں گے لیکن اس کی بات نہیں مانیں گے''۔ سرخ پری نے شاہ تاج جن سے مخاطب ہو کر کہا جو شاہی کرسی پر بیٹھا گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

ناگو جن نے انہیں ان کے کمروں میں پہنچا دیا تھا لیکن چونکہ کالے جن نے انہیں محل میں گھومنے پھرنے اور ہر جگہ جانے کی اجازت دے دی تھی اس لئے ملکہ پری اور سرخ پری، شاہ تاج جن کے کمرے میں آ گئے تھے۔ کمرے میں آتے ہی سرخ پری نے شاہ تاج جن سے مخاطب ہو کر نہایت بے چین اور الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بات

سن کر شاہ تاج جن نے سر اٹھایا اور پھر ان دونوں کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

''آؤ۔ تم دونوں میرے پاس آؤ''۔ شاہ تاج جن نے کہا تو ملکہ پری اور سرخ پری آگے بڑھ آئیں۔ شاہ تاج جن نے انہیں اپنے دائیں بائیں بٹھا لیا۔

''مجھے ایسا کرنے کے لئے کسی نے کہا تھا''۔ شاہ تاج جن نے کہا تو ملکہ پری اور سرخ پری چونک پڑیں۔

''کسی نے کہا تھا۔ کیا مطلب کس نے کہا تھا آپ سے یہ بات ماننے کے لئے''۔ ملکہ پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آکو بابا نے''۔ شاہ تاج جن نے کہا تو ملکہ پری اور سرخ پری ایک بار پھر چونک پڑیں۔

''آکو بابا۔ کون ہیں یہ آکو بابا اور یہ آپ کے پاس کب آئے تھے۔ کیا کہا تھا انہوں نے''۔ سرخ پری نے ایک ساتھ کئی سوال کرتے ہوئے کہا۔

''جب کالے جن نے ہمیں ستونوں میں قید کیا تھا اور ہم پر سیاہ مکوڑوں کا عذاب مسلط کیا تھا تو اسی وقت مجھے ایک آدم زاد کی آواز سنائی دی تھی۔ وہ آدم زاد کوئی نیک انسان

تھا اس نے مجھ سے کہا کہ اس خوفناک عذاب سے بچنے کے لئے میں کالے جن کی بات مان لوں اور اس سے کہوں کہ میں اس کی تاجپوشی کرنے اور اسے کوہ قاف کا بادشاہ بنانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے بس اتنا کرنا ہے کہ کالے جن سے تین دن کا وقت لینا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں اس عذاب سے خود کو اور تم دونوں کو بچا لوں گا تو کالا جن ہمیں اس بار قید خانے میں نہیں ڈالے گا اور ہمیں ہمارے محل میں ہی چھوڑ دے گا۔ ان کی آواز اور ان کی باتوں میں نجانے کیسا سحر تھا کہ میرے دل اور دماغ نے فوراً ان کی بات مان لی اور میں نے ویسے ہی کہا جیسا انہوں نے کہا تھا اور کالے جن کی بات مان لی اور اس سے تین دنوں کا وقت بھی لے لیا"۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کون سی ہستی ہو سکتی ہے جس کی بات آپ نے فوراً مان لی اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ آواز کسی آدم زاد کی تھی"۔ ملکہ پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ جلد ہی ہم تینوں سے ملنے آئیں گے"۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

"ہم سے ملنے۔ لیکن کہاں۔ کیا وہ ہم سے ملنے یہاں

اس محل میں آئیں گے۔ کسی آدم زاد کا کوہ قاف میں کیا کام اور وہ ہماری اجازت کے بغیر کوہ قاف کیسے آ سکتا ہے"۔ سرخ پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ وہ آدم زاد یقیناً کوئی نیک ہستی ہے جس کی آواز میں نجانے کیسا سحر تھا کہ میں نے فوراً ان کی بات سمجھ لی اور مان بھی لی۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ ہم سے ملنے کے لئے آئیں گے تو مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور آئیں گے"۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

"لیکن وہ آئیں یا نہ آئیں اس سے ہمیں کیا فرق پڑے گا۔ آپ نے کالے جن کی بات مان لی ہے اب کوہ قاف کے اصولوں کے مطابق آپ کو تین دن بعد ہی سہی یہ سب کرنا تو پڑے گا ہی۔ آپ کو اپنے ہاتھوں سے کالے جن کی تاجپوشی بھی کرنی پڑے گی اور رعایا کے سامنے اس بات کا اعلان بھی کرنا پڑے گا کہ وہ کوہ قاف کا بادشاہ ہے۔ وہ بادشاہ بن گیا تو ہماری حیثیت ختم ہو جائے گی پھر آپ نہ بادشاہ رہیں گے نہ میں ملکہ"۔ ملکہ پری نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا ملکہ پری۔ کالا جن کسی بھی صورت میں کوہ قاف کا بادشاہ نہیں بن سکے گا"۔ اچانک

انہیں ایک انسانی آواز سنائی دی تو وہ تینوں نہ صرف چونک پڑے بلکہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے بھی ہو گئے اور حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگے کیونکہ انہیں آواز تو سنائی دی تھی لیکن بولنے والا انہیں کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تو اسی آدام زاد آکو بابا کی آواز ہے۔ میں نے یہی آواز سنی تھی''۔ شاہ تاج جن نے حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ ہمیں دکھائی کیوں نہیں دے رہے ہیں۔ کہاں ہیں وہ''۔ سرخ پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اسی لمحے ان کے سامنے ایک بوڑھا وحشی نمودار ہوا۔ بوڑھا بے حد دبلا پتلا تھا اس کے سر کے بال سفید تھے لیکن اس کے چہرے پر نور سا ٹپکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اسے دیکھ کر نجانے کیوں شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری خود بخود اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''آپ کون ہیں''۔ شاہ تاج جن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آکو بابا''۔ بوڑھے نے جواب دیا تو ان کے چہروں

پر خود بخود آکو بابا کے لئے احترام کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اوہ۔ تو آپ ہیں آکو بابا جن کی مجھے کانوں میں آواز سنائی دی تھی''۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

''ہاں''۔ آکو بابا نے کہا۔

''آئیں آکو بابا۔ یہاں اس مسند پر بیٹھ جائیں''۔ ملکہ پری نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں یہیں ٹھیک ہوں۔ میں تم تینوں کو کچھ بتانے کے لئے آیا ہوں۔ میری بات دھیان سے سنو''۔ آکو بابا نے کہا۔

''حکم کریں آکو بابا''۔ شاہ تاج جن نے احترام بھرے لہجے میں کہا۔

''کالا جن تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اس کے دن گنے جا چکے ہیں۔ اس نے تم پر اور تمہارے محل کے باسیوں پر جو ظلم ڈھایا ہے اس کا بدلہ لینے کا وقت آ گیا ہے۔ ایک آدم زاد ہے جس کا نام ٹارزن ہے۔ اسے کالے جن کے کوہ قاف کے اس طلسم کا پتہ چل چکا ہے جس میں وہ سیاہ چڑیا موجود ہے۔ اس سیاہ چڑیا میں کالے جن کی جان ہے۔

ٹارزن جنگلوں کا بادشاہ ہے اور وہ مظلوموں کی مدد کرنے والا نیک انسان ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ جس کی وہ مدد کر رہا ہے وہ انسان ہے، چرند پرند ہے یا پھر کوئی اور مخلوق۔ میں نے اسے تمہارے بارے میں ساری باتیں بتا دی ہیں۔ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ تمہیں اور تمہارے کوہ قاف کے باشندوں کو اس ظالم کالے جن سے بچائے گا۔ اس لئے وہ کوہ قاف کے طلسم کو تباہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ وہ کوہ قاف کے طلسم کو ختم کر دے گا اور وہاں موجود سیاہ چڑیا کو حاصل کر لے گا۔ جیسے ہی وہ سیاہ چڑیا کی گردن توڑے گا اسی لمحے کالے جن کی بھی گردن ٹوٹ جائے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا اس کے ساتھ اس کے جتنے بھی حواری ہیں وہ سب بھی جل کر بھسم ہو جائیں گے۔ چونکہ کالے جن کی موت کا وقت آ چکا ہے اسی لئے میں نے تمہارے کان میں کہا تھا کہ تم کالے جن کی بات مان جاؤ اور اس سے تین دن کا وقت لے لو۔ تین دنوں کے اندر ٹارزن اپنا کام پورا کر لے گا اور تمہیں ہمیشہ کے لئے اس ظالم جن سے نجات مل جائے گی"۔ آکو بابا نے کہا اور پھر اس نے انہیں ٹارزن کے بارے میں اور ان تمام واقعات

کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی کہ ٹارزن کو اس کوہ قاف کے طلسم کے بارے میں کیسے علم ہوا اور وہ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ یہ سب سن کر نہ صرف شاہ تاج جن بلکہ ملکہ پری اور سرخ پری بھی بے حد خوش ہوئے۔

"یہ ہم پر آپ کا اور آپ کے دوست ٹارزن کا بے حد احسان ہو گا آکو بابا کہ آپ ہمیں اور کوہ قاف کے باشندوں کو ایک شیطان اور ظالم جن سے نجات دلانے کے لئے اتنا کچھ کر رہے ہیں اور ہمیں آدم زاد ٹارزن کی بہادری اور مظلومیت پسندی نے بے حد متاثر کیا ہے۔ اب ہمیں اس بات کی تمنا ہو رہی ہے کہ ہم اس نیک اور بہادر انسان سے ملاقات کریں۔ کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہے اور ہم اس سے کب اور کیسے مل سکتے ہیں"۔ شاہ تاج جن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کی تم میں سے کسی سے ملاقات ممکن نہیں۔ وہ جنگلوں کا بادشاہ ہے اور انسانی دنیا میں رہتا ہے۔ نہ وہ کوہ قاف آ سکتا ہے اور نہ ہی تم اس سے ملنے انسانی دنیا میں جا سکتے ہو۔ میں بھی تمہیں محض مطمئن کرنے اور کالے

جن کے مزید ظلم نہ سہنے سے روکنے کے لئے ہی آیا تھا۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے تب تک تم اپنی ہمت بنائے رکھو اور کالے جن کو اس بات کا شبہ نہ ہونے دو کہ تمہیں اس کی موت کا علم ہو چکا ہے جو کسی بھی وقت اس پر جھپٹ سکتی ہے۔ تم اس سے خود کو بچاؤ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ ٹارزن جیسے یہی کامیاب ہو گا کالا جن ہلاک ہو جائے گا اور اس کے حواریوں کا بھی نام و نشان مٹ جائے گا۔ بس اس سے زیادہ میں تمہیں اور کچھ نہیں بتا سکتا"۔ آکو بابا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری آکو بابا سے کچھ پوچھتے، آکو بابا جس طرح سے اچانک وہاں نمودار ہوئے تھے اسی طرح غائب ہو گئے۔

"آکو بابا۔ آکو بابا"۔ انہیں غائب ہوتے دیکھ کر وہ تینوں ایک ساتھ چیخے لیکن آکو بابا وہاں سے جا چکے تھے۔

"یہ آکو بابا اور ٹارزن ہمارے نجات دہندہ ہیں اور ہمارے محسن بھی۔ وہ ہمارے لئے اتنا سب کچھ کر رہے ہیں اس کے باوجود نہ ہم ان سے مل سکتے ہیں اور نہ انہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اس سے بڑی دکھ کی بات ہمارے لئے کیا ہو سکتی ہے"۔ شاہ تاج جن نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ابا حضور۔ ایک بار ہم اس کالے جن کے ظلم سے نجات پالیں پھر میں انسانی دنیا میں خود جاؤں گی اور ٹارزن کو تلاش کر کے اس کا شکریہ بھی ادا کروں گی اور اسے کوہ قاف کی طرف سے بے شمار انعامات بھی دوں گی۔ ہم اپنے اس محسن کے احسان کا بدلہ ضرور چکائیں گے"۔ سرخ پری نے کہا۔

"نہیں۔ آکو بابا نے کہا ہے کہ نہ ہم اس سے مل سکتے ہیں اور نہ وہ یہاں آ سکتا ہے۔ ہم ان کے لئے بس دعا ہی کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیشہ تندرست و توانا رہے اور اسی طرح مظلوموں کی مدد کرتا رہے۔ اس جیسے نیک اور بہادر انسان دنیا میں بہت کم ہیں"۔ شاہ تاج جن نے کہا تو سرخ پری ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ آکو بابا اور شاہ تاج جن کے منع کرنے کے باوجود اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ایک بار ضرور انسانی دنیا میں جائے گی اور ٹارزن کو ڈھونڈ کر اس سے ضرور ملے گی۔ اس کے دل میں ایک بہادر اور جنگلوں کے بادشاہ ٹارزن سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا تھا اور یہ اشتیاق تب ہی ختم ہو سکتا تھا جب وہ خود ٹارزن سے مل لیتی۔

کنویں میں چھلانگ لگانے سے پہلے ٹارزن اور منکو نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ منکو ٹارزن کے کندھے پر بیٹھا ہوا تھا۔انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ سر کے بل نیچے ہی نیچے گرتے چلے جا رہے ہوں۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس کنویں کی گہرائی کا کوئی اختتام ہی نہ ہو۔ منکو کا خوف سے برا حال ہو رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے سختی سے ہونٹ اور آنکھیں بھینچ رکھی تھیں۔

کافی دیر اسی حالت میں گرتے رہنے کے بعد ٹارزن کو محسوس ہوا کہ اچانک اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا ہو اور اس کا جسم خود بخود ہوا میں پلٹ رہا ہو اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ بالکل سیدھا ہو گیا۔ اب وہ سر کے بل نیچے گرنے کی بجائے جیسے پیروں کے بل نیچے جا رہا تھا پھر تھوڑی دیر بعد اچانک

ٹارزن کو اپنے پیروں کے نیچے ٹھوس زمین کا احساس ہوا۔
جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے اسی لمحے اسے ہر طرف
سے تیز اور بھیانک چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ چیخیں
اس قدر ہولناک، ڈراؤنی اور تیز تھیں کہ ٹارزن کو اپنے
کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ اس نے
بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔

''ہم کوہ قاف کے طلسم میں پہنچ چکے ہیں منکو۔ یاد رکھنا
جب تک میں نہ کہوں تب تک آنکھیں نہ کھولنا۔ یہاں ہر
طرف سبز بدروحیں موجود ہیں جن کے پاس تلواریں ہیں۔
اگر تم نے آنکھیں کھول دیں تو وہ تمہاری آنکھوں سے ہمیں
دیکھ لیں گی اور ہم پر جھپٹ پڑیں گی اور تلواروں کے وار کر
کے ہمارے ٹکڑے اُڑا دیں گی''۔ ٹارزن نے کاندھوں پر
بیٹھے منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تت تت۔ تم فکر نہ کرو سردار۔ اگر کوئی بدروح میرے
سر پر بھی چڑھ گئی میں تب بھی آنکھیں نہیں کھولوں گا''۔ منکو
کی ڈری ڈری آواز سنائی دی۔ وہ بدروحوں کے چیخنے
چنگھاڑنے کی آوازیں سن کر بری طرح سے سہم گیا تھا۔
ٹارزن کو اپنے اردگرد دوڑنے بھاگنے کی بھی آوازیں سنائی

دے رہی تھیں اور چند بدروحیں چیخ بھی رہی تھیں۔

"آدم زاد۔ کوہ قاف کے طلسم میں کوئی آدم زاد گھس آیا ہے۔ ڈھونڈو۔ پکڑو اسے اور وہ جہاں دکھائی دے اس پر حملہ کر کے اس کے ٹکڑے اُڑا دو"۔ ایک بدروح بری طرح چیخ رہی تھی۔ ٹارزن کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی سے چٹان پر کھڑا ہو۔ اسے اپنے ارد گرد دوڑنے بھاگنے کے ساتھ ساتھ اچھل اچھل کر چٹانوں پر اوپر نیچے کودنے کی بھی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ کچھ دیر تک وہاں چیخم دھاڑ سنائی دیتی رہی پھر جیسے بدروحیں دوڑتی ہوئی چٹانوں سے اتر کر دور چلی گئیں۔ ٹارزن نے آنکھیں نیم وا کیں اور پھر یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ ایک چٹانی علاقے میں موجود تھا۔ طلسم کا آسمان سرخ رنگ کا تھا اور ہر طرف زرد زرد سی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور دو چٹانوں پر لمبی، دبلی اور سفید بالوں والی بدروحیں دوڑتی پھر رہی تھیں جو ہلکے سبز رنگ کی تھیں اور انھوں نے لبادوں جیسے لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان سب بدروحوں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پھلوں والی تلواریں تھیں۔

"نیچے اترو منکو"۔ ٹارزن نے منکو سے مخاطب ہو کر کہا تو

منکو نیچے اتر آیا۔

''میرا ہاتھ پکڑو اور میرے ساتھ چلو جلدی''۔ ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے منکو کا ہاتھ پکڑا اور اسے لئے تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس طرف زمین سے ابھری ہوئی چٹانیں موجود تھیں۔

''اب میری بات دھیان سے سنو۔ میں تمہیں اس چٹان کے پیچھے چھپا کر کھلے حصے میں جا رہا ہوں۔ وہاں جاتے ہی میں آنکھیں کھول دوں گا۔ جیسے ہی میں آنکھیں کھولوں گا ان بدروحوں کو میرا پتہ چل جائے گا اور وہ بھاگ کر یہاں آئیں گی۔ وہ دوڑتی ہوئی ان چٹانوں کے قریب سے بھی گزریں گی۔ جیسے ہی وہ ان چٹانوں کے نزدیک سے گزریں گی میں چیخ کر تمہیں ان کے بارے میں بتا دوں گا تب تم آنکھیں کھولنا اور کسی بھی ایک بدروح پر اچھل کر حملہ کر دینا اور اس کی تلوار چھین لینا۔ تمہیں وہ تلوار جلد سے جلد مجھ تک پہنچانی ہے۔ سمجھ گئے تم''۔ ٹارزن نے اسے ایک چٹان کے پیچھے چھپاتے ہوئے کہا۔

''ہاں سردار۔ سمجھ گیا''۔ منکو نے کہا۔

''شاباش۔ بس تم ڈرنا نہیں۔ اگر تم ڈر گئے تو پھر وہ

تمہیں یقیناً ہلاک کر دیں گے لیکن اگر تم ہمت سے کام لو گے تو وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گی"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار۔ میں بہادر ہوں۔ میں ان سے نہیں ڈروں گا"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن نے اس کی کمر پر تھپکی دی اور پھر اس چٹان کے پیچھے سے نکل کر وہ واپس اس طرف دوڑتا چلا گیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ اس نے پوری آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔ بدروحوں کی تعداد بیس تھی اور وہ ہر طرف دوڑتی پھر رہی تھیں۔ ٹارزن نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اسی لمحے اس نے بدروحوں کو بری طرح سے اچھلتے اور پھر اس طرف پلٹتے دیکھا جہاں ٹارزن موجود تھا۔

"بدروحوں نے مجھے دیکھ لیا ہے منکو۔ وہ اس طرف آ رہی ہیں۔تم ہوشیار رہنا"۔ ٹارزن نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار"۔ منکو کی جواباً آواز سنائی دی۔ بدروحیں چیختی چلاتی ہوئیں اور تلواریں ہوا میں لہراتی ہوئیں تیزی سے ٹارزن کی جانب آ رہی تھیں۔

"وہ قریب آ رہی ہیں منکو۔ وہ کسی بھی لمحے تمہارے

قریب سے گزر سکتی ہیں۔ آنکھیں کھول کر انہیں دیکھو اور
پھر وہ جیسے ہی نزدیک آئیں ان میں سے کسی پر حملہ کر کے
اس کی تلوار چھین لو‘‘۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے آنکھیں
کھول دیں اور پھر بدروحوں کو دیکھ کر اس کے تو جیسے ہوش
ہی اُڑ گئے۔ وہ خوف سے کانپنے لگا۔

’’ارے باپ رے۔ یہ تو بے حد ڈراؤنی ہیں۔ انہیں
دیکھ کر تو میری ویسے ہی جان نکلی جا رہی ہے۔ میں ان پر
کیسے حملہ کروں گا‘‘۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
اسی لمحے ایک بدروح چنگھاڑتی ہوئی شائیں کی آواز سے
اس کے قریب سے گزر کر ٹارزن کی طرف بڑھتی چلی
گئی۔ پھر دوسری بدروح بھی منکو کے قریب سے گزری۔
اس طرح ایک ایک کر کے بدروحیں منکو کے قریب سے
گزرتی چلی گئیں۔ ان بدروحوں نے منکو کو دیکھ لیا تھا لیکن
ان کا اصل شکار چونکہ آدم زاد تھا اس لئے وہ اسے نظر انداز
کر کے ٹارزن کی طرف بڑھی جا رہی تھیں۔

’’ارے۔ یہ تو سب سردار کی طرف جا رہی ہیں‘‘۔ منکو
نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک بدروح
دوڑتی ہوئی آئی اور وہ اس چٹان پر چڑھ گئی جس کے پیچھے

منکو چھپا ہوا تھا۔ بدروح کی نظریں ٹارزن پر جمی ہوئی تھیں اس نے زور دار چیخ ماری اور اچھل کر ٹارزن کی طرف بڑھنا ہی چاہتی تھی کہ یکلخت منکو چٹان کی اوٹ سے نکل کر اس کی ٹانگوں پر جھپٹا۔ بدروح کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر منہ کے بل چٹان سے نیچے گری۔ اس کے ہاتھ سے تلوار نکل کر دور جا گری۔ یہ دیکھ کر منکو تیزی سے چٹان کے پیچھے سے نکل آیا۔

بدروح نے پلٹ کر منکو کی طرف دیکھا اور پھر وہ غراتی ہوئی اٹھی اور تیزی سے منکو پر جھپٹی لیکن منکو تیزی سے دائیں طرف چھلانگ لگا کر اس کی تلوار کی طرف بڑھا۔

''رک جاؤ۔ بندر کی اولاد۔ میری تلوار کو ہاتھ نہ لگانا ورنہ جلا کر بھسم کر دوں گی''۔ بدروح نے چیخ کر منکو کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہا لیکن منکو بھلا کہاں رکنے والا تھا۔ وہ تیزی سے تلوار کے قریب آیا اس نے تلوار اٹھائی اور پھر رکے بغیر ٹارزن کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ ادھر بدروحوں نے ٹارزن کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا اور تلواریں لہراتی ہوئیں اس کی طرف دیکھ کر خوفناک انداز میں غرا رہی تھیں۔

''جلدی کرو منکو۔ تلوار مجھے دو''۔ ٹارزن نے منکو کے

ہاتھ میں تلوار دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو منکو نے یکلخت اپنی رفتار تیز کر دی اور تیزی سے اچھل کر ایک بدروح کے اوپر سے ہوتا ہوا ان کے درمیان آ گیا۔

"پکڑو اس بندر کو۔ اس کے پاس میری تلوار ہے"۔ اس بدروح نے چیختے ہوئے کہا جس کی تلوار منکو لے کر بھاگا تھا۔ اس کی آواز سن کر بدروحیں تیزی سے منکو پر جھپٹیں لیکن منکو نے لمبی لمبی چھلانگیں لگائیں اور ٹارزن کے قریب سے گزرتے ہوئے اس نے تلوار ٹارزن کی طرف اچھالی اور ایک بدروح کے دائیں پہلو سے نکلتا چلا گیا۔ ٹارزن نے ہوا میں اچھلی ہوئی تلوار کا دستہ پکڑا اور یکلخت سیدھا ہو گیا۔

"شاباش منکو۔ اب تم کسی چٹان کے پیچھے جا کر چھپ جاؤ۔ اب یہ بدروحیں تم پر نہیں صرف مجھ پر حملہ کریں گی"۔ ٹارزن نے چیختے ہوئے کہا تو منکو بھاگتا ہوا تیزی سے ایک چٹان کے پیچھے چلا گیا۔ ٹارزن کے سامنے بدروحیں تلواریں ہاتھوں میں لئے غرا رہی تھیں۔ پھر اچانک ان میں سے ایک بدروح نے زور دار چیخ ماری اور تلوار لے کر اچھل کر ٹارزن پر آئی۔ وہ ہوا میں اڑتی ہوئی ٹارزن کی طرف آئی تھی۔ اس نے تلوار کا دستہ دونوں ہاتھوں سے تھام رکھا تھا۔

اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تلوار پوری قوت سے ٹارزن کے
سر پر مار کر ٹارزن کے جسم کے ہی دو ٹکڑے کر دے گی۔
ٹارزن نے اس کی تلوار اپنے ہاتھ میں موجود تلوار پر روکی
اور پوری قوت سے اچھلا اور اس نے بدروح کی ٹانگوں پر
اپنی ٹانگ مار دی۔ بدروح کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور
وہ اچھل کر نیچے گری۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی ٹارزن
دونوں ہاتھوں سے تلوار کا دستہ پکڑے لٹو کی طرح گھوما اور
پھر اس نے گری ہوئی بدروح پر ایک جھٹکے سے تلوار کا وار کر
دیا۔ اس کی تلوار بدروح کی گردن پر پڑی۔ جیسے ہی تلوار
بدروح کی گردن پر پڑی اسی لمحے بدروح کا سر اس کے دھڑ
سے الگ ہو گیا۔ دوسرے لمحے آگ کے دو شعلے سے لپکے
اور بدروح کا سر اور دھڑ یکلخت جل کر راکھ بنتا چلا گیا اور
پھر راکھ بھی ہوا میں غائب ہو گئی۔

"اس آدم زاد نے ہماری ایک ساتھی کو فنا کر دیا ہے۔
ایک ساتھ حملہ کرو اس پر اور اس کے ٹکڑے اُڑا دو"۔ ایک
بدروح نے چیختے ہوئے کہا تو کئی بدروحیں تلواریں لئے ایک
ساتھ ٹارزن پر جھپٹ پڑیں لیکن ٹارزن کے جسم میں تو جیسے
پارہ سا بھر گیا تھا۔ اس نے بدروح کی تلوار دونوں ہاتھوں

میں تھام رکھی تھی وہ پارے کی طرح حرکت کرتے ہوئے نہ صرف ان بدروحوں کے حملے روک رہا تھا بلکہ موقع ملتے ہی ان میں سے کسی نہ کسی بدروح کو تلوار مار دیتا تھا۔ جیسے ہی اس کی تلوار کسی بدروح کو لگتی اس کے جسم میں شعلہ سا بھڑکتا اور وہ ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتی اور اس کا وجود راکھ بن کر ہوا میں اُڑ جاتا۔ اسے آ کو بابا نے بتایا تھا کہ ان بدروحوں کو ان کی تلوار سے ہی فنا کیا جا سکتا تھا۔

ان کی اپنی تلوار سے ان بدروحوں کو لگنے والا ایک ہی زخم جان لیوا ثابت ہوتا جیسے ہی ٹارزن انہیں تلوار مارتا وہ جل کر راکھ ہو جاتی تھیں۔ بدروحیں اپنے ساتھی بدروحوں کو اس طرح جل جل کر راکھ ہوتے دیکھ کر غصے سے پاگل ہوتی جا رہی تھیں اور ان کے حملوں میں بھی شدت آتی جا رہی تھی لیکن ٹارزن اچھل اچھل کر اور جگہیں بدل بدل کر ان بدروحوں پر وار کر رہا تھا اور ان بدروحوں کو ان سے بچنے کا کوئی موقع ہی نہ مل رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ٹارزن نے اپنی بہادری اور طاقت سے بیس کی بیس بدروحوں کو فنا کر دیا۔ اب ہر طرف ان بدروحوں کی جلی ہوئی راکھ اُڑتی پھر رہی تھی۔ ٹارزن کو اس طرح سے بدروحوں کو فنا کرتے دیکھ

کر منکو نے ٹارزن زندہ باد کا زوردار نعرہ لگایا اور چٹان کے پیچھے سے نکل کر دوڑتا ہوا ٹارزن کی طرف بڑھا۔

"تم نے کمال کر دیا سردار۔ تم نے ان خوفناک بدروحوں کو فنا کر دیا ہے۔ تم بہادر ہو بے حد بہادر"۔ منکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ان بدروحوں کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا منکو۔ اگر انہیں موقع مل جاتا تو جس طرح میں انہیں ایک ضرب لگا کر فنا کر رہا تھا اسی طرح ان میں سے کوئی ایک بدروح مجھے ہلکا سا بھی زخم لگا دیتی تو میں بھی یہاں ان کی طرح ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتا اور یہاں میری بھی راکھ اڑ رہی ہوتی اس لئے میں نے انہیں ایسا کوئی موقع ہی نہیں دیا کہ یہ مجھے زخمی کر سکیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"بدروحوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ کیا اب یہ طلسم ختم ہو گیا ہے"۔ منکو نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی یہاں ایک دیو باقی ہے۔ ہمیں اس دیو کو ڈھونڈنا ہے۔ دیو پتھر کا بنا ہوا ہے اور اس کے ہاتھ میں وہ پنجرہ لٹکا ہوا ہے جس میں وہ سیاہ چڑیا قید ہے جس میں کالے جن کی جان ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ یہاں تو ہر طرف چٹانیں ہی چٹانیں دکھائی دے رہی ہیں۔ دیو کا تو کوئی نشان تک نہیں ہے''۔ منکو نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ یہیں کہیں موجود ہے۔ اسے ڈھونڈنا ضروری ہے۔ بے حد ضروری۔ یہاں آسمان پر سرخی چھائی ہوئی ہے جو ہماری دنیا کی روشنی کی وجہ سے ہے۔ جیسے جیسے ہماری دنیا میں شام اور رات ہوگی یہاں تاریکی پھیل جائے گی اور اگر یہاں تاریکی ہوگئی تو پھر پتھر کا بنا ہوا دیو زندہ ہو جائے گا اور یہ تمام بدروحیں بھی زندہ ہو کر واپس آ جائیں گی اور پھر یہ ہمیں ایسا کوئی موقع نہیں دیں گی کہ ہم ان سے خود کو بچا سکیں۔ اس لئے ہمیں اس سرخ روشنی میں ہی اس دیو کو تلاش کرنا ہے جس کے ہاتھ میں پنجرہ لٹک رہا ہے۔ اس دیو کے زندہ ہونے سے پہلے ہمیں اس کے ہاتھ سے پنجرہ لے کر اس میں سے سیاہ چڑیا کو نکالنا ہوگا۔ سمجھ گئے تم''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں سردار سمجھ گیا۔ لیکن اب ہم اتنے بڑے علاقے میں اس پتھر کے دیو کو تلاش کہاں کریں گے''۔ منکو نے کہا۔

''دیکھتے ہیں۔ آؤ''۔ ٹارزن نے کہا تو پھر وہ منکو کو لے

کر آگے بڑھ گیا۔ ہر طرف چٹیل میدانی علاقہ تھا وہ دونوں مختلف اطراف میں دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ مسلسل اور کافی دیر دوڑتے رہنے کے باوجود انہیں پتھر کا بنا ہوا ایسا کوئی دیو دکھائی نہ دے رہا تھا جس کے ہاتھ میں پنجرہ ہو۔

''سردار۔ آسمان کا رنگ بدل رہا ہے۔ لگتا ہے ہماری دنیا میں دن ڈھلنا شروع ہو گیا ہے اور اتنی بھاگ دوڑ کے باوجود ہمیں ابھی تک پتھر کا بنا ہوا دیو نہیں ملا ہے''۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا تو ٹارزن چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا واقعی سرخ آسمان کا رنگ اب کاسنی ہوتا جا رہا تھا اور یہ اس بات کی نشانی تھی کہ ان کی دنیا میں شام ہونا شروع ہو چکی تھی۔

''ہاں۔ میں نے بھی ہر طرف دیکھ لیا ہے لیکن پتھر کا بنا ہوا دیو نظر نہیں آ رہا ہے۔ آکو بابا نے تو کہا تھا کہ ہم دوڑیں گے بھاگیں گے تو ہمیں دور سے ہی پتھر کا بنا ہوا دیو نظر آ جائے گا لیکن یہاں دیو تو کیا بکری کا ایک بچہ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے''۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا ہو گا۔ شام پڑ رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد

رات ہو جائے گی اور یہاں ہر طرف تاریکی پھیل جائے گی۔ پھر کیا ہو گا''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''پھر وہ بدروحیں، دوبارہ یہاں پہنچ جائیں گی اور پتھر کا دیو بھی زندہ ہو کر ہمیں ڈھونڈ لے گا اور پھر وہ ہمیں ہلاک کر دے گا''۔ ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایسا نہیں ہو گا۔ ہم نہیں مر سکتے۔ ہم کم از کم طلسمات کی اس دنیا میں نہیں مر سکتے۔ کچھ کرو سردار۔ کچھ کرو۔ ڈھونڈو اس پتھر کے بنے ہوئے دیو کو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا''۔ منکو نے ٹارزن کی بات سن کر خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

''رکو۔ مجھے سوچنے دو۔ آ کو بابا نے پتھر کے دیو کو تلاش کرنے کے حوالے سے ایک اور بات بھی بتائی تھی۔ وہ بات شاید میں بھول رہا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو چونک پڑا۔

''ہاں۔ مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم کچھ بھول رہے ہوں''۔ منکو نے کہا۔

''تو سوچو۔ جلدی سوچو۔ کیا بتایا تھا آ کو بابا نے''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو بھی سوچ میں ڈوب گیا۔

''اوہ اوہ۔ یاد آ گیا۔ مجھے یاد آ گیا''۔ اچانک منکو نے چیختے ہوئے کہا۔

''کیا۔ بتاؤ۔ جلدی کرو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''آ کو بابا نے کہا تھا کہ پتھر کے بنے ہوئے دیو کا نام کابا کا دیو ہے۔ یہاں ہم دونوں کو ایک دوسرے سے کمر سے کمر لگا کر کھڑا ہونا تھا اور پھر ہم دونوں کو ایک ساتھ کابا کا دیو کو آوازیں دینا ہیں۔ جیسے ہی ہم تین بار ایک ساتھ اس دیو کو پکاریں گے تو اس کا بت ہمارے سامنے نمودار ہو جائے گا''۔ منکو نے کہا تو ٹارزن اچھل پڑا۔

''اوہ ہاں۔ یہی کہا تھا آ کو بابا نے۔ چلو جلدی کرو۔ میری کمر سے کمر ملا کر کھڑے ہو جاؤ''۔ ٹارزن نے کہا۔ وہ ایک بڑی چٹان کے پاس موجود تھے ٹارزن چٹان کے پاس کھڑا ہو گیا اور منکو فوراً چٹان پر چڑھ گیا اور پھر انہوں نے ایک دوسرے کی کمر سے کمر جوڑ لی۔

''اب ہم ایک ساتھ اور ایک آواز میں کابا کا دیو کو پکاریں گے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کابا کا دیو۔ کابا کا دیو۔ کابا کا دیو''۔ ان دونوں نے ایک ساتھ چیختے ہوئے کابا کا دیو کو آوازیں دینا شروع کر

دیں۔ ان دونوں کے منہ سے ایک ساتھ آوازیں نکل رہی تھیں۔ جیسے ہی انہوں نے تین بار کاباکا دیو کو آوازیں دیں اچانک آسمان پر ایک زور دار کڑاکا ہوا۔ آسمان سے بجلی کی لہر سی آ کر ان سے کچھ فاصلے پر گری۔ ایک دھماکہ ہوا اور زمین اس بری طرح سے لرزنے لگی جیسے وہاں زبردست زلزلہ آ رہا ہو۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے سردار"۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن اسے کوئی جواب دیتا انہوں نے سامنے چٹانوں کو تڑختے اور ٹوٹتے دیکھا اور پھر انہوں نے زمین میں ایک بڑا خلاء نمودار ہوتے دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد اس خلاء سے پتھر کا بنا ہوا ایک لمبا تڑنگا دیو ابھرتا دکھائی دیا۔ دیو پتھر کا بنا ہوا تھا اور بے حد بڑا اور ڈراؤنا تھا۔ اس دیو کا ایک ہاتھ سینے پر تھا اور دوسرا ہاتھ آگے کی طرف بڑھا ہوا تھا اور یہ دیکھ کر ٹارزن اور منکو چونک پڑے اس دیو کے ہاتھ میں فولاد کا بنا ہوا ایک پنجرہ لٹک رہا تھا۔ اس پنجرے میں سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی سی چڑیا پھڑپھڑا رہی تھی۔

"وہ رہی چڑیا"۔ منکو نے کہا۔ ٹارزن دوڑ کر آگے بڑھا

لیکن ان کے سامنے زمین پر خاصا بڑا خلاء تھا اور دیو خلاء کے عین درمیان میں تھا۔ خلاء میں ایسا کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا کہ ٹارزن یا منکو اس پر چلتے ہوئے اس دیو کے نزدیک پہنچ سکیں۔

"اب ہم اس دیو تک کیسے پہنچیں گے۔ یہ تو کھائی نما خلاء کے عین درمیان میں ہے"۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں خلاء کافی بڑا ہے۔ میں چھلانگ لگا کر بھی اس دیو تک نہیں پہنچ سکتا"۔ ٹارزن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب ہم اس دیو تک پہنچیں گے کیسے۔ یہ تو ہم سے کافی دور ہے۔ اگر ہم نے اس کی طرف چھلانگ لگائی تو ہم سیدھے اس کھائی میں جا گریں گے جس کی گہرائی کا بھی کوئی اندازہ نہیں ہو رہا ہے"۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ آ کو بابا نے سب کچھ بتا دیا تھا لیکن اس کھائی سے گزر کر دیو تک کیسے پہنچنا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہمارے پاس رسی بھی نہیں ہے ورنہ ہم رسی کی مدد سے

اس تک پہنچ جاتے"۔ منکو نے پریشان کے عالم میں کہا۔ اس کی پریشانی آسمان کے بدلتے ہوئے رنگ کی وجہ سے بڑھتی جا رہی تھی جو تیزی سے کاسنی ہوتا چلا جا رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ رات ہونے والی ہے اور رات ہونے کا مطلب ان دونوں کی موت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

"سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ میں کروں کیا"۔ ٹارزن نے کہا۔ دیو کا بت اس سے تقریباً سو فٹ کے فاصلے پر تھا اور یہ فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ اگر ٹارزن اس کی طرف چھلانگ لگاتا اور وہ ذرا سا بھی پیچھے رہ جاتا تو یہ چھلانگ اس کے لئے موت کی چھلانگ بن سکتی تھی اور وہ دیو تک پہنچنے کی بجائے سیدھا کھائی میں جا گرتا جس کی گہرائی لامتناہی تھی۔

"کچھ کرو سردار۔ جلدی کچھ کرو۔ شام ڈھلتی جا رہی ہے اور اب مجھے ہر طرف سے بدروحوں ۔کے غرانے کی آوازیں بھی سنائی دینا شروع ہو گئی ہیں"۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ واقعی وہاں چاروں طرف سے عجیب اور ڈراؤنی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئی تھیں جنہیں سن کر ٹارزن کی پیشانی پر بھی بل آ گئے تھے۔

"تو پھر مجھے اس بت کی طرف چھلانگ لگانی ہی پڑے

گی۔ اس کے سوا اس بت تک پہنچنے کا دوسرا کوئی طریقہ نہیں ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اتنی لمبی چھلانگ تم کیسے لگاؤ گے سردار''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر مرنا ہی ہمارے نصیب میں ہے تو پھر ہم یہاں کھڑے کھڑے موت کا انتظار کیوں کریں۔ مرنے سے پہلے ایک بار بچنے کی کوشش تو کرنی ہی پڑے گی اور میں ایسا ہی کروں گا۔ یہاں رک کر بزدلی کی موت مرنے سے بہتر ہے کہ ایک کوشش کی جائے چاہے میری یہ کوشش مجھے سیدھی موت کے منہ میں ہی کیوں نہ لے جائے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن سردار''۔ منکو نے خوف کے عالم میں کہا۔

''بس۔ میں نے سوچ لیا ہے۔ اب جو ہوگا دیکھا جائے گا''۔ ٹارزن نے کہا اور تیزی سے کھائی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''یہ تم واپس کیوں جا رہے ہو''۔ منکو نے پوچھا۔ لیکن ٹارزن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کھائی سے تقریباً پانچ سو فٹ پیچھے ہٹ آیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ

منکو کچھ سمجھتا اچانک ٹارزن نے کھائی کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔

"سردار سردار"۔ منکو نے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹارزن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کھائی کی طرف تیزی سے دوڑتا چلا آ رہا تھا اور آگے بڑھتے ہوئے اس کی رفتار تیزی سے بڑھتی جا رہی تھی۔ منکو آنکھیں پھاڑے ٹارزن کو اس طرح دوڑتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پہلے کبھی ٹارزن کو اس قدر تیزی سے دوڑتے نہ دیکھا تھا۔ ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا کھائی کے کنارے پر آیا اور پھر اس نے پوری قوت سے پتھر کے بنے ہوئے دیو کے بت کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسے چھلانگ لگاتے دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی منکو کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ٹارزن کی یہ چھلانگ واقعی موت کی چھلانگ ثابت ہو گی اور وہ اس بت تک نہ پہنچ سکے گا بلکہ وہ سیدھا کھائی میں گرے گا اور لامحدود گہرائی والی کھائی ٹارزن کو ہمیشہ کے لئے نگل جائے گی۔ منکو کو بے اختیار اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا اور اس نے بے اختیار اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے۔

شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری، شاہ تاج جن کے کمرے میں موجود تھے۔ ملکہ پری اور سرخ پری سامنے مسند پر بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ شاہ تاج جن کمرے کے درمیان انتہائی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ ان تینوں کے چہروں پر پریشانی اور خوف کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بار بار کمرے میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن وہاں ان تینوں کے سوا اور کوئی موجود نہ تھا۔

"آج تین دن پورے ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک کالا دیو زندہ ہے۔ ٹارزن جس کے بارے میں آ کو بابا نے کہا تھا کہ وہ کوہ قاف کے طلسم کی طرف روانہ ہو گیا ہے کیا اس نے ابھی تک اس سیاہ چڑیا کو تلاش کر کے اسے ہلاک نہیں کیا ہے"۔ ملکہ پری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"مجھے خود سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ اب تک کالا جن زندہ کیوں ہے۔ اسے تو اب تک اپنے حواریوں سمیت جہنم واصل ہو جانا چاہئے تھا لیکن وہ بھی زندہ ہے اور اس کے حواری بھی۔ میں نے آکو بابا کے کہنے کے مطابق کالے جن سے تین دن مانگے تھے۔ وہ تین دن آج پورے ہو گئے ہیں اور اب رات ہونے والی ہے۔ کوہ قاف میں جشن کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اگر رات ہونے تک کالا جن ہلاک نہ ہوا تو مجھے رعایا کے سامنے اپنا وعدہ پورا کرنا پڑے گا اور کالے جن کی اپنے ہاتھوں سے تاجپوشی بھی کرنی پڑے گی اور اسے کوہ قاف کا بادشاہ بنانے کا بھی اعلان کرنا پڑے گا۔ یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ اگر آدم زاد ٹارزن کوہ قاف کے طلسم میں پہنچ گیا ہے تو پھر اس نے ابھی تک سیاہ چڑیا کو ہلاک کیوں نہیں کیا ہے۔ آخر کیوں"۔ شاہ تاج جن نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ آدم زاد ٹارزن کوہ قاف کے طلسم کا شکار ہو گیا ہو"۔ سرخ پری نے کہا تو شاہ تاج جن اور ملکہ پری بری طرح سے چونک پڑے۔

"کک کک۔ کیا۔ کیا کہا تم نے"۔ شاہ تاج جن نے

لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ ایک آدم زاد ہے ابا حضور اور کوہ قاف کا طلسم شیطان کالے جن کا بنایا ہوا ہے۔ جہاں خوفناک بدروحیں ہیں۔ کیا کوئی آدم زاد اتنا بہادر اور طاقتور ہو سکتا ہے کہ وہ اس طلسم میں داخل ہو کر اور ان بدروحوں کا مقابلہ کر کے انہیں فنا کر سکے۔ مجھے تو ایسا کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ ٹارزن نام کا آدم زاد اپنے زعم میں طلسم میں گیا ضرور ہو گا لیکن وہ طلسم میں جاتے ہی سبز بدروحوں کا شکار بن گیا ہو گا۔ سبز بدروحوں نے اپنے ہاتھوں میں موجود تلواروں سے یقیناً اس کے ٹکڑے کر دیئے ہوں گے اور وہ ٹارزن کی بوٹیاں کھا گئی ہوں گی''۔ سرخ پری نے کہا تو شاہ تاج جن کا رنگ اڑ گیا۔

''اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ ہمارا بھی سب کچھ ختم ہو گیا۔ اب مجھے کالے جن کو اپنے ہاتھوں سے تاج پہنانا پڑے گا اور اس کی بادشاہت کا بھی اعلان کرنا پڑے گا''۔ شاہ تاج جن نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''اب اس کے سوا ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے

ابا حضور“۔ سرخ پری نے کہا تو شاہ تاج جن نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

”یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ یہ میں نے کیا کر دیا۔ میں نے ایک آدم زاد کی بات کیوں مان لی اور اس کے کہنے پر کالے جن کی تاجپوشی اور اسے بادشاہ بنانے کا اعلان کرنے کی کیوں حامی بھر لی ۔ اب میں کیا کروں۔ اب میں اپنی زبان سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اب مجھے یہ سب کچھ کرنا ہی پڑے گا۔ اپنی معصوم رعایا کے سر پر مجھے اس ظالم کالے جن کو مسلط کرنا ہی پڑے گا“۔ شاہ تاج جن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں ابا حضور۔ ایسا کرنے سے اچھا ہے کہ آپ ہم دونوں کو قتل کر دیں اور اپنا بھی خاتمہ کر لیں۔ جب ہم ہی زندہ نہ ہوں گے تو کالا جن کسی بھی صورت میں اپنی تاجپوشی نہیں کر سکے گا اور نہ ہی وہ کوہ قاف کا بادشاہ بن سکے گا اس کی بادشاہت صرف اسی محل تک ہی محدود رہ جائے گی“۔ سرخ پری نے کہا۔

”نہیں بیٹی۔ اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ کام میں نے کالے جن سے اقرار کرنے سے پہلے کیا ہوتا تو ایسا ہی

ہونا تھا لیکن میں اپنی زبان سے بھرے دربار میں اقرار کر چکا ہوں کہ میں کالے جن کی نہ صرف تاجپوشی کروں گا بلکہ اسے کوہ قاف کا بادشاہ بھی بناؤں گا اگر میں نے اپنے ہاتھوں سے تم دونوں کو ہلاک کیا اور خودکشی کی تو کالا جن اس بات کے لئے آزاد ہو جائے گا کہ وہ اپنی تاج پوشی کسی سے بھی کرا لے اور کوہ قاف کا بادشاہ بن جائے''۔ شاہ تاج جن نے کہا۔

''تب پھر اس آدم زاد بوڑھے کی بات مان کر آپ نے واقعی بڑی غلطی کی ہے بادشاہ سلامت''۔ ملکہ پری نے پریشان لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب مجھے بھی اس بات کا احساس ہو رہا ہے لیکن اب سب کچھ ختم ہو گیا ہے''۔ شاہ تاج جن نے روہانسے لہجے میں کہا۔

''ہماری دنیا کے تین دن اور انسانی دنیا کا ایک دن برابر ہیں ابا حضور اور کوئی بھی انسان ایک دن میں کوہ قاف کے طلسم میں گھسنے اور اسے تباہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے جس کا اب ہمیں خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا''۔ سرخ پری نے تاسف بھرے لہجے میں

کہا۔

''ہاں۔ اب ہمیں خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا''۔ شاہ تاج جن نے بھی افسوس زدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ان کے سامنے ایک جن نمودار ہوا۔ یہ ناگو جن تھا۔

''شام ہو رہی ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں رات ہو جائے گی اور آسمان پر چاند نکل آئے گا۔ میدان میں جشن کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ آپ تینوں بھی تیار ہو جائیں۔ کچھ ہی دیر میں آپ کو اس میدان میں پہنچا دیا جائے گا جہاں آپ کو کالے جن کی تاجپوشی کرنی ہے اور یہ اعلان کرنا ہے کہ آپ نے کالے جن کو کوہ قاف کا نیا بادشاہ بنایا ہے''۔ ناگو جن نے گرجتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر شاہ تاج جن کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

منکو خوف بھری نظروں سے ٹارزن کو دیکھ رہا تھا جو چھلانگ لگا کر ہوا میں بلند ہو گیا تھا اور پھر وہ جس تیزی سے اوپر اٹھا تھا اسی تیزی سے نیچے جاتا دکھائی دیا۔ یہ دیکھ کر منکو کی ایک بار پھر چیخ نکل گئی مگر یہ خوشی کی چیخ تھی کیونکہ ٹارزن کھائی میں گرنے کی بجائے سیدھا اس دیو کے بت کے قریب پہنچا تھا اور اس نے برق رفتاری سے پتھر کے دیو کا وہ ہاتھ پکڑ لیا تھا جسے اس نے آگے کی طرف بڑھا کر پنجرہ تھام رکھا تھا۔ ٹارزن جن کے اس بازو کے ساتھ لٹک گیا تھا۔

''زندہ باد سردار۔ زندہ باد۔ جلدی کرو اس کے ہاتھ سے پنجرہ چھین لو۔ جلدی کرو''۔ منکو نے چیختے ہوئے کہا۔ پتھر کے بنے بت جن کا بازو کافی لمبا تھا۔ ٹارزن اس کے بازو

پر لٹکتا ہوا اس کے ہاتھ کے قریب آ گیا جہاں پنجرہ لٹکا ہوا تھا۔ ٹارزن نے ایک ہاتھ سے جن کا بازو تھاما اور پھر وہ دوسرا ہاتھ بڑھا کر جن کے ہاتھ میں لٹکے ہوئے پنجرے کو اتارنے کی کوشش کرنے لگا۔ ماحول انتہائی پراسرار اور خوفناک ہوتا جا رہا تھا۔ ابھی تک نہ تو بت بنا دیو زندہ ہوا تھا اور نہ ہی بدروحیں وہاں نمودار ہوئی تھیں لیکن ماحول ان بدروحوں کی بھیانک اور دلدوز چیخوں سے ایک بار پھر گونجنا شروع ہو گیا تھا اور اس بار یہ چیخوں کی آوازیں پہلے سے کہیں زیادہ تیز اور ہولناک تھیں۔

''جلدی کرو سردار۔ جلدی کرو۔ ابھی تمہیں اس کھائی سے باہر بھی آنا ہے''۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا تو ٹارزن نے فوراً ہاتھ بڑھا کر دیو کے ہاتھ سے پنجرہ پکڑ لیا۔ پنجرہ پکڑتے ہوئے اسے زور دار جھٹکا لگا اور اس نے جس ہاتھ سے دیو کا بازو پکڑا ہوا تھا وہ چھوٹ گیا۔ دوسرے لمحے ٹارزن سیاہ چڑیا والا پنجرہ لئے کھائی میں گرتا دکھائی دیا۔

''سردار''۔ ٹارزن کو اس کھائی میں گرتے دیکھ کر منکو کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے نیچے ہی نیچے گرتا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اب واقعی

خوف کے تاثرات دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔ پنجرہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اب وہ گہرائی میں موجود اندھیرے میں آ گیا تھا۔ نیچے گرتے ہوئے ٹارزن نے دوسرے ہاتھ سے پنجرہ ٹٹول کر دروازہ تلاش کرنا شروع کر دیا۔

جلد ہی اسے دروازہ مل گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر اس نے نیچے گرتے ہوئے ہی پنجرے کے اندر ہاتھ ڈال دیا۔ پنجرے میں موجود سیاہ چڑیا بری طرح سے اچھل کود کر رہی تھی لیکن وہ چیخ نہ رہی تھی۔ ٹارزن نے ادھر ادھر ہاتھ گھمایا اور پھر اس نے چڑیا کو پکڑ لیا۔

''آ گئی۔ آ گئی میرے ہاتھ میں سیاہ چڑیا''۔ ٹارزن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اسے نیچے تیز روشنی دکھائی دی۔ روشنی میں اسے نیچے چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ ان چٹانوں کی طرف گرتا جا رہا تھا اور وہ جس تیزی سے نیچے گر رہا تھا ان چٹانوں سے ٹکرا کر اس کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بننے والا تھا۔ ٹارزن نے سیاہ چڑیا مٹھی میں پکڑ رکھی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ پنجرے سے باہر نکالا اور پنجرہ چھوڑ دیا۔ پنجرہ اس سے زیادہ تیز رفتاری سے نیچے گیا اور پھر ٹارزن نے اس پنجرے کو چٹانوں پر گرتے اور اس

کے ٹکڑے اُڑتے دیکھے۔ اس کے گرنے کی رفتار بھی بڑھ رہی تھی۔ چٹانیں اس سے چند سو فٹ کے فاصلے پر رہ گئی تھیں۔

"ٹارزن بیٹا۔ اپنی آنکھیں بند کرو اور اس چڑیا کو حکم دو کہ یہ تمہیں کھائی سے باہر نکالے۔ جلدی کرو"۔ اچانک ٹارزن کو اپنے کانوں میں آکو بابا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سیاہ چڑیا۔ مجھے اس کھائی سے باہر نکالو۔ فوراً"۔ ٹارزن نے خود کو تیزی سے چٹانوں کی طرف جاتے دیکھ کر آنکھیں بند کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اسی لمحے اس کا جسم تیزی سے چٹانوں کے نزدیک آیا۔ اس سے پہلے کہ اس کا جسم چٹانوں سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتا اسی لمحے جھماکا ہوا اور وہ چٹانوں پر گرنے سے ایک لمحہ قبل غائب ہو گیا۔ دوسرے لمحے ٹارزن ٹھیک کھائی کے اس کنارے پر نمودار ہوا جہاں وہ کچھ دیر پہلے منکو کے ساتھ کھڑا تھا۔ اپنے پیروں کے نیچے زمین محسوس کر کے ٹارزن نے آنکھیں کھولیں اور پھر خود کو دوبارہ کھائی کے کنارے کھڑا دیکھ کر اس کا چہرہ مسرت سے کھلتا چلا گیا۔ منکو کھائی کے پاس کھڑا

تھا اور کھائی میں جھانکتے ہوئے بری طرح سے روتا ہوا ٹارزن کو آوازیں دے رہا تھا۔

''میں تو یہاں ہوں منکو۔ تم کسے پکار رہے ہو''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی آواز سن کر منکو تیزی سے اس کی طرف پلٹا اور پھر ٹارزن کو اپنے پیچھے صحیح سلامت کھڑا دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

''سردار۔ تم یہاں لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے تو تمہیں کھائی میں گرتے دیکھا تھا''۔ منکو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور دوڑ کر ٹارزن کے قریب آ کر اس کی ٹانگوں کو ہاتھ لگا کر دیکھنے لگا جیسے وہ یہ تسلی کرنا چاہتا ہو کہ یہ ٹارزن ہی ہے یا اس کا بھوت۔ اس کی حرکت پر ٹارزن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''میں زندہ ہوں احمق بندر''۔ ٹارزن نے کہا۔

''لیکن تم یہاں کیسے آ گئے''۔ منکو نے کہا۔

''میں کھائی کی گہرائی میں ٹھوس چٹانوں پر گر رہا تھا تو اچانک مجھے آ کو بابا کی آواز سنائی دی تھی۔ میں ان کی مدد سے ہی زندہ بچا ہوں ورنہ اب تک میری لاش کے ٹکڑے اس کھائی میں بکھرے پڑے ہوتے''۔ ٹارزن نے کہا اور

پھر اس نے منکو کو ساری بات بتا دی۔ منکو کو اطمینان ہو گیا۔
''تو تم نے سیاہ چڑیا حاصل کر لی ہے۔ اب تم اس چڑیا کی گردن مروڑ دو تا کہ کالے جن کا قصہ تمام ہو جائے''۔ منکو نے کہا۔

''ہاں۔ میں اس چڑیا کو ہلاک کر دیتا ہوں لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اس طلسم کو تو میں نے ختم کر دیا ہے۔ اب ہم اس طلسم سے باہر کیسے جائیں گے''۔ ٹارزن نے کہا۔
''اوہ ہاں۔ یہ تو میں نے بھی نہیں سوچا''۔ منکو نے گھبرا کر کہا۔

''اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ٹارزن۔ تمہارے ہاتھ میں سیاہ چڑیا ہے۔ اسے حکم دو کہ یہ تمہیں اس طلسم سے باہر نکال دے۔ جیسے اس نے تمہیں کھائی میں گرنے سے بچایا ہے اسی طرح یہ ایک لمحے میں تم دونوں کو اس طلسم سے باہر بھی لے جائے گی۔ تم یہاں سے غائب ہو کر اس آبشار کے کنارے نمودار ہو جاؤ گے اور تمہارے یہاں سے جاتے ہی یہ طلسم فنا ہو جائے گا۔ باہر جاتے ہی تم اس سیاہ چڑیا کی گردن مروڑ دینا۔ چڑیا کے ہلاک ہوتے ہی کالا جن ہلاک ہو جائے گا اور کوہ قاف کو

اس ظالم جن سے نجات مل جائے گی اور مکاٹو طوطا بھی اصل حالت میں آ جائے گا"۔ آ کو بابا کی آواز سنائی دی تو ٹارزن نے ان کی ہدایات پر عمل کیا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ دونوں واقعی وہاں سے غائب ہو کر باہر آبشار کے کنارے پر کھڑے تھے جہاں سردار ہاٹو اپنے ساتھیوں کی مدد سے وہاں عارضی جھونپڑیاں بنا رہا تھا۔ باہر واقعی شام ہو رہی تھی۔

"ارے بڑے سردار۔ تم کہاں چلے گئے تھے۔ ہم سمجھے تم کوہ قاف کے طلسم گئے ہو لیکن پھر کشتی کنارے پر دیکھ کر ہم سمجھ گئے کہ تم منکو کے ساتھ گھومنے پھرنے گئے ہو"۔ سردار ہاٹو نے اسے دیکھ کر تیزی سے اس کے قریب آ کر کہا تو ٹارزن منکو کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔ منکو بھی ہنس پڑا۔

"ہم کوہ قاف کے طلسم سے واپس بھی آ گئے ہیں سردار ہاٹو اور تم ابھی جھونپڑیاں لگانے میں لگے ہوئے ہو۔ اب تمہیں یہاں ایک ہفتہ رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم آج رات یہاں رکیں گے اور صبح ہوتے ہی یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"۔ ٹارزن نے کہا تو اس کی بات سن کر سردار ہاٹو اچھل پڑا۔ ٹارزن نے اسے ساری بات بتا دی جسے سن کر

سردار ہاٹو اور اس کے ساتھی حیران رہ گئے۔ ٹارزن نے انہیں سیاہ چڑیا دکھائی تو انہیں ٹارزن کی باتوں پر یقین آ گیا۔ ٹارزن نے ان کے سامنے سیاہ چڑیا کی گردن توڑ دی۔ جیسے ہی ٹارزن نے سیاہ چڑیا کی گردن توڑی ادھر کوہ قاف میں شاہ تاج جن مردہ ہاتھوں سے کوہ قاف کے باسیوں کے سامنے کالے جن کے سر پر اپنا شاہی تاج رکھ رہا تھا کہ اچانک شاہی مسند پر بیٹھے ہوئے کالے جن کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر نیچے گرا اور چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا۔ شاہ تاج جن اور وہاں موجود تمام جن بری طرح سے اچھل پڑے۔ کالے جن کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی۔ جیسے ہی کالا جن ہلاک ہوا اسی لمحے اس کے حواریوں کے جسموں میں یکلخت آگ بھڑک اٹھی اور وہ جل جل کر راکھ بنتے چلے گئے۔ کالے جن کو اس طرح ہلاک ہوتے اور اس کے حواریوں کو جل کر راکھ ہوتے دیکھ کر شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ وہ سمجھ گئے کہ ٹارزن نامی آدم زاد جو کالے جن کے کوہ قاف کے طلسم میں گیا تھا وہ سیاہ چڑیا کو پکڑنے اور اس کی گردن توڑنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور عین

آخری وقت میں جب کالے جن کی تاجپوشی کی رسم پوری ہونے ہی والی تھی اس ٹارزن نے سیاہ چڑیا کی گردن توڑ دی جس کے نتیجے میں کالا جن اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گیا۔

کالے جن کی ہلاکت پر شاہ تاج جن، ملکہ پری اور سرخ پری بے حد خوش تھے۔ شاہ تاج جن نے زور شور سے جشن منانے کا اعلان کر دیا اور پورے کوہ قاف کو اصل بات بتا دی۔ ایک انجان آدم زاد نے کوہ قاف کی رعایا کو ظالم بادشاہ سے بچایا تھا یہ سن کر کوہ قاف کے جن بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے شاہ تاج جن کے ساتھ ساتھ زور زور سے ٹارزن زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ وہ سب بے حد خوش تھے کہ ان کا نیک بادشاہ بچ گیا تھا اور ٹارزن نے کالے جن کو ان پر مسلط نہیں ہونے دیا تھا۔

”تو کیا اس چڑیا کے ہلاک ہوتے ہی کالا جن بھی ہلاک ہو گیا ہو گا سردار“۔ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اپنے جنگل میں اپنی جھونپڑی میں موجود تھے۔ ایک رات آبشار کے پاس گزارنے کے بعد وہ واپس سردار ہاٹا کے قبیلے میں چلے گئے تھے اور پھر وہاں چند دن رک کر وہ ان سے اجازت لے کر واپس آ گئے تھے۔

”ظاہر ہے۔ اگر ایسا نہ ہوا ہوتا تو مکاٹو طوطا اصل حالت میں کیسے آتا“۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ اب تو وہ خوشی سے اُڑتا پھر رہا ہے“۔ منکو نے کہا۔ اسی لمحے منکو چونک پڑا۔

”کیا ہوا“۔ اسے چونکتے دیکھ کر ٹارزن نے پوچھا۔ وہ نرم نرم گھاس پر لیٹا ہوا تھا۔

''میں نے باہر کوئی آواز سنی ہے''۔ منکو نے کہا اور پھر وہ مڑا اور تیزی سے جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ آیا تو ٹارزن بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ منکو اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ ایک نہایت حسین لڑکی تھی جس نے سرخ رنگ کا زرق برق لباس پہن رکھا تھا اور اس کے کاندھوں پر سنہری رنگ کے پر دکھائی دے رہے تھے۔ اس لڑکی کے سر پر شاہی تاج دکھائی دے رہا تھا اور ٹارزن کو دیکھ کر وہ مسکرا رہی تھی۔

''ارے۔ یہ تو پری ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ یہ باہر کھڑی تھی اور یہ تم سے ملنے کے لئے آئی ہے''۔ منکو نے کہا۔

''مجھ سے ملنے''۔ ٹارزن نے حیرت سے کہا۔

''ہاں بہادر ٹارزن میں تم سے ہی ملنے آئی ہوں''۔ سرخ لباس والی پری نے کہا۔

''لیکن تم کون ہو اور مجھے کیسے جانتی ہو''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام سرخ پری ہے اور میں کوہ قاف کی پری ہوں''۔ پری نے کہا تو ٹارزن اچھل پڑا۔

”اوہ اوہ۔ تو تم کوہ قاف سے آئی ہو“۔ ٹارزن نے کہا۔

”ہاں۔ تم نے ہمارے ساتھ ساتھ کوہ قاف والوں کی بھی بے حد مدد کی ہے ٹارزن۔ تم نے کالے جن سے ہمیں نجات دلا کر ہمارے دل جیت لئے ہیں۔ تم ہمارے محسن ہو اور میں اپنے محسن کو اپنے ساتھ کوہ قاف لے جانے کے لئے آئی ہوں“۔ سرخ پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیوں“۔ ٹارزن نے کہا۔

”کوہ قاف کی ساری رعایا اپنے اس محسن سے ملنا اور اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہے“۔ سرخ پری نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے سرخ پری۔ میں ان جنگلوں کا بادشاہ ہوں اور مظلوموں کی مدد کرنا میرا فرض ہے۔ میں نے کالے جن کو صرف تمہارے لئے ہی ہلاک نہیں کیا ہے بلکہ اسے ہلاک کرنا میرے لئے اس لئے بھی ضروری تھا کہ اس کی وجہ سے میرا ایک دوست طوطا پتھر کا بن گیا تھا“۔ ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے سرخ پری کو مکاٹو طوطے کے بارے میں بتانا شروع کر دیا کہ وہ کس طرح غلطی سے کوہ قاف کے طلسم میں چلا گیا تھا اور کس

طرح سے اسے پتھر کا بت بنا دیا گیا تھا۔

''جو بھی ہے سردار ٹارزن۔ تمہیں میرے ساتھ کوہ قاف چلنا ہی ہو گا۔ تم نے ہم پر جو احسان کیا ہے اس احسان کا جب تک ہم بدلہ نہ چکا دیں اس وقت تک ہمیں چین نہیں آئے گا''۔ سرخ پری نے کہا۔

''میں نے کسی پر کوئی احسان نہیں کیا اور مظلوموں کی مدد کرنا میرا فرض ہے ۔تم اچھی پری ہو۔تم نے میرا شکریہ ادا کر دیا میرے لئے یہی کافی ہے۔ تم جاؤ اور جا کر اپنے باپ اور اپنی رعایا سے کہہ دو کہ میں نے ان سب کا شکریہ قبول کر لیا ہے لیکن میں یہاں سے نہیں جا سکتا۔ میں یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ خوش ہوں''۔ ٹارزن نے کہا تو سرخ پری کے چہرے پر مایوسی دکھائی دینے لگی۔

''تم اس بات سے ڈر رہے ہو کہ کوہ قاف میں جنات ہیں''۔ سرخ پری نے کہا تو ٹارزن ہنس پڑا۔

''ٹارزن کسی سے نہیں ڈرتا۔ آ کو بابا نے مجھے بتایا تھا کہ میرا کوہ قاف جانا اور تمہارا ہماری دنیا میں آنا ٹھیک نہیں ہے۔تم آ کو بابا کے کہنے کے باوجود یہاں چلی آئی ہو۔ یہ تم نے غلط کیا ہے۔ بہر حال میں آ کو بابا کو بتا دوں گا۔ اب

تم جاؤ اور دوبارہ یہاں مت آنا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''لیکن''۔ سرخ پری نے کہنا چاہا۔

''بس میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا۔ اب تم جاؤ''۔ ٹارزن نے اس بار سخت لہجے میں کہا تو سرخ پری نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے اپنے دونوں پر لہرائے اور اڑتی ہوئی وہاں سے غائب ہوگئی۔

''یہ تم نے کیا کیا سردار۔ تم نے اسے مایوس کیوں کر دیا ہے''۔ سرخ پری کے غائب ہوتے ہی منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ جن زادی تھی منکو اور اس کا ہماری دنیا میں آنا مناسب نہیں تھا۔ وہ کوہ قاف کی حسین ترین پری ہے۔ وہ جب تک کوہ قاف میں تھی اسے کوئی نہیں جانتا تھا لیکن اس دنیا کے جادوگروں کو اگر اس کا پتہ چل گیا تو وہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور ان جادوگروں کا کوئی بھروسہ نہیں کہ وہ سرخ پری کو حاصل کرنے کے لئے کوہ قاف میں جادوئی طاقتوں سے فتنہ اور فساد پھیلا دیں اور کوہ قاف کے باشندوں کی زندگیاں حرام کر دیں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ تو اسی وجہ سے آکو بابا نے انہیں ہماری دنیا میں

آنے اور تمہیں وہاں جانے سے روکا تھا''۔ منکو نے کہا۔

''ہاں۔ اب مجھے آ کو بابا سے جا کر ملنا ہو گا۔ اب وہی ایسا کوئی انتظام کریں گے کہ کسی جادوگر کو اس بات کی خبر نہ ہو سکے کہ ہماری دنیا میں کوہ قاف کی سرخ پری آئی تھی۔ وہ اپنی پراسرار طاقتوں سے ہر طرف پردہ تان دیں گے تاکہ کسی جادوگر کو سرخ پری کی آمد کا پتہ ہی نہ چل سکے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''تو ابھی چلیں''۔ منکو نے کہا۔

''ہاں چلو''۔ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ دونوں جھونپڑی سے نکل کر آ کو بابا سے ملنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ آ کو بابا انہیں جھونپڑی سے باہر ہی مل گئے۔ ٹارزن اور منکو نے انہیں مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو آ کو بابا نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ ٹارزن نے انہیں سرخ پری کی آمد کا بتایا تو آ کو بابا پریشان ہو گیے۔

''یہ سرخ پری نے کیا کر دیا۔ میں نے شاہ تاج جن کو منع کیا تھا کہ وہ ہماری دنیا میں نہ آئیں۔ انہوں نے سرخ پری کو یہاں بھیج کر غلطی کی ہے۔ اب تک نجانے کتنے جادوگروں کو سرخ پری کی یہاں آمد کا پتہ چل چکا ہو گا بلکہ

کئی جادوگروں کی آنکھوں کے سامنے سرخ پری کا چہرہ بھی آ چکا ہو گا اور وہ بے تاب ہوں گے کہ وہ کوہ قاف جائیں اور سرخ پری کو وہاں سے اغوا کر لائیں''۔ آ کو بابا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اوہ۔ پھر اب کیا ہو گا''۔ ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے کوہ قاف کے گرد ایک حفاظتی حصار بنانا ہو گا تا کہ کوئی بھی جادوگر اس حصار سے گزر کر کوہ قاف نہ جا سکے اور سرخ پری وہاں محفوظ رہ سکے۔ اس کے علاوہ مجھے ایک بار پھر جا کر شاہ تاج جن سے ملنا پڑے گا اور اس بار میں اسے سختی سے ہدایات دوں گا کہ وہ اپنی بیٹی کو کسی بھی صورت میں ہماری دنیا میں نہ بھیجے ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے اگر وہ کسی جادوگر کے ہاتھ لگ گئی تو پھر ہم اس کی کوئی مدد نہیں کر سکیں گے''۔ آ کو بابا نے کہا۔

''کیا آپ بھی اس کی کوئی مدد نہیں کر سکیں گے''۔ ٹارزن نے حیرانی سے کہا۔

''شاید نہیں کیونکہ کئی انتہائی طاقتور جادوگر موجود ہیں جن کے مقابلے پر نہ میں خود آؤں گا اور نہ تمہیں آنے کا مشورہ

دوں گا۔ وہ شیطان کے بہت بڑے پیرو کار ہیں اس لئے ان سے جتنا دور رہا جائے اتنا ہی اچھا ہے“۔ آ کو بابا نے کہا۔

”اوہ۔ کون ہیں وہ جادوگر اور کہاں ہیں“۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ جو بھی ہیں اور جہاں بھی ہیں ابھی تمہیں ان کے بارے میں کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ضرورت ہو گی اور ان کی ہلاکت کے دن آ جائیں گے تو ان کے بارے میں تمہیں میں خود بتا دوں گا۔ تمہارے لئے بھی یہی بہتر ہے کہ تم فی الحال انہیں بھول جاؤ“۔ آ کو بابا نے سخت لہجے میں کہا تو ٹارزن خاموش ہو گیا۔

”اب تم دونوں جاؤ۔ مجھے کوہ قاف کی حفاظت کے لئے آج سے بلکہ ابھی سے عمل شروع کرنا پڑے گا ورنہ پھر سے کوہ قاف میں کوئی آفت آ جائے گی“۔ آ کو بابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ منکو کو لے کر خاموشی سے اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

ٹارزن کی بہادری سے بھرپور ایک نئی کہانی

خاص نمبر

ٹارزن اور دشمن پری زاد

مصنف
ظہیر احمد

دشمن پری زاد = جو شیطانی ذریتوں کا بڑا ٹولہ تھا۔
دشمن پری زاد = جو سیاہ سمندر کے سیاہ جزیرے پر رہتے تھے۔
سردار جونگا = شیطان پری زادوں کا سردار جو پرستان کی سنہری ریاست کو تباہ و برباد کر کے وہاں موجود تمام جنوں، دیوؤں اور پریوں کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔
سنہری ریاست = جس کے بادشاہ جن کو سردار جونگا کی طاقت کا اندازہ تھا اس لئے اس نے پرستان سے اپنی پوری ریاست کو غائب کر دیا تاکہ شیطان پری زاد ان تک نہ پہنچ سکیں۔
دشمن پری زاد = جن پر کوئی ہتھیار اثر نہ کرتا تھا۔ کیوں ——؟
ٹارزن = جسے ہلاک کر کے اور اس کے سینے سے دل نکال کر لے جانے کے لئے تین دشمن پری زاد ٹارزن کے جنگل میں پہنچ گئے۔
ٹارزن = جس کے ساتھ ایک وحشی تامبا نے مل کر ان تینوں سیاہ پری زادوں کو فنا کر دیا۔
وہ لمحہ = جب سردار جونگا اپنی لاکھوں کی فوج لے کر ٹارزن کے جنگلوں میں پہنچ گیا اور اس نے جنگل کے تمام وحشیوں اور جانوروں کو الٹا لٹکا کر ہوا میں معلق کر دیا۔
وہ لمحہ = جب آکو بابا خود سردار جونگا سے بات کرنے پہنچ گئے اور انہوں نے

ٹارزن کو سردار جونگا اور دشمن پری زادوں کی نگاہوں سے اوجھل کر دیا۔ کیوں؟

آکو بابا = جنہوں نے سردار جونگا کے سامنے تین شرطیں رکھ دیں۔

ٹارزن اور سردار جونگا = جو ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے اور پھر سارا جنگل ان کا خوفناک مقابلہ دیکھنے امنڈ آیا۔

نئے، حیرت انگیز اور دل ہلا دینے والے واقعات سے بھرپور ایک یادگار اور انتہائی دلچسپ ناول جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں